بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتخاب و تلخیص

میزان الحکمت

جلد دوم

عرفان و معرفت، علم و حکمت، فکر و دانش پر مبنی
بنیادی تعلیمات و اخلاقیاتِ اسلامی
حضرت محمدؐ و آل محمدؑ کی زبانی

تحقیق: حضرت آیت اللہ محمد رے شہری

انتخاب و تلخیص و تشریحات:
مفسر قرآن ڈاکٹر محمد حسن رضوی

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتخاب و تلخیص

میزان الحکمت

(حصّہ دوم)

عرفان و معرفت، علم و حکمت، فکر و دانش پر مبنی
بنیادی تعلیمات و اخلاقیاتِ اسلامی
حضرت محمدؐ و آل محمدؐ کی زبانی

تحقیق: حضرت آیت اللہ محمد رے شہری
انتخاب و تلخیص و تشریحات: مفسرِ قرآن ڈاکٹر محمد حسن رضوی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: میزان الحکمت (حصہ دوم)
ترتیب وتالیف: ڈاکٹر سید محمد حسن رضوی
صفحات: 240
تعداد: 1000
قیمت: 200 روپے
ناشر: اکیڈمی آف قرآنک اسٹڈیز اینڈ اسلامک ریسرچ
کمپوزنگ: اے کیو ایس گرافکس 0334-3665915
مطبوعہ: النجف پرنٹرز و پبلشرز

ملنے کا پتہ

النجف پرنٹرز و پبلشرز (فائیو اسٹار مارکیٹنگ)
الف 56 خیابان میر تقی میر رضویہ سوسائٹی، ناظم آباد، کراچی
فون: 021-6701290 موبائل: 0300-2459632

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	ایمان کی حقیقت	۱۲
۲	ایمان کی جڑ	۱۳
۳	ایمان کے دو حصے	۱۴
۴	کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا	۱۵
۵	ایمان اور عمل	۱۶
۶	ایمان اور گناہ	۱۶
۷	ایمان کی تکمیل	۱۸
۸	ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا	۱۹
۹	کچھ لوگ اعمال کے بغیر جنت میں جائیں گے	۲۰
۱۰	ایمان میں اضافہ اور اس کے درجات	۲۱
۱۱	ایمان کا مضبوط ترین پہلو	۲۳
۱۲	جو شخص تین کام کرے گا ایمان کا مزہ چکھے گا	۲۴
۱۳	مومن کی عظمت	۲۵
۱۴	تمام مومنین ایک جسم ہیں	۲۶
۱۵	افضل ترین مومن	۳۱
۱۶	خدا کی امانت	۳۲
۱۷	انس اور محبت	۳۳

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۳۵	انسان کی تخلیق کا مقصد	۱۸
۳۶	انسان کی قدر و قیمت	۱۹
۳۹	چار قسم کے لوگ	۲۰
۳۹	سب سے بڑا بخیل	۲۱
۴۰	بدعت کے معنی	۲۲
۴۲	اسراف یعنی فضول خرچی	۲۳
۴۳	تین چیزیں نیکی کا دروازہ ہیں	۲۴
۴۴	سب سے افضل نیکی	۲۵
۴۶	برکتوں کے حاصل کرنے کے ذرائع	۲۶
۴۹	خدا کو تین آدمی ناپسند ہیں	۲۷
۵۱	سرکشی، تکبر، بغاوت	۲۸
۵۲	قیامت میں ہر آنکھ رو رہی ہوگی سوا	۲۹
۵۳	زندگی کا مقصد امتحان ہے	۳۰
۵۵	مومن پر پانچ سختیاں ہوتی ہیں	۳۱
۵۸	جب خدا کسی بندے کو شرف یا عزت عطا کرنا چاہتا ہے۔	۳۲
۵۹	جب خدا کسی بندے کو دوست رکھتا ہے	۳۳
۶۰	جس کا ایمان زیادہ ہوگا	۳۴
۶۳	مومن کا سخت ترین امتحان	۳۵
۶۳	فقیری کے بعد جسم کی بیماری امتحان ہے	۳۶

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۳۷	تجارت کی شرائط	۶۵
۳۸	خدا اس بندے پر رحم کرتا ہے	۶۷
۳۹	دنیا میں کیے جانے والے اچھے اعمال	۶۸
۴۰	توبہ کرنے والے کی چار علامتیں ہیں	۷۱
۴۱	توبہ کے آثار	۷۳
۴۲	جو توبہ میں دیر کرتا ہے	۷۴
۴۳	سب سے بڑا ثواب	۷۶
۴۴	مزدور پر ظلم	۸۱
۴۵	آخرت	۸۲
۴۶	آخرت کی یاد	۸۵
۴۷	مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے	۸۶
۴۸	بھائی تین قسم کے ہوتے ہیں	۸۹
۴۹	بدترین بھائی یا دوستؑ	۹۲
۵۰	بھائیوں کی عزت اور ادب کرنا	۹۲
۵۱	تین چیزوں سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں	۹۴
۵۲	اولاد کو ادب سکھاؤ	۹۶
۵۳	گھر والوں کو جہنم سے بچانے کا طریقہ یہ ہے	۹۷
۵۴	نیکی کی حقیقت یا اچھے اچھے کام	۱۰۰
۵۵	افضل ترین نیکی	۱۰۱

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۱۰۲	اللہ کی برکت	۵۶
۱۰۳	مسکراتے چہرے کے ساتھ لوگوں سے ملنا •	۵۷
۱۰۴	خدا کی راہ میں تکلیف اٹھانا	۵۸
۱۰۷	انسان کی فطرت	۵۹
۱۰۷	جبر کا عقیدہ باطل ہے	۶۰
۱۱۱	خدا برے کاموں کا حکم نہیں دیتا	۶۱
۱۱۲	سرکشی اور تکبر کا برا انجام	۶۲
۱۱۳	بزدلی اور جھگڑے کی مذمت	۶۳
۱۱۴	عقل اور تجربہ کرنے کی اہمیت	۶۴
۱۱۵	گھبراہٹ اور بے صبری کا انجام	۶۵
۱۱۷	اچھے کاموں پر خدا کی جزاء اور انعامات	۶۶
۱۱۸	مجرموں کی سزائیں	۶۷
۱۱۸	عیب ڈھونڈنے اور غیبت کرنے کی مذمت	۶۸
۱۱۹	سب سے اعلیٰ محفلیں	۶۹
۱۲۰	بری محفل	۷۰
۱۲۱	مجالسِ ذکر	۷۱
۱۲۳	کن لوگوں سے ملو جلو؟	۷۲
۱۲۶	جمعہ کی دن کی اہمیت	۷۳
۱۲۷	جماع یا مجامعت	۷۴

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر

۷۵	جنت حاصل کرنے کا طریقہ؟	۱۳۰
۷۶	کن لوگوں پر جنت حرام ہے؟	۱۳۸
۷۷	جنت کے درجات	۱۳۹
۷۸	جنت سے بھی بلند درجہ؟	۱۳۹
۷۹	جنت میں سب سے پہلے جانے والے؟	۱۴۲
۸۰	جنون یا پاگل پن کی قسمیں	۱۴۳
۸۱	جہاد کی عظمت اور اہمیت اور قسمیں	۱۴۷
۸۲	انسان کی کوشش کی اہمیت	۱۴۹
۸۳	جہالت اور علم	۱۵۱
۸۴	جہنم اور اس سے کون بچ سکتا ہے	۱۵۵
۸۵	سخاوت کی حقیقت اور افضل سخاوت	۱۵۹
۸۶	اچھی ہمسائیگی اور ساتھیوں کے حقوق	۱۶۱
۸۷	عزت۔ مقام۔ محبت	۱۶۴
۸۸	کن لوگوں سے خدا خود محبت فرماتا ہے؟	۱۷۰
۸۹	وہ لوگ جن کو خدا پسند نہیں فرماتا	۱۷۲
۹۰	خدا کا سب سے زیادہ پسندیدہ کون؟	۱۷۳
۹۱	جو کام خدا کو پسند ہیں؟	۱۷۵
۹۲	جب خدا کسی کو اپنا دوست بناتا ہے	۱۷۷
۹۳	اگر تم خدا کے پاس اپنا مقام جاننا چاہتے ہو؟	۱۷۸

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۹۴	محبت کرنے والوں کے درجات	۱۸۰
۹۵	خدا کی خاطر محبت کرنا	۱۸۲
۹۶	جناب رسولؐ خدا اور آل محمدؑ کی محبت	۱۸۴
۹۷	حجاب، پردہ	۱۸۸
۹۸	خدا کی حجت	۱۹۲
۹۹	خدا کے مقرر کیے ہوئے حدود اور سزائیں	۱۹۷
۱۰۰	جنگ کرنا	۱۹۸
۱۰۱	حریت اور آزادی اور ڈاکو کی سزا	۲۰۱
۱۰۲	لالچ	۲۰۲
۱۰۳	کاروبار، نوکری، حرفت، کام	۲۰۳
۱۰۴	حرام سے بچو	۲۰۴
۱۰۵	حزب اللہ (اللہ کا لشکر کون)؟	۲۰۵
۱۰۶	عقلمندی اور دور اندیشی	۲۰۶
۱۰۷	رنج و غم اور اسکا علاج؟	۲۰۹
۱۰۸	قابل تعریف غم؟	۲۱۰
۱۰۹	حساب محاسبہ	۲۱۱
۱۱۰	حساب کو آسان بنانے کا طریقہ؟	۲۱۴
۱۱۱	کن لوگوں کا آسان حساب ہوگا؟	۲۱۵
۱۱۲	کون لوگ بلا حساب جنت میں جائیں گے؟	۲۱۵

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۱۳	حسد رشک	۲۱۷
۱۱۴	قیامت کے دن سب سے زیادہ غم	۲۱۹
۱۱۵	نیک عمل۔ حسنہ اور افضل ترین حسنہ	۲۲۰
۱۱۶	احسان، نیکی	۲۲۲
۱۱۷	حافظہ کینہ دشمنی کسی کو ذلیل سمجھنا	۲۲۳
۱۱۸	حق، حقیقت، سچ	۲۲۴
۱۱۹	اللہ کے حقوق	۲۲۶
۱۲۰	احتکار (ذخیرہ اندوزی)	۲۲۸
۱۲۱	حکمت دانش، عقلمندی	۲۳۰
۱۲۲	جھوٹی قسم، حلال روزی، حلم	۲۳۲
۱۲۳	خدا کے پیارے بندے کون؟	۲۳۵
۱۲۴	جانوروں کے حقوق	۲۳۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایمان کی حقیقت

ایمان یعنی خدا رسولؐ کو دل سے سمجھ کر ماننے کے بعد ہی انسان نیک اعمال کی طرف راغب ہو سکتا ہے اور نیک اعمالِ کو دیکھ کر کسی کے ایمان کو ثابت کیا جا سکتا ہے۔۔۔

ایمان ہی سے علم آباد (زندہ) ہوتا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

ایمان وہ چیز ہے جو دلوں میں (عقلوں میں) اتر جائے۔ پھر نیک اعمال ایمان کی تصدیق کریں۔ (یعنی نیک اعمال ایمان کو ثابت کرتے ہیں) جب کہ اسلام صرف زبان تک محدود ہے۔ اسلام کی وجہ سے شادیاں حلال ہو جاتی ہیں۔ (جناب رسولؐ خدا از تحف العقول ص ۲۱۸)

ایمان (خدا رسولؐ اور ابدی حقیقتوں کو عقل سے سمجھ کر) اقرار کرنے اور خدا کے احکامات پر عمل کرنے کا نام ہے جب کہ اسلام عمل کے بغیر صرف اقرار کرنے کا نام ہے (حضرت امام محمد باقرؑ از تحف العقول)

اللہ پر ایمان لانے کا (اصل) مطلب یہ ہے کہ تو پھر خدا کی نافرمانی نہ کرے (امام جعفرِ صادقؑ از تحف العقول)

جو اسلام کی تعلیمات کا صرف زبانی اقرار کرے وہ مسلمان ہے اور جو ان پر عمل کرے وہ مومن ہے (امام جعفر صادقؑ از کنز جلد ا)

ایمان کی جڑ

۱۔ (خدا رسولؐ پر سمجھ کر) یقین کرنا ہے

۲۔ برائیوں اور خدا کی نافرمانیوں سے بچنا ہے۔ ایمان کی شاخ اور نور، حیا کرنا ہے۔ اور سخاوت کرنا ایمان کا پھل ہے۔ (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

ایمان کی جڑ خدا کے احکامات کے سامنے سر اطاعت جھکا دینا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

ایمان کی حقیقت

دل میں اللہ پر یقین اور اس کی اطاعت کا جذبہ ایمان کی شرط ہے۔ حقیقی ایمان وہ ہے جس کی تصدیق اچھے اعمال کریں۔ (جنابؐ رسولؐ خدا از کنز العمال و بحار جلد ۶۹)

ایمان نام ہے دل (عقل) سے (خدا رسولؐ اور امامؑ کی) پہچان یا معرفت حاصل کرنے کا۔ پھر زبان سے ان کے اقرار کرنے کا اور پھر ان کے احکام پر عمل کرنے کا۔

(حضرت علیؑ از کنز

ایمان دل (عقل) سے ابدی حقیقتوں کو سمجھ کر ماننے، زبان سے ان کے اقرار کرنے ا

اعضاء سے خدا کے احکام پر عمل کرنے کا نام ہے۔ (امام علی رضاؑ)

ایمان (قول باللسان) زبان سے اقرار کرنے اور اعضاء سے عمل کرنے کا نام ہے۔

(حضرت علیؑ از غرر الحکم

ایمان عمل خالص کا نام ہے (یعنی ایمان اس عمل کا نام ہے جو صرف اور صرف خدا کو خوش کرنے یا صرف خدا سے اجر حاصل کرنے کے لیے کیا جائے) (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

ایمان حرام کاموں سے بچنے اور حرص سے دامن چھڑانے کا نام ہے (جناب رسولؐ خدا از کنز)

ایمان کے (۲) دو حصے ہیں

(۱) صبر کرنا (۲) خدا کا شکر ادا کرنا (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)۔

ایمان بلاؤں پر صبر اور نعمتوں پر شکر ادا کرنے کا نام ہے۔ (حضرت علیؑ از غرر)

ایمان یہ ہے کہ حق کو باطل پر ترجیح دی جائے چاہے اس میں تمہارا نقصان ہی کیوں نہ ہو۔ (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۰)

تین (۳) چیزیں ایمان کی حقیقت ہیں

(۱) فقیری میں بھی خدا کی راہ میں خرچ کرنا

(۲) اپنے معاملے میں لوگوں کے ساتھ انصاف کرنا (یعنی کسی کا حق نہ مارنا)

(۳) علم کے طالب کو علم دینا (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال جلد ا۔ بحار جلد ۷۵)

رسولؐ خدا نے کچھ لوگوں سے پوچھا تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ انہوں نے عرض کی "ہم خدا کے فیصلوں پر راضی ہیں، خدا کے حکم کے سامنے سر اطاعت جھکائے رہتے ہیں اور ہم نے اپنے تمام کام اور معاملات خدا کے حوالے کر دیئے ہیں۔"

یہ سن کر جناب رسولؐ خدا نے فرمایا "یہ لوگ علماء ہیں عقلاء ہیں اور اپنی عقلمندی کی وجہ سے انبیاءؑ سے بہت ہی قریب ہیں۔

پھر ان لوگوں سے فرمایا اگر تم لوگ اپنی باتوں میں سچے ہو تو جن گھروں میں تم کو نہیں رہنا ان کو نہ بناؤ۔ جو تم کو نہیں کھانا وہ جمع نہ کرو اور خدا سے ڈرتے ہوئے اس کی نافرمانی سے بچو جس کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔ (جناب رسولؐ خدا)

تم میں کوئی شخص اس وقت تک ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک اپنے سے سب سے دور والے انسان سے خدا کی خاطر محبت نہ کرے اور اپنے سے قریب ترین سے خدا

کی خاطر دشمنی نہ کرے (اگر وہ خدا رسول یا خدا والوں کا دشمن ہو) (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

کسی کا ایمان اس وقت تک سچا نہیں جب تک وہ اس چیز پر زیادہ بھروسہ کرے جو خدا کے ہاتھ میں ہے بہ نسبت اس چیز کے جو خود اس کے ہاتھ میں ہے۔ (حضرت علیؑ از بحار جلد ۱۰۳)

کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا

(۱) جب تک وہ پوری طرح خدا کی رضامندی پر راضی نہ ہو

(۲) اور خدا کی مرضی کے سامنے ذاتی پسند کی پرواہ نہ کرے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

تم اس وقت تک مومن نہیں بن سکتے جب تک

(۱) خدا سے نہ ڈرو (یعنی خدا کی ناراضگی یا خدا کے عذاب سے نہ ڈرو)

(۲) خدا کے خوف اور اس سے اجر ملنے کی امید کی بنا پر اچھے اعمال نہ بجالاؤ (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک لوگوں کے لیے وہی اچھی بات پسند نہ کرے جو خود اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا جب تک

(۱) اس کا دل اور اس کی زبان ایک نہ ہوجائے جو دل میں ہو وہی بولے۔

(۲) اور اس کا قول اس کے عمل کے مطابق نہ بن جائے اور

(۳) اس کے پڑوسی اور ساتھی اس کے تکلیف پہنچانے سے محفوظ نہ ہوجائیں (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

ایمان اور عمل

ایمان و عمل دونوں شریک بھائی ہیں۔ خدا کسی ایک کو دوسرے کے بغیر قبول نہیں کرتا۔ (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال جلد ا)

ملعون ہے وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ ایمان عمل کے بغیر بھی ہو سکتا ہے (حضرت علیؑ بحار جلد ۶۹)

ایمان سارے کا سارا عمل ہے یہاں تک کہ قول بھی عمل ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۶۹)

اگر کوئی زبان سے حق کی تعریف کرے اور اس پر عمل بھی کرے۔ مگر دل سے نہ مانتا ہو کہ وہ حق ہے تو اس کے حق کی تعریف کرنے اور اس پر عمل کرنے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۶۸)

جو یہ کہتے ہیں کہ ایمان عمل کا نہیں صرف قول کا نام ہے ان پر ستر (۷۰) نبیوں کی زبان سے لعنت کی گئی ہے (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

ایمان اور گناہ

حضرت علیؑ سے پوچھا گیا کہ کیا گناہان کبیرہ (بڑے بڑے گناہ) ایمان سے نکال دیتے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ کیونکہ مومن مومن ہو کر زنا یا چوری نہیں کرتا۔ (حضرت علیؑ از بحار جلد ۶۹)

(ا) جب انسان گناہ کرتا ہے تو ایمان کی روح اس سے جدا ہو جاتی ہے۔ (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۶۹)

زانی سے بھی ایمان کی روح زنا کرتے وقت چھین لی جاتی ہے۔

راوی نے پوچھا ایمان کی روح کیا چیز ہے؟ امام نے فرمایا "جب انسان کسی برے کام کا

ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک چیز اس کو گناہ کرنے سے سختی سے روکتی ہے۔ یہی ایمان کی روح ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۶۹)

زانی جب زنا کرتا ہے اس وقت مومن نہیں رہتا۔ راوی نے پوچھا کہ کیا پھر وہ کافر ہو جاتا ہے؟ رسولؐ خدا نے فرمایا اگر زانی زنا کو حلال سمجھ کر بجا نہیں لاتا تو کافر نہیں ہوتا۔ اگر حلال سمجھ کر (کوئی بھی حرام کام) کرتا ہے تو کافر ہو جاتا ہے۔ (جناب رسولؐ خدا از کنز جلد ۱)

جو شخص خلوص یعنی سچے دل سے سمجھ کر لا الہ الا اللہ کا قرار کرتا ہے وہ جنت میں جائے گا۔ پوچھا گیا خلوص کا کیا مطلب؟ فرمایا "جب کلمہ لا الہ الا اللہ اسکو حرام کی ہوئی چیزوں کے کرنے سے بچاتا ہے (جناب رسولؐ خدا از کنز جلد ۱)

خدا نے مجھ سے عہد فرمایا ہے کہ تیری امت کا جو بندہ میرے کلمہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ میرے پاس آئے گا اور اس قول کے ساتھ کسی اور چیز کو نہ ملائے گا اس پر جنت واجب ہے۔
یعنی کلمہ لا الہ الا اللہ اسکو دنیا کی حرص، مال جمع کرنے اور اس کو روکے رکھنے سے بچائے (جناب رسولؐ خدا کنز جلد ۱)

جب تک لوگ دین سے بے پرواہ ہو کر صرف دنیا بنانے کمانے کی کوشش نہ کریں گے، اس وقت تک ان کا کلمہ لا الہ الا اللہ انہیں خدا کے غضب سے بچاتا رہے گا۔ (جناب رسولؐ خدا از کنز جلد ۱)

کلمہ لا الہ الا اللہ اسکو اس وقت تک فائدہ پہنچائے گا جب تک وہ اس کلمہ کو حقیر یا معمولی چیز نہ سمجھے گا۔ اس کلمہ کو معمولی سمجھنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ گناہ پر گناہ کرے اور گناہ کرنے والوں کو پسند کرے۔ (جناب رسولؐ خدا کنز العمال جلد ۱)

ایمان کی تکمیل (مکمل ہونا)

ایمان کا مکمل ہونا یہ ہے کہ اگر کسی سے خوش ہو جائے تو اس کا خوش ہونا اس کو باطل میں داخل نہ کرے اور کسی پر غصہ ہونا اس کو حق سے باہر نہ نکال دے۔ اور جب اس کو قدرت حاصل ہو تو اس چیز پر ناجائز قبضہ نہ کرے جس پر اس کا حق نہیں ہے۔ (حضرت امام محمد باقرؑ از بحار)

جس میں تین باتیں ہوں اس کا ایمان مکمل ہے

(۱) اپنے عمل میں ریاکاری (دکھاوا) نہ رکھے

(۲) خدا کی راہ میں کام کرتے وقت کسی کے برا بھلا کہنے کی پرواہ نہ کرے

(۳) دنیا کے کاموں پر آخرت کے کاموں کو ترجیح دے۔ (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

جس شخص میں چار (۴) صفتیں ہوں گی

اس کا اسلام مکمل ہوگا اور اس کے گناہ مٹ جائیں گے وہ خدا سے ایسی حالت میں ملے گا کہ خدا اس سے راضی ہوگا۔

(۱) لوگوں سے کئے ہوئے عہد اور وعدوں کو خدا کو خوش کرنے کے لیے پورا کرے

(۲) لوگوں سے ہمیشہ سچ بولے

(۳) گھر والوں کے ساتھ اچھی طرح نرمی سے پیش آئے

(۴) جو چیز خدا اور لوگوں کے نزدیک بری ہے اس کے کرنے سے شرمائے (جناب رسولؐ خدا از کنز)

اپنے اخلاق کو اچھا بناؤ تمہارا ایمان کامل ہو جائے گا (رسولؐ خدا از کنز العمال)

جس کے اخلاق جتنے اچھے ہوتے ہیں

اس قدر اس کا ایمان کامل ہوتا ہے (جناب رسولؐ خدا)

دین وایمان کا کمال یہ ہے کہ

(۱) ایسی بات منہ سے نہ نکالو جو ایمان کے شایان شان نہ ہو

(۲) زبانی کلامی جھگڑوں میں نہ پڑو۔

(۳) حلم۔ صبر اور اچھے اخلاق کے مالک بنو۔ (امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۲)

کسی کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ

(۱) دین کے معاملات کو غور وفکر کر کے سمجھے۔

(۲) اپنی معیشت کو ٹھیک کرنے کے لیے اچھی حلال تدبیریں کرے۔

(۳) مصیبتوں پر صبر کرے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک انسان

(۱) فقیری میں بھی خدا کی راہ میں خرچ کرے

(۲) اپنی ذات کے بارے میں لوگوں کے ساتھ انصاف کرے

(۳) اور سلام یعنی سلامتی کو عام کرے (لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے)

(جناب رسولؐ خدا از کنز)

مومن کا ایمان کامل اس وقت ہوتا ہے جب

(۱) اس کے اخلاق اچھے ہوں

(۲) کسی پر غصہ نہ نکالے

(۳) جو اپنے لیے پسند کرے وہی دوسروں کے لیے بھی پسند کرے۔

کچھ لوگ اعمال کے بغیر جنت میں گئے

کیونکہ وہ مسلمانوں کے خیر خواہ تھے (مسلمانوں کی بھلائی چاہتے تھے اور اس کے لیے کوشاں تھے) (جناب رسولؐ خدا از کنز)

ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند کرے جو خود اپنے لیے پسند کرتا ہے اور مزاح اور بغیر مزاح خدا سے نہ ڈرے (حضرت علیؑ)

ایمان کی حقیقت اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک

انسان اپنی نفسانی خواہشوں پر اپنے دین کو ترجیح نہیں دیتا۔ جب وہ اپنی خواہشوں کو دین پر ترجیح دیتا ہے تو تباہ و برباد ہو جاتا ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

(نوٹ: ایمان کا اصل معیار ہی یہ ہے کہ وہ اپنی خواہشات کو زیادہ اہمیت دیتا ہے یا خدا کی مرضی کو زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ جب انسان خدا کی مرضی کو اپنی مرضی پر ترجیح دیتا ہے جب اس کا ایمان مکمل ہو جاتا ہے۔)

ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا

جب تک اس میں تین خصلتیں نہ پیدا ہو جائیں

(۱) علم کے حاصل کرنے کی طلب۔

(۲) مصیبتوں پر صبر کرنا

(۳) معیشت حاصل کرنے میں نرمی سے کام لینا (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال جلد ۱)

ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا

جب تک مومن اس چیز سے محبت نہ کرے، جس سے خدا محبت کرتا ہے اور اس چیز سے

نفرت نہ کرے جس سے خدا نفرت کرتا ہے (حضرت علیؑ از غرر)

جس میں پانچ خصلتیں ہوں اس کا ایمان مکمل ہے

(۱) خدا پر بھروسہ

(۲) اپنے تمام کام اور معاملات خدا کے سپرد کر دینا

(۳) خدا کے حکم کی اطاعت کرنا

(۴) خدا کی قضاء و قدر کے فیصلوں پر راضی ہونا

(۴) خدا کے امتحانوں پر صبر کرنا (جناب رسولؐ خدا)

جو شخص خدا کے لیے دوستی دشمنی کرتا ہے۔ صرف خدا کو خوش کرنے کے لیے دیتا ہے۔ اور خدا کو خوش کرنے کے لیے کسی کو نہیں دیتا اس کا ایمان مکمل ہے (جناب رسولؐ خدا از بحار کنز جلد ۱)

ایمان میں اضافہ اور اس کے درجات

ایمان دل میں ایک سفید نقطہ کی طرح ظاہر ہوتا ہے۔ پھر جتنا ایمان بڑھتا ہے وہ نقطہ بھی بڑھتا جاتا ہے۔ جب ایمان مکمل ہوتا ہے تو وہ نقطہ سفید نورانی پورے دل دماغ پر چھا جاتا ہے (حضرت علیؑ از کنز)

جو شخص اپنے باطن (دل و دماغ) کی پوری اصلاح کر لیتا ہے تو یہ ایمان کا سب سے بلند درجہ ہے۔

یہاں تک کہ اگر باطن ظاہر بھی ہو جائے تو اس کو اس کی پرواہ نہ ہو۔ اور چھپا رہے تو اس کو سزا کا خوف نہ ہو۔

ایمان سیڑھی کی طرح ہے جس کے دس (۱۰) زینے ہیں

مومن درجہ بہ درجہ ان پر چڑھتا ہے۔ مقدادؓ آٹھویں درجے پر تھے۔ ابوذرؓ نویں درجے پر اور سلمان دسویں درجے پر تھے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۱۷)

افضل ایمان

ایمان کا افضل مقام یہ ہے کہ تم یقین کر لو کہ تم جہاں بھی ہو خدا تمہارے ساتھ ساتھ ہے (جناب رسولؐ خدا از کنز جلد ۶۶)

افضل ایمان

(۱) صبر کرنا اور (۲) معاف کرنا ہے۔

اور (۳) اچھے اخلاق پیدا کرنا (۴) اور اچھا یقین ہے۔ (جناب رسولؐ خدا)

ایمان کے ستون

ایمان چار (۴) ستونوں پر قائم ہے

(۱) خدا پر بھروسہ کرنا

(۲) اپنے تمام معاملات خدا کے حوالے کر دینا

(۳) خدا کی عملاً اطاعت کرنا

(۴) خدا کی مرضی پر راضی اور خوش رہنا۔ (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۸)

ایمان چار ستونوں پر قائم ہے

(۱) یقین

(۲) صبر

(۳) عدل وانصاف کرنا (ہر ایک کا حق پورا ادا کرنا)

(۴) جہاد یعنی خدا کی راہ میں سخت کوشش کرنا۔ (امام صادقؑ از بحار جلد ۶۸)

ایمان کا مضبوط ترین پہلو

ایمان کا سب سے مضبوط پایہ یہ ہے کہ صرف اللہ کی خوشی کے لیے دوستی دشمنی اور محبت کی جائے۔ (جناب رسولؐ خدا از کنز)

یعنی خدا کے دوستوں سے محبت اور خدا کے دشمنوں سے علیحدگی۔

(جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۶۹)

ایمان کو ثابت رکھنا۔

جو چیز ایمان کو ثابت رکھتی ہے وہ گناہوں سے بچنا ہے اور جو ایمان کو اس کے مقام سے ہٹا دیتی ہے وہ لالچ ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۰)

جس کا قول اس کے عمل کے مطابق ہوتا ہے

اس کا ایمان مستقل ہوتا ہے۔ جس کا قول اس کے عمل کے مطابق نہیں ہوتا اس کا ایمان غیر مستقل آنی جانی چیز ہوتا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۶۹)

مومن کا ایمان

مومن کا ایمان صرف اس کے عمل سے ثابت ہوتا ہے کیونکہ عمل ایمان کا حصہ ہے (امام جعفر صادقؑ)

ایمان کا مزہ

تین (۳) صفتوں والے ایمان کا مزہ چکھیں گے

(۱) جن کے نزدیک خدا رسول سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ ہو

(۲) دین سے مرتد ہو جانے سے زیادہ آگ میں جلنا پسند ہو

(۳) صرف خدا کو خوش کرنے کے لیے لوگوں سے محبت یا دشمنی رکھیں (جنابِ رسولؐ خدا از کنز جلد ا)

جو شخص تین (۳) کام کرے گا، ایمان کا مزہ چکھے گا

(۱) صرف خدا کی عبادت کرے

(۲) خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرے۔

(۳) خوشی خوشی زکوۃ ادا کرے اور اپنے دل اور اعمال کو برائیوں سے پاک کرے (جنابِ رسولؐ خدا از کنز العمال جلد ا)

ایمان کا مزہ وہ چکھے گا جو خدا کے رب ہونے پر راضی ہو۔ اسلام کے سچے دین ہونے اور محمدؐ کے رسولؐ ہونے پر راضی ہو (جنابِ رسولؐ خدا از کنز جلد ا)

جس کا اصل مقصد صرف اپنی خواہشات کو پورا کرنا ہوگا اس کے دل سے ایمان کی مٹھاس چھین لی جائے گی (رسولؐ خدا)

ایمان کا کم سے کم درجہ

ایمان کا کم سے کم درجہ یہ ہے کہ (۱) جب خدا اس کو اپنی پہچان عطا کردے تو خدا کی اطاعت کرے۔

(۲) جب خدا محمد مصطفیٰؐ کی پہچان اس کو عطا کردے تو ان کی اطاعت کرے

(۳) اور جب اپنی حجت اور اپنے گواہ (مراد امام) کی معرفت عطا کردے تو ان کی اطاعت کا اقرار کرے۔ یعنی اس کو جو حکم دیا جائے اس پر عمل کرے۔ جس سے روکا جائے اس

سے رک جائے (حضرت علیؑ)

جو کام ایمان سے خارج کر دیتے ہیں

(۱) کفر (۲) شرک (۳) گمراہی (۴) فسق فجور (۵) بڑے بڑے گناہ کرنا (امام جعفر صادقؑ)

نیز کسی مومن کی غلطیوں کو یاد رکھنا تا کہ ایک دن اس کو ذلیل کرے (امام جعفر صادقؑ)

مومن کی عظمت

مومن کی عزت حرمت کعبہ سے زیادہ ہے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۶۸ کنز جلد ۱)

مومن کی عزت کعبہ سے زیادہ ہے

کیونکہ کعبہ کی عزت ایک وجہ سے ہے اور مومن کی عزت تین (۳) طرح کی گئی ہے۔ مومن کے مال کی بھی عزت ہے اور خون کی بھی اس کے لیے بدگمانی کرنا بھی حرام ہے (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۶۷ کنز جلد ۱)

خدا نے مومن کو تین (۳) خوبیاں عطا کی ہیں

(۱) دین اور دنیا میں عزت

(۲) آخرت میں کامیابی

(۳) عالمین کے دلوں میں رعب (امام محمد باقر از بحار جلد ۶۸)

مومن خدا کے نزدیک ہر مقرب فرشتے سے زیادہ عزت والا ہے (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۶۸)

خدا نے قسم کھا کر فرمایا کہ مجھے اپنی ساری مخلوق میں جتنا مومن محبوب ہے اتنی کوئی مخلوق محبوب نہیں۔ (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۱۷)

خدا کی قسم مومن اس وقت تک مومن نہیں جب تک دوسرے مومنین کے لیے ایک جسم کی طرح نہ ہو کہ جس کے کسی رگ پر جب چوٹ پڑتی ہے تو تمام رگیں چیخ اٹھتی ہیں (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۴)

تمام مومنین ایک جسم ہیں

خدا کی قسم کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ دوسرے مومن بھائی کے لیے ایک جسم کی طرح نہ ہو کہ جب جسم کو کسی رگ پر چوٹ پڑتی ہے تو تمام رگیں پکار اٹھتی ہیں (امام جعفر صادق بحار جلد ۷۴)

مومن ایک دوسرے کی بھلائی چاہتے ہیں چاہے اس کے گھر ایک دوسرے سے دور ہی کیوں نہ ہوں۔ جب کہ بدکار بدمعاش لوگ ایک دوسرے دلی نفرت اور کھوٹ رکھتے ہیں اس لیے ضرورت کے وقت ایک دوسرے کو چھوڑ دیتے ہیں (جناب رسولؐ خدا از کنز جلد ۱)

مومن کی پہچان

مومن کا چہرہ خوش، دل (اپنے گناہوں اور دوسروں کی تکلیف پر) غمگین رہتا ہے۔ یہ اس کا دل سب کے لیے کھلا ہوا ہوتا ہے۔ خود کو دل میں حقیر گناہگار اور معمولی انسان سمجھتا ہے مگر اس کے ارادے ہمیں بلند اور مضبوط ہوتی ہیں۔ زیادہ تر خاموش اور مصروف رہتا ہے۔ ہمیشہ خدا کا شکر ادا کرتا ہے۔ بلاؤں پر صبر کرتا ہے۔ غور و فکر میں ڈوبا رہتا ہے۔ نرم مزاج، دوستوں کا دوست، خوش اخلاق سخت محنتی اور غلاموں سے زیادہ خدا کا فرمابردار ہوتا ہے (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ)

مومن مصیبتوں میں باوقار، سختیوں میں ثابت قدم، بلاؤں میں صبر کرنے والا، نعمتوں پر شکر کرنے والا، خدا کی دی ہوئی روزی پر قناعت کرنے والا ہوتا ہے۔ وہ دشمنوں پر ظلم نہیں

کرتا۔ دوستوں پر بوجھ نہیں بنتا۔ لوگوں کو سکون اور آرام پہنچاتا رہتا ہے جب کہ خود بوجھ اور تکلیف اٹھاتا رہتا ہے۔ (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

مومن جب کسی سے خوش ہوتا ہے تو اس کے لیے گناہ نہیں کرتا۔ جب کسی سے ناراض ہوتا ہے تو حق بات کہنے سے نہیں رُکتا (چاہے اس کے فائدے ہی میں کیوں نہ ہو) مومن کو جب اقتدار ملتا ہے تو ظلم نہیں کرتا، حق سے نہیں ہٹتا۔ ناحق باتوں کی طرف نہیں جاتا۔ (امام جعفر باقرؑ از بحار جلد ۱۷)

مومن لوگوں کا مددگار، کم خرچ، اپنی معیشت کے لیے تدبیر کرنے والا ہوتا ہے۔ وہ ایک بل سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۶۷)

مومن ہر حال میں راضی خوش رہتا ہے یہاں تک کہ جب اس کی روح قبض کی جارہی ہوتی ہے تب بھی وہ خدا کی تعریف کر رہا ہوتا ہے (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

(نوٹ: کیونکہ مومن یہ جانتا ہے کہ اس کا مالک پالنے والا بے حد بے انتہا مہربان ہے، اس لیے وہ جو کچھ ہمارے لیے کرتا ہے اس میں ضرور ہماری بہتری اور فائدہ ہوتا ہے)

مومن اتنا نرم مزاج ہوتا ہے کہ لوگ اس کو بے وقوف سمجھتے ہیں (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

مومن کو اپنے جذبات اور خواہشات پر قابو ہوتا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

جب مومن کو نصیحت کی جاتی ہے تو وہ برے کاموں سے رک جاتا ہے۔ جب اس کو سبق پڑھایا جاتا ہے تو سبق حاصل کرتا ہے۔ جب اس پر ظلم کیا جاتا ہے تو معاف کر دیتا ہے (حضرت علیؑ از غرر)

مومن کی عادت دنیا سے بے رغبتی ہے۔ مومن کا مقصد ایمانداری ہے۔ مومن کی عزت قناعت کرنے میں ہے۔ اس کی تمام کوششیں آخرت کے ثواب اور خدا کو راضی کرنے کے لیے

ہیں اسی لیے اس کی نیکیاں زیادہ، درجات بلند ہوتے ہیں۔ وہ ہر وقت اپنی نجاتِ آخرت حاصل کرنے کی دھن میں رہتا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

مومن ہمیشہ خاموش رہتا ہے تاکہ گناہوں سے بچا رہے۔ بات صرف اس وقت کرتا ہے جب کسی کا فائدہ ہو (امام زین العابدین کافی جلد ۲)

مومن میں دین وایمان کی قوت ہوتی ہے۔ نرمی اور احتیاط ہوتی ہے۔ اس کے یقین میں (خدا رسول پر) ایمان ہوتا ہے۔ وہ دین کی گہری سمجھ حاصل کرنے کا حریص ہوتا ہے۔ ہدایت پاکر خوش ہوتا ہے اور نماز میں مشغول رہتا ہے (امام جعفر صادقؑ از کافی جلد ۲)

مومن جاہل نہیں ہوتا۔ لیکن اگر اس کے ساتھ جہالت کا برتاؤ کیا جاتا ہے تو اس کو برداشت کر لیتا ہے۔ مگر کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اس پر ظلم کیا جائے تو معاف کر دیتا ہے۔ خود کنجوس نہیں ہوتا۔ مگر جب اس کے ساتھ کنجوسی کی جاتی ہے تو صبر سے کام لیتا ہے (امام جعفر صادقؑ کافی جلد ۲)

مومن کا کاروبار حلال اور پاک ہوتا ہے۔ اس کے اخلاق اچھے، باطن (دل) صاف ہوتا ہے۔ اپنا مال کثرت سے خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے مگر بات کم کرتا ہے (امام جعفر صادقؑ کافی جلد ۲)

مومن دولت ملنے کے بعد گناہوں سے پاک اور دنیاداری سے الگ رہتا ہے (حضرت علیؑ از غرر)

مومن سے جب سوال کیا جائے تو دامن بھر دیتا ہے۔ لیکن جب خود سوال کرتا ہے تو تنگ نہیں کرتا (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

مومن وہ ہے جسے لوگ اپنے خون اور مال کا امین سمجھیں۔

(اس سے ان کو مالی جانی نقصان کا خطرہ نہ ہو) (جنابِ رسولِ خداؐ از کنز العمال)

مومن سلام کی ابتداء خود کرتا ہے جب کہ منافق چاہتا ہے کہ لوگ اس کو سلام کریں (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

مومن دوسرے مومن کے لیے آئینہ ہوتا ہے (رسولؐ خدا از کنز)

مومن دوسرے سے محبت کرتا ہے اور لوگ اس سے محبت کرتے ہیں۔ جس میں یہ صفت محبت نہ ہو اس میں کوئی اچھائی نہیں ہوتی۔ بہترین انسان وہ ہوتا ہے جو دوسروں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائے (جناب رسولؐ خدا از کنز)

مومن پر اس کی شرمگاہ (جنسی خواہشات) غالب نہیں ہوتیں۔ اس کو اس کا پیٹ ذلیل نہیں کرتا۔ (امام صادقؑ از بحار جلد ۶۷)

عقل مومن کی دوست، علم اس کا وزیر، صبر اس کا لشکر، عمل اس کا سرپرست ہوتا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

جس چیز کے حاصل کرنے کی مومن میں طاقت ہوتی ہے اس کے لیے وہ کوششیں کرتا ہے جس کے حاصل کرنے کی طاقت نہیں ہوتی اس کے لیے غم نہیں کھاتا۔ (جناب رسولؐ خدا از کنز جلد ۱)

مومن نظریں نیچی رکھتا ہے ہاتھ کا سخی ہوتا ہے۔ کسی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔ اپنی بات کرنے سے پہلے اس کو تولتا ہے یا اکثر زبان بند رکھتا ہے۔ دوست کی غلط بات کو قبول نہیں کرتا۔ دشمن کی صحیح بات کو نہیں ٹھکراتا۔ ہر وقت علم اپنی معلومات کے لیے حاصل کرتا رہتا ہے اور عمل کرنے کے لیے بھی علم حاصل کرتا ہے۔ دنیا والوں کے ساتھ عقلمندی سے چلتا ہے۔ آخرت والوں کے ساتھ سب سے زیادہ گناہوں برائیوں سے بچنے والا ہوتا ہے (جناب رسولؐ خدا بحار جلد ۶۷)

کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا

جب تک اس میں کم سے کم تین (۳) صفات نہ ہوں

(۱) اللہ کی سنت پر عمل کرے یعنی لوگوں کے راز چھپائے رکھے۔

(۲) رسولؐ خدا کی سنت پر عمل کرے یعنی لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے

(۳) ولی خدا (امام) کی سنت پر عمل کرے یعنی مشکلات میں صبر سے کام لے (امام علی رضاؑ از بحار جلد ۷۸)

مومن ہمیشہ اپنے نفس (خواہشات) کو برا بھلا کہتا رہتا ہے اور اچھے کاموں کے لیے کوششیں کرتا رہتا ہے (جناب رسولؐ خدا)

مومن پہاڑ سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ اس لیے کہ پہاڑ کو کاٹا جا سکتا ہے مگر مومن کے دین کو نہیں کاٹا جا سکتا (امام محمد باقرؑ بحار ۶۷)

مومن کی پہچان

مومن کے سامنے ہر چیز کمزور ہوتی ہے کیونکہ وہ خدا کا مخلص غلام ہوتا ہے۔ خدا کے قانون کا پابند ہوتا ہے۔

اس لیے (خدا کے سوا) کسی سے نہیں ڈرتا۔ یہی بات مومن کی اصل نشانی ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۶۷)

مومن کا دل عمل پاک، ضرورتیں کم، اور لوگوں کو اس سے اچھائی کی امید ہوتی ہے (نقصان کا خوف نہیں ہوتا) اس کے شر سے لوگ محفوظ ہوتے ہیں (حضرت علیؑ از غرر)

مومن ہمیشہ اپنے گناہوں کے نتائج سے ڈرتا رہتا ہے۔ دنیا داری سے الگ تھلگ، آخرت کے کاموں کا بے حد شوقین ہوتا ہے (خدا رسول امام کی) اطاعت کی طرف جلدی سے

دوڑتا ہے (حضرت علیؑ از غرر)

مومن نرم مزاج ہوتا ہے (جناب رسولؐ خدا)

افضل ترین مومن

(۱) وہ ہوتا ہے جو جان مال اولاد ہر لحاظ سے سب مومنین کے فائدوں کے لیے سب سے زیادہ کوشش کرنے والا ہو

(۲) اس کا لین دین، خوشی غم سب اللہ کے لیے ہو (حضرت علیؑ از غرر)

افضل مومن وہ ہوتا ہے

(۱) جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں

(۲) اور جس کی خرید و فروخت اور تمام فیصلے سخاوت کے ساتھ ہوں

(۳) جس کا دل (حسد لالچ، غیبت، جھوٹ، تکبر) سے پاک اور زبان سچی ہو۔ (رسولؐ خدا از کنز)

تعجب کی قابل

وہ لوگ نہیں جو مجھے دیکھ کر ایمان لائے۔ بلکہ وہ لوگ ہیں جو سیاہ لکھے ہوئے اوراق کو پڑھ کر مجھے دل سے رسولؐ مانتے ہیں۔ ہمارے اول آخر سب کو قبول کرتے ہیں (جناب رسولؐ خدا از کنز)

تم میرے صحابی ہو۔ میرے بھائی وہ ہیں جو مجھے دیکھے بغیر مجھے سچا سمجھ کر دل سے خدا کا رسولؐ مانتے ہیں۔ مجھے ان سے ملاقات کا بے حد شوق ہے (جناب رسولؐ خدا از کنز)

ایمان کے لحاظ سے سب سے زیادہ تعجب ان پر ہے جو تمہارے بعد آئیں گے اور صرف کتابیں پڑھ کر مجھ پر ایمان لائیں گے (جناب رسولؐ خدا)

امانت

افضل ایمان امانت کا ادا کرنا ہے اور بہت بڑی بداخلاقی خیانت کرنا ہے (حضرت علیؑ از غرر)

تین (۳) چیزوں میں خدا نے کوئی چھوٹ (رعایت) نہیں دی

(۱) ہر اچھے برے آدمی کی امانت واپس کرو۔

(۲) اچھے برے آدمی سے جو وعدہ کیا ہے اس کو ضرور پورا کرو

(۳) برے والدین کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرو۔ (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۷۴)

لوگوں کی نمازوں روزوں کی کثرت نہ دیکھو بلکہ ان کی باتوں میں سچائی اور امانتوں کے ادا کرنے کو دیکھو (اس سے ان کے ایمان کا پتہ چلے گا) جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۵)

حضرت علیؑ پر تلوار مارنے والا بھی اپنی تلوار میرے پاس امانت رکھے یا مجھ سے مشورہ مانگے تو میں یقیناً اس کی تلوار واپس کروں گا اور صحیح مشورہ دوں گا (امام جعفر صادقؑ)

جو امانت ادا نہ کرے اس کا ایمان مکمل نہیں (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۱)

جو امانت میں خیانت کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ مرجاتا ہے اور امانت ادا نہیں کرتا، وہ میری ملت (دین) پر نہیں مرے گا۔ وہ خدا سے ملے گا تو خدا اس پر غصہ ہوگا (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۵)

امانت ادا کرنا رزق کو کھینچ لاتا ہے اور خیانت فقیری کو لاتی ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

خدا کی امانت

حضرت علیؑ سے ں نے خدا کی اس آیت کے بارے میں پوچھا کہ ہم نے اپنی امانت

زمین آسمان پہاڑوں پر پیش کی تو انہوں نے اس کو اٹھانے سے انکار کر دیا اور وہ ڈر گئے لیکن انسان نے اسکو اٹھا لیا۔ بے شک انسان (خود پر) بہت ظلم کرنے والا نادان ہے (القرآن سورہ احزاب ۷۲)

حضرت علیؑ نے فرمایا:

یہ امانت (۱) ہدایت و امامت کی امانت ہے جو صرف انبیاءؑ اور ان کے اولیاء (آئمہؑ) کو دی گئی ہے

(۲) جب نماز کا وقت آتا تھا تو حضرت علیؑ فرماتے تھے کہ امانت کے ادا کرنے کا وقت آگیا جسے اللہ نے زمین آسمان کے سامنے پیش کیا تھا لیکن وہ ڈر گئے تھے (تفسیر نور الثقلین جلد ۴)

نوٹ: معلوم ہوا خدا کی امانت جو عام لوگوں کو دی گئی ہے وہ نماز ہے اور نماز سے اصل مراد خدا کو دل سے یاد کرنا اور اس کا شکر ادا کرنا اور خدا کی نافرمانی سے بچنا اور عملاً ہر معاملے میں خدا کی اطاعت کرنا ہے۔ کیونکہ ہمارے تمام اعضاء صلاحیتیں مال، اولاد سب خدا کی دین اور امانت ہیں۔ ان سب کو خدائی امانت سمجھ کر خدا کی مرضی کے مطابق استعمال کرنا اور ان کے حقوق ادا کرنا لازمی ہیں)

انس اور محبت

تمہیں صرف حق سے محبت کرنی چاہیے اور باطل سے دور رہنا چاہیے (حضرت علیؑ از غرر)

تین (۳) انسانوں سے محبت فطرتاً ہوتی ہے

(۱) ہم مزاج بیوی

(۲) نیک اولاد

(۳) صاف دل دوست (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

اے اللہ! تو اپنے دوستوں چاہنے والوں سے محبت کرتا ہے بلکہ سب سے زیادہ محبت رکھتا ہے۔ اسی لیے اکیلے میں تیرا ذکر ہمارا دل بہلاتا ہے اور جب ہم پر مصیبتیں پڑتی ہیں تو ہم تیرے دامن میں پناہ ڈھونڈتے ہیں (حضرت علیؑ از بحار جلد ۶۹)

جب خدا سے محبت ہو جاتی ہے تو لوگوں سے دل گھبرانے لگتا ہے۔ یہی خدا سے محبت کی علامت ہے (حضرت علیؑ از غرر)

جو خدا کی نافرمانیوں کو چھوڑ کر خدا کی اطاعت کرنے لگتا ہے تو خدا اس سے محبت کرنے لگتا ہے۔ پھر اسے کسی سے محبت کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ خدا بغیر مال اس کی مدد کرتا ہے (جناب رسولؐ خدا بحار ۷۵)

(سب کچھ خدا سے مانگ لیا تجھ کو مانگ کر
اٹھتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دعا کے بعد)

انسان

خدا کے نزدیک اولاد آدم سے بڑھ کر کوئی چیز قابلِ عزت نہیں۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ کیا فرشتے بھی نہیں؟ فرمایا فرشتے تو چاند سورج کی طرح خدا کی اطاعت پر مجبور ہیں (جب کہ انسان اپنے اختیار اور عقل و ایمان کی بنیاد پر خدا کی اطاعت کرتا ہے) (امام حسنؑ از کنز العمال ۳۴۶۲۱)

جبرئیلؑ نے رسولؐ خدا سے معراج پر کہا تھا کہ جب سے خدا نے ہمیں آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا ہے ہم اولاد آدم سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اس لیے آپ ہی نماز کی امامت فرمائیں۔ ہم اولاد آدم کی امامت نہیں کر سکتے۔ (بحار جلد ۱۸)

خدا نے مومن انسان سے زیادہ کسی کو عزت نہیں دی، حتیٰ کہ فرشتے بھی مومنین کے خادم ہیں (امام محمد باقرؑ بحار ۶۹)

خدا نے فرشتوں کو عقل دی مگر خواہشات نہیں دیں۔ جب کہ انسان کو عقل بھی دی اور خواہشات بھی۔ اس لیے جس کی عقل اس کی خواہشات پر غالب ہو وہ فرشتوں سے افضل ہے لیکن جس کی خواہشات اس کی عقل پر غالب ہوں، تو وہ جانوروں سے بدتر ہے (کیونکہ خدا نے جانوروں کو صرف خواہشات دی ہے، عقل نہیں دی ہے)۔ (امام جعفر صادقؑ بحار جلد ۶۰)

انسان کی تخلیق کا مقصد

میں نے جنوں انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت (اطاعت) کریں۔ (القرآن سورہ ذاریات: ۵۶)

تم کو نیک کام کرنے یعنی خدا کی عملاً اطاعت کرنے کے لیے پیدا کیے گئے ہو (حضرت علیؑ شرح ابن ابی الحدید)

خدا نے انسان کو اس لیے پیدا کیا تا کہ اپنی حکمت کو ثابت اور ظاہر کرے۔ اپنے علم کو نافذ کرے اور اپنی تدبیر کو جاری کرے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۱۰)

اے اولاد آدم! میں نے تجھے اس لیے نہیں پیدا کیا کہ تجھ سے فائدہ اٹھاؤں۔ بلکہ اس لیے پیدا کیا ہے کہ تو مجھ سے فائدے حاصل کرے۔ اس لیے تو سب سے منہ موڑ کر میرا ہو جا تا کہ میں ہر کام میں تیری مدد کروں (حدیث قدسی مروی از حضرت علیؑ از شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید)

خدا نے لوگوں کو اپنی پہچان کے لیے پیدا کیا۔ اب جب وہ خدا کو واقعاً پہچان لیں گے تو ضرور اس کی اطاعت کریں گے اور خدا کے سوا کسی اور کی عبادت کی ان کو ضرورت ہی نہ رہے گی۔

اور خدا کی معرفت اپنے زمانے کے امام کو پہچاننے سے حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ خدا کی طرف سے اس کی اطاعت کرنا واجب ہے (اس کی اطاعت کے بغیر خدا کی اطاعت ممکن نہیں) (امام جعفر صادق از بحار جلد ۲۳)

لوگوں کو خدا نے اپنے مقرر کیے ہوئے فرائض کو ادا کرنے اور اپنے حرام کیے ہوئے کاموں سے بچنے کے لیے پیدا کیا ہے۔ یہ اطاعت جبری نہیں کرائی بلکہ خدا نے اپنے احکامات، فرائض اور حرام کی ہوئی چیزوں کے ذریعہ ان کا امتحان لیا۔ اور اسی امتحان کے لیے فرائض مقرر کیے اور کچھ کاموں کو حرام قرار دیا تاکہ معلوم ہو جائے کون خدا کی اطاعت اختیاراً کرتا ہے؟

خدا نے اپنی اطاعت کے لیے انسانوں کو پیدا کیا تاکہ خدا کی اطاعت کر کے وہ خدا کی رضا مندی (جیسی عظیم دولت) حاصل کریں۔ اور اس لیے پیدا کیا کہ وہ انسان کو فائدہ پہنچائے اور اس کو ابدی نعمتیں دے کر مالا مال کر دے۔ (اپنی اطاعت کرنے پر)
(امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۵)

خدا نے انسانوں کو اس لیے پیدا کیا کہ وہ ایسے ایسے کام کریں کہ خدا کی رحمتوں کے مستحق بن جائیں تاکہ پھر ان پر خدا کی (ابدی) رحمتیں نازل ہوں (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۵)

خدا نے ہمیں فنا کے لیے نہیں ہمیشہ باقی رہنے کے لیے پیدا کیا ہے۔ (امام صادقؑ بحار جلد ۵)

انسان کی قدر و قیمت

انسان ترازو کی طرح ہے یا تو جہالت (گناہ) کی وجہ سے اس کے گناہوں کا پلہ بھاری ہو جاتا ہے یا علم و معرفت کی وجہ سے اس کا (نیکیوں کا) پلہ بھاری ہو جاتا ہے۔ (حضرت علیؑ از

تحف العقول)

انسان کی دو(۲) ہی خصلتیں ہیں(۱) عقل (۲) کلام کرنا

عقل سے خود فائدے اٹھاتا ہے۔ اپنے کلام سے دوسروں کو فائدے پہنچاتا ہے (حضرت علیؑ ازغرر)

انسان کی بات چیت سے اس کو تولا جاتا ہے۔ اور اس کے اچھے برے کاموں سے اس کی قیمت لگائی جاتی ہے (حضرت علیؑ ازغرر)

انسان کی قدر و قیمت اس کی عقل سے ہے۔ شکل وصورت، مال و دولت اولاد سے نہیں۔ (حضرت علیؑ ازغرر)

انسان کامل

جو شخص اپنے نفس (بری خواہشات) کو اتنا مار دے کہ مشکل سے مشکل نیک کام اس کے لیے آسا ہو جائیں اور خدا کے نور کی چمک اسے صاف دکھائی دینے لگے، تو پھر خدا بھی اس کو سیدھا راستہ دکھا کر چلاتا ہے۔ (حضرت علی از شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید)

ہر زمانے میں خدا کے ایسے کامل بندے ضرور موجود ہوتے ہیں جن سے خدا ان کی فکروں کے اندر چھپ کر باتیں کرتا ہے۔ ان کی عقلوں میں علم کی باتیں بٹھا دیتا ہے۔ ایسے لوگ اندھیرے کے چراغ ہیں۔ وہ شبہات سے بچاتے ہیں (حضرت علیؑ از شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید)

بخل

کنجوسی تمام عیبوں کا مجموعہ ہے جو ہر برائی کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۳)

بخل انسان کو فقیر بنا دیتا ہے اور اس کی عزت کو تار تار کر دیتا ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

کنجوسی خدا سے بدگمانی ہے اور اس کی وجہ سے گالیاں پڑتی ہیں۔ یہ ایمان کی ضد ہے (امام علی رضاؑ از بحار جلد ۷۸)

جب اس بات کا یقین ہے کہ خدا سے ثواب اور بدلہ ضرور ملے گا تو پھر کنجوسی کیوں؟ اس لیے جو کنجوسی سے چھٹکارا پالیتا ہے وہ عزت اور بزرگی پالیتا ہے (امام صادقؑ بحار ۷۸)

کنجوس اپنے وارثوں کا خزانچی ہوتا ہے جو اپنی عزت کم بچاتا ہے اور زیادہ لٹاتا ہے۔ کنجوس خدا سے دور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۳)

بخیل کو دیکھنا بھی سنگ دل بنا دیتا ہے۔ بخیل کا کوئی دوست نہیں ہوتا۔ وہ فقیری سے بھاگتا ہے مگر حقیقتاً تیزی سے فقیری کی طرف جا رہا ہوتا ہے۔ وہ دنیا میں فقیروں کی طرح رہتا ہے مگر آخرت میں اس سے امیروں جیسا حساب لیا جائے گا۔ (حضرت علیؑ از غرر)

بخیل خدا سے بدگمانی کرتا ہے (کہ خدا اس کو اس کے بعد کچھ نہ دے گا) مگر جو شخص یقین رکھتا ہے کہ خدا سخاوت کا فوراً بدلہ دیتا ہے وہ خوب خیرات کرتا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۳)

مجھ سے سب سے زیادہ دور کنجوس، بدکلام گلیارا اور بدکردار بدمعاش ہوگا۔ (جناب رسولؐ خدا بحار جلد ۷۷)

(معلوم ہوا کہ قیامت میں رسولؐ خدا سے سب سے زیادہ قریب سخی اچھی طرح نرمی سے کلام کرنے والا اور نیک کردار آدمی ہوگا۔ کیونکہ یہی سب سے اہم خوش اخلاقی ہے اور سنت رسولؐ ہے۔)

جہنم کی آگ مالدار سے کہے گی کہ تجھے اللہ نے وافر دیا تھا اور پھر تجھ سے تھوڑا سا قرض مانگا مگر تو نے خدا کو قرض دینے سے انکار کر دیا۔ یہ کہہ کر جہنم بخیل کو نگل جائے گی (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۵)

اصل میں کنجوس وہ ہے جو ناجائز طریقے سے مال کمائے اور حرام کاموں پر ناجائز خرچ

کرے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۳)

صحیح معنی میں کنجوس وہ ہوتا ہے جو واجب زکوٰۃ (اور خمس) نہ ادا کرے۔ صرف قریبی لوگوں پر خرچ کرے اور فضول خرچی کرے (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۳)

(۴) چار قسم کے لوگ ہیں

(۱) سخی جو خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے

(۲) کریم جو خود نہ کھائے مگر دوسروں کو کھلائے

(۳) بخیل جو خود کھائے مگر دوسروں کو نہ کھلائے

(۴) لئیم جو نہ خود کھائے نہ دوسروں کو کھلائے۔ (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۱۷)

وہ بھی کنجوس ہے جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور مجھ پر درود نہ پڑھے (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۳)

وہ بھی کنجوس ہے جو سلام کرنے میں کنجوسی کرے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۳)

سب سے بڑا بخیل

(۱) وہ ہے جو خدا کے مقرر کیے ہوئے فرائض ادا نہ کرے (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۳)

(۲) اور وہ جو اپنے مال کو خود اپنے اوپر بھی خرچ نہ کرے بلکہ وارثوں کے لیے چھوڑ جائے۔ (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

دل کا سخی وہ ہوتا ہے جو ان تمام چیزوں سے بے پرواہ ہو جائے جو لوگوں کے پاس ہے (صرف اس کو دیکھے جو خدا کے پاس ہے) یہ خصوصیت سخاوت کرنے سے بھی زیادہ افضل ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

بدعت

نئی ایجاد کی ہوئی چیزیں بدعت ہیں جو شر اور خرابی پیدا کرتی ہیں۔ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جاتی ہے۔ خدا کی اطاعت میں لگے رہو اور بدعتیں ایجاد نہ کرو کیونکہ خدا کی اطاعت کے لیے تمہارے پاس بہت کچھ ہے (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

دین کو جس قدر بدعتوں نے برباد کیا اتنا کسی چیز نے برباد نہیں کیا۔ ہر بدعتی مجرم ہے۔ (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۷)

بدعت ایجاد کرنے والے تمام مخلوقات سے بدتر ہیں۔ یہ خواہشوں کے غلام ہیں۔ ان کی توبہ قبول نہیں۔ میں ان سے دور ہوں اور یہ مجھ سے دور ہیں۔ یہ لوگ جہنم کے کتے ہیں۔ (جناب رسولؐ خدا از کنز ۲۹۸۶، ۱۱۲۵)

بدعت کے معنی

جو کام خدا کے حکم، قرآن اور رسول خدا کی مخالفت کرے اور اپنی خواہش سے ایجاد کیا گیا ہو۔ ایسے لوگ بدعتی ہیں چاہے تعداد میں کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں (حضرت علیؑ از کنز)

جو کسی بدعتی کو دیکھ کر منہ پھیر لے، خدا اس کے دل کو امن سکون اور ایمان سے بھر دے گا۔ اس کے دل کو یقین اور خدا کی رضامندی عطا فرمائے گا۔ بدعتی کی عزت کرنا اسلام کو برباد کرنا ہے۔ (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۲۷)

سنت رسولؐ کے مطابق کیا ہوا تھوڑا سا عمل بدعت کے بہت بڑے عمل سے کہیں بہتر ہے (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۲)

عمل کے بغیر کوئی قول قابل قبول نہیں۔ نیت کے بغیر کوئی قول و عمل قبول نہیں۔ سنت کے خلاف یا سنت کے بغیر کوئی عمل اور کوئی نیت قابل قبول نہیں۔ (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۲)

جب میری امت میں بدعتیں (یعنی دین میں نئی نئی وہ باتیں جو قرآن اور سنت کے خلاف ہوں) ظاہر ہوں تو عالم کا فرض ہے کہ اپنے علم کو ظاہر کرے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے گا تو خدا کی اس پر لعنت ہوگی (جناب رسولؐ خدا از کافی جلد ۱)

ان حالات میں اپنے علم کو چھپانے والا ایسا ہوگا جیسے مجھ پر خدا کی اتاری ہوئی باتیں چھپانے والا (جناب رسولؐ خدا از کنز)

ایسے عالم سے ایمان کا نور چھین لیا جائے گا۔ (امام صادقؑ)

بداء کے معنی

خدا کے پاس دو (۲) طرح کا علم ہے

(۱) جو علم چھپا ہوا ہے

(۲) جو علم خدا نے پیغمبروں اور فرشتوں کو عطا فرمایا ہے اور ہم اس دوسرے علم کو جانتے ہیں۔ (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۴)

(نوٹ: بداء کے معنی کسی چیز کا ظاہر کرنا ہوتا ہے۔ سب سے پہلے خدا کی قضا یعنی فیصلہ ہوتا ہے پھر بداء ہوتا ہے یعنی خدا کا وہ علم جو پہلے ظاہر نہ تھا بعد میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ خدا اپنا پہلا حکم منسوخ فرما دیتا ہے دعاؤں یا کسی نیک عمل کی وجہ سے۔ خدا کی قضا یعنی خدا کا فیصلہ ہمیں بدلا ہوا معلوم ہوتا ہے مثلاً کسی کی عمر رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وجہ سے بڑھا دی جاتی ہے مثلاً پہلے تیس (۳۰) سال لکھی تھی اب ساٹھ (۶۰) سال لکھ دی گئی۔ اس کو بدا کہتے ہیں۔ یعنی خدا کو یہ معلوم تھا کہ یہ آدمی نیک کام کرے گا اور اس کی عمر بڑھا دی جائے گی۔ جب اس نے نیک عمل کیا تو خدا نے اپنے اس علم کو ظاہر فرما دیا کہ اس کی عمر ۳۰ سال بڑھا دی گئی ہے اس کو بداء کہتے ہیں۔)

خدا کی عبادت جتنی بداء کے عقیدے کے ذریعہ ہوئی ہے اتنی کسی اور چیز کے ذریعہ نہیں ہوئی (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد۴)

قرآن میں خدا نے فرمایا ہے: خدا جس چیز کو چاہتا ہے لکھ دیتا ہے اور جس چیز کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے (القرآن)

(جو اس بات کو جانتا ہے وہ خدا کو قادر مطلق ہر چیز پر قادر مانتا ہے)

اسراف یعنی فضول خرچی

ہمیشہ اندازہ (پلاننگ) کے ساتھ خرچ کرو مگر کنجوسی سے کام نہ لو۔ فضول خرچی فاقہ کی سرخی ہوتی ہے۔ مفلس کی ساتھی ہوتی ہے۔ جو فضول خرچی پر فخر کرتا ہے وہ ذلیل ہوتا ہے (حضرت علیؑ از غرر)

فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے (سگے) بھائی ہوتے ہیں (القرآن سورہ بنی اسرائیل ۲۶؍۲۷)

جو شخص خدا کی مرضی سے ہٹ کر خرچ کرے گا وہ فضول خرچ ہوگا مگر جو اچھے نیک خیر کے کاموں میں خرچ کرے گا وہ میانہ روی کرنے والا ہوگا۔ فضول خرچی یہ ہے کہ انسان اپنا سارے کا سارا مال خرچہ کر ڈالے اور پھر جب مال ختم ہوجائے تو سر پکڑ کر بیٹھ جائے۔ پوچھا گیا کہ کیا حلال میں بھی فضول خرچی ہوتی ہے؟ امام نے فرمایا ہاں (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۵)

بر یعنی نیکی۔ اچھے کام

نیک کام کرنا اور لوگوں کو فائدے پہنچانا عمر کو زیادہ کرتے ہیں (جناب رسول خداؐ از بحار جلد ۷۵)

چھپا کر نیک کام کرنا اور خیرات دینا فقیری کو دور کرتا ہے، عمر کو بڑھاتا ہے، ستر قسم کی بری موتوں کو بھگاتا ہے۔ (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۷۴)

جو شخص اپنے بھائیوں گھر والوں رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اس کی عمر بڑھتی ہے (امام موسیٰ کاظمؑ)

اپنے دینی یا رشتہ دار بھائیوں کے ساتھ نیکی کرنا یعنی ان کو فائدے پہنچانا اور ان کی حاجتیں پوری کرنا ایسا نیک عمل ہے کہ اس سے شیطان کی ناک کٹ جاتی ہے، جہنم دور سے دور تر ہو جاتی ہے۔ جنت میں داخلہ ملتا ہے۔ یہ بات نیک لوگوں کو بتاؤ۔ (امام جعفر صادقؑ بحار جلد ۷۴)

تم اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کرے گی۔ (امام جعفر صادقؑ از تحف)

قیامت کے دن ایک بھاری سی چیز آئے گی جو مومن کو پیچھے سے دھکیل کر جنت میں لے جائے گی۔ یہ اس کی نیکی ہوگی (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۴)

تین (۳) چیزیں نیکی کا دروازہ ہیں

(۱) دل کا سخی ہونا

(۲) کلام کا پاک اور اچھا ہونا

(۳) مصیبتوں پر صبر کرنا (حضرت علیؑ از تحف)

چار (۴) کام نیکی کے خزانے ہیں

(۱) اپنی ضرورتوں حاجتوں کو لوگوں سے چھپانا

(۲) صدقہ خیرات کو چھپانا۔

(۳) اپنے دکھ درد کو

(۴) اور اپنی مصیبتوں کو لوگوں سے چھپانا (جنابِ رسولؐ خدا از بحار جلد ۸۱)

حقیقی نیک آدمی کی علامت اور پہچان

نیک آدمی کی دس (۱۰) علامتیں ہیں

(۱) صرف اللہ کی خوشی حاصل کرنے کے لیے کسی سے دوستی کرنا اور

(۲) دشمنی کرنا

(۳) اللہ کی خوشی کے لیے کسی کا ساتھ دینا

(۴) اللہ کی خوشی حاصل کرنے کے لیے معاف کرنا

(۵) اسی لیے کسی پر غصہ کرنا

(۶) خدا کو خوش کرنے کے لیے ہر بات پر راضی رہنا

(۷) صرف خدا سے اجر لینے یا اس کو راضی کرنے کے لیے اچھے کام کرنا

(۸) خدا کی طرف لوگوں کو بلانا

(۹) خدا سے ڈر کر اس کی اطاعت کرنا اور لوگوں کو بھی خدا کی سزاؤں سے ڈرانا

(۱۰) خدا سے شرم کرنا اور ہمیشہ خدا کو یاد رکھ کر خدا کو راضی کرنے کے لیے اچھے کام کرنا۔

(جنابِ رسولؐ خدا از تحف العقول)

سب سے افضل نیکی

ہر نیکی کے اوپر کوئی دوسری بلند نیکی ہوتی ہے مگر خدا کی راہ میں مارے جانے سے بڑھ کر کوئی اور نیکی نہیں (جنابِ رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۴)

آپس میں مل جل کر رہو، ایک دوسرے پر رحم کرو، خدا کو راضی کرنے کے لیے ایک

برے سے محبت کرو اور مل جل کر رہو۔ (امام جعفر صادقؑ از کافی جلد ۲)

کامل نیکی یہ ہے کہ جو نیک کام تم سب کے سامنے کرتے ہو اس کو چھپ کر بھی کرو۔
(جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

برزخ

برزخ مرنے کے بعد دنیا اور آخرت کے درمیان کا ثواب یا عذاب ہے۔ خدا کی قسم میں تمہارے بارے میں صرف اسی برزخ سے ڈرتا ہوں (امام جعفر صادقؑ از تفسیر علی ابن ابراہیم)

برزخ سے مراد قبر ہے۔ خدا کی قسم قبر یا تو جنت ہے یا جہنم ہے۔ برزخ مرنے کے دن سے قیامت تک کا عرصہ ہے (امام جعفر صادقؑ از تفسیر نور الثقلین)

مومنین کی روحیں ان کے دنیاوی جسموں جیسے ہی جسموں میں رہتی ہیں (جو ہوا کی طرح لطیف ہوتے ہیں) جب خدا کسی مومن کی روح قبض کرتا ہے تو اس کو دنیا جیسے جسم میں منتقل کر دیتا ہے۔ وہ کھاتا پیتا ہے اور اگر کوئی اس کے پاس آئے تو اس کو پہچان لے گا۔ (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۶)

مومنین کی روحیں آپس میں ملتی جلتی رہتی ہیں۔ ایک دوسرے کا حال پوچھتی ہیں۔ ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں۔ اگر تم ان کو دیکھو گے تو کہو گے یہ تو فلاں آدمی ہے۔ وہ جنت کے کھانے کھاتی ہیں وہاں کا پانی پیتی ہیں (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۶)

یہاں (نجف کی پچھلی طرف وادی اسلام میں) تمام مومنوں کی روحیں نورانی چمکتے جسموں میں نور کے ممبروں پر ہیں (حضرت علیؑ از بحار جلد ۶)

وہ روحیں حلقے بنائے ایک دوسرے سے مل رہی ہیں اور باتیں کر رہی ہیں۔ جب کہ ہر کافر کی روح وادی برہوت میں ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۶)

خدا ہر مومن کی روح کو وادی السلام (نجف) میں ضرور جمع فرمائے گا جو کوفہ کے پیچھے ہے میں خود کو ان کے پاس اکثر جاتا ہوں جو حلقے بنائے بیٹھے ہیں اور ایک دوسرے سے باتیں کر رہے ہیں (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۶)

اس خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ (بدر کے میدان میں قتل کیے ہوئے سردار) میری باتوں کو تم سے زیادہ سن رہے ہیں البتہ وہ جواب نہیں دے سکتے۔ (جناب رسولؐ خدا از کنز)

برکتوں کے حاصل کرنے کے ذرائع

مبارک سے مراد بہت فائدہ پہنچانے والا (امام جعفر صادقؑ از کافی جلد ۲)

خدا نے ایک نبی پر وحی فرمائی ''اگر میری اطاعت کی جائے گی تو میں راضی ہوں گا۔ پھر تم پر برکتیں نازل کروں گا۔ میری برکتوں کی کوئی حد و انتہا نہیں ہے (جناب رسولؐ خدا از امام علی رضاؑ کافی جلد ۲)

برکت کے دس اجزاء ہیں جن میں سے نو (۹) تجارت کرنے میں ہیں باقی دوسرے پیشوں میں ہیں (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۱۰۳)

جب لوگ ایک دوسرے سے عدل و انصاف کرتے ہیں (یعنی ہر ایک کا حق پورا ادا کرتے ہیں اور ظلم نہیں کرتے) تو برکتیں دوگنی (تگنی) ہو جاتی ہیں (حضرت علیؑ از غرر)

چار (۴) چیزیں ایسی ہیں اگر ان میں سے ایک بھی داخل ہو جائے تو اس چیز کو برباد کر دیتی ہیں اور برکت ختم کر دیتی ہیں

(۱) خیانت کرنا

(۲) چوری کرنا

(۳) شراب پینا

(۴) زنا کرنا (جناب رسولؐ خدا بحار جلد ۷۹)

حرام مال کبھی نہیں بڑھتا۔ اگر بڑھتا ہے تو اس میں برکت نہیں ہوتی۔ اگر اس کو خدا کی راہ میں خرچ کیا جاتا ہے تو اس کا اجر نہیں ملتا۔ جو حرام مال چھوڑ کر انسان مرتا ہے وہ اس کے لیے جہنم کا سامان بن جاتا ہے (حضرت علیؑ از وسائل الشیعہ)

سب سے زیادہ بصیرت (سمجھدار)

آنکھوں سے دیکھنا فائدہ نہیں دیتا جب تک بصیرت یعنی عقل اندھی رہے۔ صاحب بصیرت (عقلمند) وہ ہوتا ہے جو سنے سمجھے اور عقل سے کام لے۔ عبرتوں سے سبق سیکھے اور واضح سیدھے راستوں پر چلے تاکہ تباہیوں اور گمراہیوں سے بچ جائے۔ ظاہری آنکھوں سے دیکھنا صحیح معنی میں دیکھنا نہیں ہوتا کیونکہ ظاہری آنکھیں جھوٹ بھی بول سکتی ہیں مگر عقل سے مشورہ لیا جائے تو وہ سچ بات کہہ دیتی ہے (حضرت علیؑ از شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید)

دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں
اگر شایان نیم تیغ علیؑ را
نگاہم وہ چوں شمشیر علیؑ تیز
اقبالؔ

سب سے عقل مند وہ ہے جو اپنے عیبوں کو دیکھے اور اپنے گناہوں کو (نیکیوں سے) ختم کرے۔ سب سے اچھی آنکھ وہ آنکھ ہے جو اچھائی کو تاڑ لے۔ سب سے اچھا کان وہ ہے جو نصیحت کو سنے اور اس کو فوراً قبول کرلے (حضرت علیؑ از شرح نہج البلاغہ)

اللہ کے مبغوض لوگ

(یعنی وہ لوگ جن سے خدا نفرت کرتا ہے)

خداوند عالم بوڑھے زنا کار، ظالم مالدار، دھوکے باز فقیر، تکبر کرنے والے سائل سے نفرت کرتا ہے اور فائدہ پہنچا کر احسان جتانے والے کا اجر ضائع کر دیتا ہے اور تکبر کرنے والے جھوٹے سے ناراض ہو جاتا ہے۔ (جنابِ رسولِ خدا از بحار جلد ۲۷)

خدا گناہوں پر بلا خوف جری انسان اور بے حیا آدمی سے اور بخیل سے اور متکبر فقیر سے دشمنی رکھتا ہے۔ (حضرت علی از غرر)

خداوند عالم برے کام کرنے والے بدزبان سے دشمنی رکھتا ہے (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۷۸)

خداوند عالم ہر برے اخلاق والے متکبر بدزبان سے دشمنی رکھتا ہے جو رات میں (بلا نماز وتلاوت) مردار کی طرح پڑا سوتا رہتا ہے اور دن میں گدھے کی طرح دنیا کمانے کے لیے کام کرتا ہے مگر آخرت کے لیے کوئی فکر نہیں کرتا (جنابِ رسولِ خدا از کنز)

خدا اس شخص کو دشمن رکھتا ہے جو لوگوں سے بگڑ کر ناراض ہو کر بات کرے اور اگر لوگ اس کے گھر میں گھس جائیں تو ان سے نہ لڑے اور بے غیرتی کا مظاہرہ کرے (جنابِ رسولِ خدا عیون اخبار الرضا)

خدا سب سے زیادہ بوڑھے زنا کار بخیل، مالدار اور غیبت کرنے والے سے نفرت کرتا ہے اور اس سے جس کی زندگی کا مقصد صرف پیٹ بھرنا اور جنسی خواہشات کو پورا کرنا ہو اور جاہل ہو۔ (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

خدا سب سے زیادہ بدعتوں پر عمل کرنے والے اور گمراہی کی طرف بلانے والے سے نفرت کرتا ہے (حضرت علی از کنز)

خدا فرماتا ہے "مجھے سب سے زیادہ نفرت اس سے ہے جو میرا روپ دھارتا ہے اور خدا بننے کی کوشش کرتا ہے (سب پر حکومت چلانا چاہتا ہے) اس کے بعد مجھے اس شخص سے نفرت ہے جو میرے پیغمبر کا روپ دھارتا ہے۔ ان سے جھگڑتا ہے اور خود نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس کے بعد مجھے اس شخص سے نفرت ہے جو نبی کے نائب کا روپ دھارتا ہے (امامت کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے) ایسے شخص کی مدد کرنے والوں سے بھی میں بے حد نفرت کرتا ہوں اور ان سے بھی جو ایسے لوگوں کے کاموں سے خوش ہوتے ہیں۔"

(حدیث قدسی از جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۹۲)

خدا کو سب سے زیادہ ناپسند وہ ہے جو زمانۂ جاہلیت کے رسم و رواج اور طریقوں کو پسند کرتا ہے اور وہ بھی جو کسی کا ناحق خون بہاتا ہے (جناب رسولؐ خدا تفسیر در منثور)

خدا سب سے زیادہ اس شخص سے نفرت کرتا ہے جو کسی امام کے بغیر زندگی گزار رہا ہو۔ اگر دنیا کے فائدے کا کام ہوتا ہے تو بھاگ کر جاتا ہے اور آخرت کے کاموں کے لیے سستی کرتا ہے (ٹس سے مس نہیں ہوتا) (حضرت علی از شرح ابن ابی الحدید)

خدا کو تین آدمی سخت ناپسند ہیں

(۱) دن میں بہت سوتا ہے جب کہ رات کی نمازیں نہیں پڑھتی ہوتی

(۲) بہت زیادہ کھانا کھاتا ہے مگر نہ شروع میں بسم اللہ پڑھتا ہے اور نہ کھانے کے بعد الحمد للہ کہتا ہے۔

(۳) جو بغیر کسی تعجب کے ہنستا رہتا ہے (جناب رسولؐ خدا از کنز)

خدا کو سب سے زیادہ نفرت ان لوگوں سے ہوتی ہے جو دوسروں کی چغلیاں کھاتے اور غیبتیں کرتے ہیں (۲) تکبر کی وجہ سے میں مسلمانوں سے نفرت کرتے ہیں مگر بظاہر خوش

اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ خدا کے کام کے لیے بلایا جاتا ہے تو سستی کرتے ہیں مگر شیطانی کاموں کے لیے دوڑ کر جاتے ہیں (جناب رسولؐ خدا از کنز)

خدا کو اس سے سخت نفرت ہے جو امام (برحق) کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر اس کے نیک اعمال کی عملاً پیروی نہیں کرتے (حضرت امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۷۱)

خدا کو سب سے زیادہ ناپسندہ وہ عالم ہے جو تکبر کرے اور وہ عالم جو ظالم حکمرانوں کا ساتھ دے (جناب رسولؐ خدا از کنز)

خدا کو سب سے زیادہ دشمنی اس سے ہے جس کی بدزبانی سے لوگ ڈریں اور جو عالم ہو کر بدکار ہو (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

خدا کو سب سے زیادہ ان لوگوں سے نفرت ہے جو بہت زیادہ باتیں کرتے ہیں اور اپنی زبان سے دوسروں کے دل دکھاتے ہیں اور تکبر سے کام کر لیتے ہیں (جناب رسولؐ خدا از کنز)

خدا کو سب سے زیادہ دشمنی ان سے ہے جو حکومت حاصل کرنے کے شوقین ہوں دوسروں کے عیب تلاش کریں۔ اپنے بھائیوں سے حسد کر کے ان کے عیب تلاش کریں۔ وہ نہ مجھ سے ہیں اور نہ میں ان سے ہوں۔ (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

بخیل اور بداخلاق سے زیادہ، خدا کو کسی سے نفرت نہیں۔ یہ دونوں عادتیں نیک اعمال کو اس طرح خراب کر دیتی ہیں جیسے مٹی شہد کو خراب کر دیتی ہے (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۶)

اللہ ضرورت سے زیادہ سونے اور بے کار رہنے کو سخت ناپسند کرتا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۶۹)

خدا تین (۳) کاموں سے سخت ناراض ہوتا ہے

(۱) بے کار بحث اور باتیں کرنا

(۲) مال کو فضول برباد کرنا

(۳) کثرت سے لوگوں سے مانگنا (امام علی رضاؑ از بحار جلد ۷۸)

خدا کو بہت زیادہ بھرے پیٹ سے زیادہ کوئی چیز بری نہیں لگتی۔ (جناب رسولؐ خدا از عیون اخبار الرضا)

(نوٹ: ان تمام صفتوں کی ضد خدا کو بے حد پسند ہے)

خدا کو سب سے زیادہ نفرت شرک کرنے سے ہے۔ اس کے بعد قطع رحمی سے یعنی رشتہ داروں کا حق نہ ادا کرنا۔ اس کے بعد برے کاموں کی لوگوں کو ترغیب دینے اور نیکیوں سے روکنے سے ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۲)

تین (۳) کام خدا اور لوگوں کی دشمنی کا سبب بنتے ہیں

(۱) منافقت

(۲) ظلم کرنا

(۳) اور تکبر کرنا یعنی خود کو پسند کرنا۔ (جناب رسولؐ خدا معانی الاخبار)

سرکشی، تکبر، بغاوت

سرکشی یعنی خدا رسول کی اطاعت سے انکار نعمتوں کو چھین لیتی ہے۔ خدا کے عذاب کو بلاتی ہے۔ تباہی کا سبب بنتی ہے۔ بہادروں کو پچھاڑ کر رکھ دیتی ہے۔ سرکشی انسان کو دوسروں کے لیے سبق بنا دیتی ہے اور جہنم کی طرف لے جاتی ہے (جناب رسولؐ خدا اور حضرت علیؑ از غرر الحکم)

اصل باغی وہ ہے جو حقیقی سچے امام سے لڑے۔ (امام جعفر صادقؑ)

خدا کے خوف سے رونا

خدا کے خوف سے رونے سے ہر آنسو کا قطرہ جنت کا ایک محل بن جاتا ہے۔ (جناب

رسولؐ خدا از بحار جلد ۶۹)

اس چہرے کے لیے خوشخبری ہے جو خدا کے خوف سے روتا ہے اور جو ان گناہوں پر روتا ہے جسے خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۹۳)

جس آنکھ سے مکھی کے پر کی برابر بھی خدا کے خوف کی وجہ سے آنسو نکل آئے، خدا قیامت کے دن اس کو امن وسکون عطا فرمائے گا۔ (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۹۳)

آنکھ کے آنسو اور دل میں خدا کا خوف اللہ کی عظیم نعمت اور رحمت ہے۔ جب تمہیں یہ دونوں چیزیں مل جائیں تو اس کو بڑی نعمت سمجھو۔ (حضرت علیؑ از بحار جلد ۹۳)

پچھلے گناہوں کو یاد کر کے رونا دل کو روشن کرتا ہے۔ گناہوں کو دوبارہ کرنے سے بچاتا ہے۔ بزرگی کی علامت ہے۔ (حضرت علیؑ از غرر)

خدا کو دو (۲) قطروں سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں

(۱) وہ خون کا قطرہ جو خدا کی راہ میں گرے

(۲) رات کے اندھیرے میں وہ آنسو کا قطرہ جو صرف خدا کو خوش کرنے کے لیے بہایا جائے (یعنی رات کو خدا کے خوف سے روئے، یا خدا کو خوش کرنے کے لیے امام حسینؑ پر روئے، جس رونے کا مقصد صرف خدا کو خوش کرنا ہو) (امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۶۹)

قیامت میں ہر آنکھ رو رہی ہوگی سوا

(۱) اس آنکھ کے جو خدا کے لیے جاگتی رہتی تھی (نماز، تلاوت یا کسی نیک کام کے لیے، جس کا واحد مقصد خدا کو خوش کرنا تھا)

(۲) دوسرے وہ آنکھ جو خدا کے خوف سے روتی تھی

(۳) وہ آنکھ جو خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو دیکھ کر بند ہو جاتی تھی۔ (امام محمد باقرؑ از بحار

جلد ۷)

اگر تمہیں خدا کے خوف سے رونا نہ آئے تو کم سے کم رونے کی صورت ہی بنا لیا کرو۔ اگر ذرا سا قطرہ بھی بہے گا تو یہ بڑی بات ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۹۳)

شہر

بڑے شہروں میں رہا کرو کیونکہ وہاں مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ البتہ غفلت ظلم اور گناہ کی جگہوں سے بچ کر رہو۔ (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۶)

تمہارے لیے بہترین شہر وہ ہے جو تمہارا بوجھ اٹھا سکے (یعنی تم وہاں اتنا کما سکو کہ اچھی طرح اپنی ضروریات پوری کر سکو) (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

ہر شہر کو تین (۳) قسم کے آدمیوں کی ضرورت ہے

یعنی ہر شہر ان تین قسم کے آدمیوں کا محتاج ہے

(۱) علم رکھنے والا با کردار پاک عالم دین جو دین کی گہری سمجھ رکھتا ہو

(۲) نیک دل امیر لوگ، جن کی لوگ بات مانیں

(۳) سمجھدار قابل اعتبار طبیب (ڈاکٹر) (امام صادقؑ از بحار جلد ۸)

زندگی کا مقصد امتحان ہے

خدا ایسا نہیں ہے کہ اچھے برے کو الگ کیے بغیر تمہیں چھوڑ دے (قرآن آل عمران ۱۷۹)

خدا کے ہر حکم میں تمہارا امتحان ہے اور اس کا فیصلہ ہوتا ہے (امام جعفر صادقؑ التوحید)

خدا نے آسمانوں و زمین کو اس لیے پیدا کیا ہے تاکہ تم لوگوں کا امتحان لے کہ تم میں سب سے اچھے عمل کرنے والا کون ہے؟ (القرآن سورہ ھود: ۷)

اسی خدا کے امتحان کی بنا پر خدا کا ثواب اور عذاب ملتا ہے (حضرت علیؑ از شرح نہج البلاغہ)

خدا اپنے بندوں کا مال اولاد کے ذریعے امتحان لیتا ہے

تا کہ ظاہر ہو جائے کہ کون خدا کی عطا پر راضی ہے اور کون خدا کی تقسیم پر ناراض ہے (حضرت علی از شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید)

حالات کے بدلنے سے مردوں کے جوہر کھلتے ہیں اور چھپے راز کھلتے ہیں (حضرت علیؑ)

خدا نے ہمیں اس لیے پیدا کیا ہے تا کہ شرعی فریضے ہم پر مقرر کر کے ہمارا امتحان لے (کہ کون خدا کی اطاعت کرتا ہے) جب کہ وہ ہمیشہ سے جانتا ہے (صرف ہم کو قائل کرنا مقصود ہے) (امام علی رضاؑ از بحار جلد ۷)

جب امتحان میں پڑتے ہیں تو بہت کم لوگوں کا دین ثابت ہوتا ہے۔ وہ صرف اس وقت تک دین کو ماننے والے بنے رہتے ہیں جب تک دین سے ان کو مالی فائدہ ہوتا ہے (امام حسینؑ از بحار جلد ۷۸)

خدا اپنے بندوں کو طرح طرح کی سختیوں سے آزماتا ہے۔ ایسی عبادتوں کو پسند فرماتا ہے جس کے لیے سخت محنت کی جائے۔ ایسی ناگوار باتوں سے امتحان لیتا ہے جن سے دلوں کا تکبر ختم ہو جائے اور دل میں عاجزی اور پستی پیدا ہو جائے تا کہ اس طرح خدا امتحان لے کر لوگوں کو اپنے فضل و کرم کے دروازوں تک پہنچا دے۔ (حضرت علیؑ از شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید، مقربی)

خوشحالی اور امیر ہو جانے پر اتراؤ نہیں۔ فقیری سے گھبراؤ نہیں کیونکہ سونے کو آگ پر پرکھا جاتا ہے اور مومن کو امتحان سے جانچا جاتا ہے (حضرت علیؑ از غرر)

سب سے سخت امتحان انبیاء کرامؑ کا ہوتا ہے۔ پھر ان کا جو ان سے مرتبہ میں قریب ہوتے

ہیں۔ پھر درجہ بدرجہ ان جیسے لوگوں کا امتحان ہوتا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۹۷)

نیک متقی گناہوں سے بچنے والے مومن کا امتحان بارش کے قطروں کی طرح (بار بار) ہوتا ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۶۷)

جس مومن کو باطل ظالم حکومت میں آسانیاں مل جاتی ہیں، موت سے پہلے اس کو جان یا مال کے امتحان میں ڈالا جاتا ہے تاکہ حق کی حکومت میں اس کو زیادہ حصہ (انعام) مل سکے۔

(امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۶)

مومن پر پانچ سختیاں ہوتی ہیں

(۱) منافق اس کا دشمن ہوتا ہے

(۲) کافر اس سے لڑتا رہتا ہے

(۳) نفس کی بری خواہشات اس سے جھگڑتی رہتی ہیں۔

(۴) شیطان ہر وقت اس کو گمراہ کرنے کی کوششیں کرتا رہتا ہے

(۵) اس سے حسد کیا جاتا ہے (جناب رسولؐ خدا از کنز جلد ۱)

تم سے پہلے ایسے لوگ بھی تھے جن کو قتل کیا جاتا، آروں سے چیرا جاتا، ان پر زمین تنگ کر دی جاتی مگر وہ سچے دین سے نہیں ہٹتے تھے۔ بلکہ ان کا ایمان اور بڑھ جاتا تھا۔ تم صرف زمانے کی مصیبتوں پر صبر کرو گے تو تم بھی انہیں لوگوں جیسا ثواب پاؤ گے (تفسیر نور الثقلین، جلد ۵)

امام سے پوچھا گیا کہ کیا خدا مومن کی مصیبتوں اور بیماریوں میں مبتلا کرتا ہے؟ امام نے فرمایا مومن کے سوا کون ان بلاؤں میں مبتلا کیا جائے گا؟ البتہ مومن خودکشی نہیں کرتا۔ (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۶۷ اور ۸۱)

خدا کو ایسے شخص کی ضرورت نہیں جس کی جان مال میں خدا کا حصہ نہ ہو

(یعنی جان مال سے خدا جس کا امتحان نہ لے، یا وہ شخص اپنی جان (محنت) اور مال اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرے) (جناب رسول خدا از بحار جلد ۶۷)

خدا نے دولتمند امیر بھی بنائے ہیں اور غریب بھی۔ اس طرح کافروں میں امیر بھی بنائے ہیں فقیر بھی۔ تا کہ ان کا امتحان لے۔ اگر خدا سارے مومنوں کو فقیر اور سارے کافروں کو امیر بنا دیتا تو کوئی شخص ایمان نہ لاتا۔ (اب امیر فقیر بنا کر امیر کا امتحان شکر سے اور فقیر کا امتحان صبر سے لیا) (امام جعفر صادقؑ از تفسیر نور الثقلین)

تم سچے مومن اس وقت تک نہیں بن سکتے جب تک آسانیوں اور نعمتوں کو مصیبت نہ سمجھو گے کیونکہ امتحان کے وقت صبر کرنے سے زیادہ، امیر مومن آسانیوں راحتوں میں خدا کو یاد رکھتا ہے اور خدا سے غافل نہیں ہوتا ہے۔ دنیا کی تکلیف آخرت میں رحمت اور نعمت بن جاتی ہے۔ اور دنیا کی آسانیاں آخرت میں مصیبت بن جاتی ہیں (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۶۷)

کوئی امتحان اور مصیبت ایسی نہیں جس میں خدا کی طرف سے کوئی نعمت نہ ہو۔ وہ نعمت اس مصیبت کو گھیرے ہوتی ہے۔ (امام حسن عسکریؑ از بحار جد ۶۷)

جب دیکھو کہ خدا مسلسل بار بار تمہارے امتحان کے لیے مصیبتیں بھیج رہا ہے تو خدا کا شکر ادا کرو (کہ وہ تم کو مومن مان رہا ہے اسی لیے تمہارے امتحان لے رہا ہے) لیکن جب مسلسل نعمتیں ملیں تو ہوشیار ہو جاؤ (کہ کہیں خدا تم کو امتحان لینے کی قابل ہی نہ سمجھ رہا ہو) (حضرت علیؑ از غرر)

مصیبتیں اصل میں خدا کا عطیہ اور فقر و فاقہ خدا کا خزانہ ہے (امام جعفر صادقؑ از کافی جلد ۲)

خدا اس طرح سے مومن کو مصیبتوں میں آزماتا ہے جس طرح گھر والے اپنے بزرگ کو طرح طرح کے کھانے کھلاتے ہیں (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۶۷)

خدا کی طرف سے بھیجی ہوئی مصیبتیں مومن کا امتحان ہیں جو اصل میں مومن کے لیے خدا کی مہربانی ہے کیونکہ ان کو برداشت کرنا اور ان پر صبر کرنا ایمان کے درست ہونے کی علامت ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۶۷)

خدا نے آدم سے آخری نبی تک کسی بندے کی اس وقت تک تعریف نہیں کی جب تک اس کو آزما نہیں لیا اور اس نے خدا کی غلامی کا حق نہ ادا کر دیا۔ اصل میں خدا کی مہربانیوں کی ابتداء انہیں امتحانوں (بلاؤں) سے ہوتی ہے (حضرت امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۶۷)

(تندئ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے)
اقبال

خدا کے نزدیک کسی انسان کی عزت جتنی زیادہ ہوتی جاتی ہے اسی کا امتحان بھی اس قدر سخت ہوتا چلا جاتا ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۹۶)

(جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے
گزر منزلِ تسلیم و رضا مشکل ہے)
انیسؔ

زمین پر خدا کے خاص بندے رہتے ہیں۔ اس لیے جب کوئی مشکل مصیبت آزمائش اترتی ہے تو انہیں کی طرف بھیج دی جاتی ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۶۷)

مومن پر چالیس راتیں نہیں گزرتیں کہ اس کو کوئی مشکل کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے جو اس کو غمگین کر دیتی ہے تاکہ وہ سبق سیکھے (اور اجر پائے) (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۶۷)

جب خدا کسی کا فائدہ چاہتا ہے تو اس کے گناہ کرتے ہی اس کو سزا بھی مل جاتی ہے اور اس کو استغفار کرنے (یعنی) خدا سے معافیاں مانگنے کی توفیق بھی مل جاتی ہے۔ لیکن جب خدا کسی

کی بھلائی نہیں چاہتا تو گناہ کرنے کے بعد اس کو نعمت مل جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ خدا سے معافیاں مانگنا بھول جاتا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ ہم انہیں ڈھیل پر ڈھیل دیتے چلے جاتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہی نہیں (کہ ان کو خدا سے معافیاں مانگنی چاہئیں اور اپنی اصلاح کرنی چاہیے) کیونکہ ان کو گناہوں کے باوجود نعمتیں ملتی رہتی ہیں (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۶۷)

اگر انسان کے لیے تین چیزیں نہ ہوتیں تو اس کا سر کبھی نہ جھکتا

(۱) بیماریاں

(۲) موت

(۳) فقیری پھر ان کو اس کا جلد ثواب بھی ملتا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۶۷)

خدا اپنے بندوں کو ان کے کاموں کے ذریعہ امتحان لیتا ہے، کبھی ان کے پھل (آمدنی) کم کر کے کبھی اپنی برکتوں کو روک کر، تا کہ وہ گناہوں کو چھوڑ کر خدا کی اطاعت کی طرف پلٹیں اور گناہ کرنا چھوڑ دیں اور نصیحت حاصل کرنے والے نصیحت حاصل کر سکیں۔ (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ)

خدا ہمارے دوستوں کے گناہ ان سختیوں کے بدلے مٹا دیتا ہے جسے وہ برداشت کرتے رہتے ہیں تا کہ ان کی عبادت قبول ہو جائے اور وہ عظیم اجر کے مستحق بن جائیں (حضرت علیؑ از بحار جلد ۶۷)

خدا اس بات سے بے حد بلند ہے کہ جس کو دنیا میں اس کے گناہوں کی سزا دے چکا ہو اس کو پھر آخرت میں دوبارہ سزا دے۔ یہ بات خدا کی شان کریمی کے خلاف ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۸۱)

جب خدا کسی بندے کو شرف یا عزت عطا کرنا چاہتا ہے

جب کہ وہ گناہگار بھی ہوتا ہے تو خدا اس کو بیماریوں میں مبتلا کرتا ہے۔ اگر بیماری اس کے

تمام گناہوں کا کفارہ نہیں بن پاتی تو اس کو دوسروں کا محتاج بنا دیتا ہے۔ اگر پھر بھی اس کے گناہ باقی رہ جاتے ہیں تو موت اس کے لیے سخت کر دیتا ہے۔ اس طرح اس کے سارے گناہوں کا کفارہ ادا ہو جاتا ہے اور وہ خدا سے عزت ملنے کا مستحق بن جاتا ہے (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۸۱)

جسم کی چوٹ، منہ پر طمانچہ، پاؤں کا پھسلنا، درد، جوتے کا تسمہ ٹوٹ جانا بھی مصیبتوں میں شمار ہوتا ہے۔

مومن کی خدا کے نزدیک اتنی عزت ہے کہ خدا چالیس دن گزرنے پر اس کو ضرور گناہوں سے پاک کر دیتا ہے، اسی قسم کسی تکلیف کے ذریعے۔ کبھی یہ گناہ کسی نامعلوم غم آنے کی وجہ سے پاک ہو جاتے ہیں (امام جعفر صادق از بحار جلد ۸۱)

جب خدا کسی بندے کو دوست رکھتا ہے

تو اس کو امتحانوں اور مصیبتوں میں غرق کر دیتا ہے۔ پھر جب ان بلاؤں میں بندہ خدا کو پکارتا ہے تو خدا اس کو جواب دیتا ہے کہ لبیک عبدی میرے بندے تو نے مجھ سے دعا مانگی ہے میں اس کو دنیا میں پورا کر سکتا ہوں مگر میں نے تیرے لیے آخرت کا ثواب جمع کر رکھا ہے کیونکہ یہ ثواب آخرت کا ذخیرہ دنیا کے فائدوں سے کہیں بہتر ہے (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۸۱)

جب خدا کسی قوم یا فرد کو دوست رکھتا ہے تو ان پر امتحانوں کی بوچھاڑ کر دیتا ہے۔ وہ ایک غم سے نہیں نکل پاتا کہ دوسرے غم میں مبتلا ہو جاتا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۸۲)

خدا اگر کسی بندے کو بہت زیادہ دوست رکھتا ہے تو اس کو امتحان میں ڈال دیتا ہے۔ اگر اس سے بھی زیادہ دوست رکھتا ہے تو فتنہ میں ڈال دیتا ہے۔ یعنی نہ اس کے اولاد باقی رہتی ہے نہ مال۔ (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۸۱)

(جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے)

ایمان جتنا بڑھتا ہے، امتحان اور بلائیں اتنی ہی بڑھتی ہیں

مومن کا امتحان اس کے نیک اعمال کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ جس کا دین اچھا اور اعمال نیک ہوں گے اس کا امتحان بھی اتنا ہی سخت ہوگا۔ اسی لیے خدا نے مومن کے لیے دنیا کو عذاب اور کافر کے لیے ثواب قرار دیا ہے۔ جس کا دین کمزور اور اعمال کم اچھے ہوں گے اس کا امتحان بھی کم ہوگا۔ (حضرت علیؑ از بحار جلد ۶۷)

جس کا ایمان زیادہ ہوگا

اس کے رزق میں تنگی (کمی) اسی لحاظ سے زیادہ ہوگی۔ کسی نے امام سے عرض کی کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ امام نے فرمایا پھر تم خدا کے امتحانات اور مصائب کے برداشت کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ کیونکہ بلائیں ہم پر اور ہمارے دوستوں پر سیلاب کے پانی سے بھی تیز رفتار سے آتی ہیں (امام محمد باقرؑ بحار جلد ۶۷)

مومن کی مثال ترازو کی سی ہے

جس قدر اس کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اس کے امتحانات میں بھی اضافہ ہوتا ہے تا کہ وہ خدا کے سامنے اس حالت میں پہنچے کہ اس پر کوئی گناہ باقی نہ رہے (امام موسیٰ کاظمؑ از بحار جلد ۶۷)

خدا سے جو جتنی محبت کرتا ہے

اس تناسب سے خدا اس کا امتحان لیتا ہے بلاؤں کے ذریعے۔ بنی اسرائیل کے مومنوں کو آروں سے چیرا گیا اور پھانسی کے تختوں پر لٹکایا گیا (حضرت علیؑ)

یزید نے امام زین العابدینؑ کو دیکھ کر یہ آیت پڑھی

"جو مصیبت تم پر آتی ہے وہ سب تمہارے ہاتھوں کا کیا دھرا ہے" امامؑ نے فرمایا: یہ آیت ہمارے بارے میں نہیں اتری۔ ہمارے بارے میں یہ آیت اتری ہے "تم پر جو مصیبتیں اترتی ہیں وہ سب ہم نے ایک کتاب میں لکھ رکھی ہیں ان کے پیدا ہونے سے پہلے۔" (تفسیر نور الثقلین جلد ۵)

اے خدا ہم تیری تعریف کرتے ہیں ان بلاؤں پر جو تو نے اپنے ان خاص بندوں پر اتاریں جو تیرے اولیاء (خاص دوست تھے) جن کو تو نے خود اپنی ذات اور اپنے دین کی تبلیغ کے لیے چنا تھا۔ تاکہ ان کو اپنی خاص الخاص ابدی سرمدی لازوال نعمتوں سے نوازے جو تو نے ان لوگوں کے لیے خاص کردی ہیں (دعائے ندبہ از بحار جلد ۱۰۲)

سوال کیا گیا کہ کیا آپ اہلبیت رسولؐ پر مصیبتیں ان کے گناہوں کی وجہ سے اترتی ہیں؟ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جناب رسولؐ خدا تو تمام گناہوں سے مکمل پاک تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا اپنے خاص اولیاء (دوستوں) کو بغیر گناہوں کے مصائب کے ذریعہ آزماتا ہے تاکہ ان کے اجر عظیم میں اور اضافہ کرے۔ (از بحار جلد ۸۱)

(نوٹ: گناہگار لوگوں پر بلائیں اس لیے آتی ہیں کہ گناہ دھل جائیں اور معصوم لوگوں پر بلائیں اس لیے آتی ہیں کہ

(۱) دوسروں کے لیے نمونہ بن جائیں کہ کس طرح صبر کیا جاتا ہے؟

(۲) اور اس لیے کہ ان کا مرتبہ اور بڑھ جائے اور وہ اجر عظیم کے مستحق بن جائیں۔)

میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور کہا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں نے دنیا کی طرف وحی کی ہے کہ میرے خالص دوستوں کے ساتھ اتنی تلخی سے پیش آ کہ ان کی زندگی اجیرن بنادے۔ تاکہ وہ

زندہ رہنے سے زیادہ مجھ سے ملنے کو پسند کریں۔ اور میرے دشمنوں کو اتنی آسانی نرمی اور راحت دے کہ وہ (دنیا میں رہنے کو پسند کریں) اور مر کر مجھ سے ملنے کو ناپسند کریں۔ اسی لیے میں نے دنیا کو اپنے دوستوں کے لیے قید خانہ بنایا ہے اور اپنے دشمنوں کے لیے دنیا کو جنت بنایا ہے (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۸۱)

خدا فرماتا ہے کہ اے دنیا مومنوں کی زندگی مشکلوں سے تنگ کر دے۔ ان کی روزی کم کر دے۔ ان کے لیے میٹھی نہ بن تا کہ وہ تجھ سے محبت نہ کریں اور تیری طرف مائل نہ ہو جائیں

(حدیث قدسی مروی از جناب رسولؐ خدا بحار جلد ۷۲)

خدا کے نزدیک مومن کو ایک درجہ صرف اس وقت ملتا ہے جب اس کا مال ختم ہو جائے یا جسم پر کوئی بلا آئے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۶۷)

جنت میں مومن کے لیے ایک درجہ ہے جو اسے نہیں مل سکتا جب تک اس کے جسم پر کوئی بیماری نہ آئے یا جب تک اس کو موت کے وقت تکلیف نہ دی جائے۔ (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۸۲)

خدا کی اطاعت میں مرنا مجھے اس زندگی سے زیادہ پسند ہے

جو گناہوں میں گزرے اور خدا کی اطاعت میں مصیبتیں برداشت کرنا مجھے اس سلامتی سے زیادہ پسند ہے جو گناہوں کے عالم میں حاصل ہو (قول حضرت علیؑ از ابوذرؓ مروی از امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۸۱)

مومن کی جان ہر وقت امتحان و مصیبت میں رہتی ہے (حضرت علیؑ)

خدا نے سب سے زیادہ سخت امتحان دولت کے ضائع ہونے سے لیا ہے یا پھر ڈھیل پر ڈھیل دے کر لیا ہے۔ (حضرت علی نہج البلاغہ)

مومن کا سب سے سخت امتحان تین (۳) چیزوں سے لیا گیا ہے

(۱) جو کچھ اس کے پاس ہے اس کو دوستوں پر خرچ کرے

(۲) اپنی ذات کے ساتھ انصاف کرنے سے (یعنی جو اپنے لیے پسند کرے وہی دوسروں کے لیے پسند کرے)

(۳) اور خدا کا بہت ذکر کرنا یہ ہے کہ جب حرام چیز سامنے آئے تو خدا کو یاد کر کے اس کو چھوڑ دے۔ اور حلال ہو تو اختیار کرے۔ (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

مومن کا سخت ترین امتحان یہ ہے کہ

(۱) مومنوں جیسی باتیں کرنے والے اس سے حسد کرتے ہیں

(۲) منافق جو اس کے ہمیشہ پیچھے لگا رہتا ہے

(۳) شیطان ہر وقت اس کو گمراہ کرنے کی کوششیں کرتا رہتا ہے

(۴) کافر جو اس کو جہاد کرنے پر مجبور کر دیتا ہے (جناب رسول خداؐ از بحار جلد ۶۸)

فقیری کے بعد جسم کی بیماری امتحان ہے

اور سب سے بڑا امتحان دل کی بیماریاں ہیں (مراد دل کی بیماری بھی ہے اور حسد طمع تکبر وغیرہ بھی دل کی بیماریاں ہیں) (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۷)

جب تنگی اور مصیبت اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو عافیت نزدیک ہو جاتی ہے۔ بلاؤں میں اضافہ بلاؤں سے چھٹکارے کا باعث بن جاتا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

(مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آسان ہو گئیں)

ہر سختی کے وقت لاحول ولا قوۃ الا باللہ سمجھ کر بار بار کہو

یہ سختیوں دور کرنے کے لیے کافی ہو جائے گا (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۷)

جب سختیوں سے گھبرا جاؤ تو

یا رؤوف (اے محبت کرنے والے خدا) یا رحیم کثرت سے کہا کرو (امام رضاؑ کو ان کے والد امام موسیٰ کاظمؑ نے خواب میں فرمایا)

جب کسی کو امتحان اور مصیبت میں گھرا دیکھو تو دل میں کہو خدا کی حمد و تعریف ہے کہ اس نے مجھے ایسی بلاؤں سے بچایا۔ جو ایسا کرے گا وہ اس قسم کی مصیبتوں سے بچا رہے گا (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۱۷)

بہتان

جو شخص کسی مومن یا مومنہ پر ایسا الزام لگائے جو اس میں نہیں ہے تو خدا اس کو زنا کار عورت کی شرمگاہ سے نکلنے والی پیپ کے اندر بند کر دے گا (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

جو مومنوں کے وہ عیب بیان کرے گا جو اس میں نہیں ہیں تو لوگ بھی اس کے وہ عیب بیان کریں گے جو اس میں نہ ہوں گے (امام زین العابدینؑ از بحار ۷۸)

بے قصور پر الزام لگانا مضبوط پہاڑوں سے بھی زیادہ بھاری گناہ ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار ۷۵)

تجارت

تجارت کے لیے نکلو اس سے عقل میں اضافہ ہوتا ہے۔ تم لوگوں کے محتاج نہیں رہتے۔ خدا ایسے شخص کو جو کوئی فن جانتا ہے اور امانتدار بھی ہے دوست رکھتا ہے (حضرت علیؑ از تاریخ کامل)

اپنی عزت اور آبرو بچانے کے لیے صبح سویرے بازار جایا کرو۔ (تجارت کرنے کے لیے) (حضرت علیؑ از تاریخ کامل)

اگر تم نے تجارت کرنا چھوڑ دیا تو تمہاری عقل کم ہو جائے گی۔ کوئی شخص تمہاری بات نہ

سنے گا، اور کوئی تمہاری مدد بھی نہ کرے گا (حضرت علیؑ)

جو تجارت (کام) کرنا ترک کر دے اس نے شیطان کا) کیا اس کی دو تہائی عقل جاتی رہتی ہے۔ جناب رسولؐ خدا نے شام سے آنے والے قافلے سے خود مال خرید کر بیچا اور کافی نفع کمایا جس سے تمام قرضے ادا فرما دے (تاریخ کامل)

(معلوم ہوا کہ تجارت کرنا رسولؐ کی سنت ہے اور جو رسولؐ کی سنت پر چلتا ہے خدا خود اس سے محبت کرتا ہے (القرآن) کچھ لوگ وہ ہیں کہ جن کا رزق تجارت میں ہے۔ کچھ کا تلواروں (فوج کی نوکری) میں ہے۔ اور کچھ کا رزق ان کی زبان (یا قلم) میں ہوتا ہے (یعنی وہ لوگ جو علم و فن حاصل کر کے کماتے ہیں) (امام جعفر صادقؑ)

تجارت کی شرائط

جو شخص تجارت کرنا چاہتا ہے پہلے اپنے دین کو سمجھے کہ کیا کام حلال اور کیا حرام ہے؟ جو یہ جانے بغیر تجارت کرے گا وہ شبہات (اور حرام) میں گھر جائے گا!

(۲) تجارت کرنے سے پہلے خدا سے خیر طلب کرو اور

(۳) نرمی سے کام لو کیونکہ ان دونوں میں برکت ہے

(۴) بردباری اور برداشت سے کام لو

(۵) قسم کھانے سے بچو

(۶) جھوٹ سے بالکل دور رہو۔

(۷) ظلم کرنے سے ڈرو (یعنی کسی کا حق نہ مارو) اور مظلوموں سے انصاف کرو

(۸) سود کے قریب بھی نہ جاؤ

(۹) ناپ تول پوری کرو اور لوگوں کی چیزیں کم نہ کرو

(۱۰) زمین پر فساد (خرابیاں) نہ پھیلاؤ۔ (یعنی رشوت دھوکہ بازی، دھونس، ظلم گالی گلوچ، قتل وغارت اور جھگڑوں سے بچو) (حضرت علیؑ)

چار باتوں سے کاروبار پاک صاف رہتا ہے

(۱) جب خریدو تو مال میں عیب نہ نکالو (تاکہ قیمت کم کرالو)

(۲) جب اپنی چیز بیچو تو اس کی تعریف نہ کرو

(۳) ملاوٹ نہ کرو

(۴) لین دین میں قسم نہ کھاؤ (جناب رسولؐ خدا از تاریخ کامل)

(۱) سود (۲) قسم (۳) اپنے مال کا عیب چھپانا (۴) اپنے مال کی بیچتے وقت تعریف کرنا

(۵) خریدتے وقت مال کی برائی کرنا۔ ان پانچ باتوں سے بچو۔

(جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۱۰۳)

مجبوروں کمزوروں سے زیادہ قیمت وصول کرنے کا معاملہ کرنے سے رسولؐ نے منع فرمایا ہے (حضرت علیؑ از سنن ابوداؤد)

جو کسی کی مجبوری یا غلطی کی وجہ سے شرمانے پر سودا منسوخ کردے گا خدا اس کے گناہ معاف کردے گا۔ (امام جعفر صادقؑ)

خدا چار (۴) قسم کے لوگوں پر رحم کرے گا

(۱) جو شرمندہ ہونے والے کا سودا ختم کردے

(۲) جو مظلوم کی مدد کرے

(۳) غلام کو آزاد کرے

(۴) کسی کنوارے کنوری کی شادی کرادے (امام جعفر صادقؑ)

خدا اس بندے پر رحم کرتا ہے

جو بیچنے خریدنے اور لین دین کے وقت سخاوت سے کام لیتا ہے۔ جھکے ہوئے پلے کے ساتھ مال دیتا ہے (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

امام بوحنیفہ نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ کل جب آپ جانور خرید رہے تھے تو خوب بھاؤ تاؤ کر رہے تھے اور لوگ اس پر تعجب کر رہے تھے۔ امام صادقؑ نے فرمایا: اگر میں اپنے مال میں نقصان اٹھاؤں تو خدا اس سے راضی نہیں ہوتا (تاریخ کامل جلد ۱۲)

سچ بولنے والا اور امانتدار تاجر

قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا عرش خدا کے سائے میں (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

سچے تاجر کو جنت کے کسی دروازے سے داخل ہونے سے نہیں روکا جائے گا (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

تین قسم کے لوگ بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے

(۱) امام عادل (ایسا حاکم یا امام جماعت جو ظلم نہ کرے)

(۲) سچ بولنے والا تاجر

(۳) وہ بوڑھا جس نے ساری عمر عبادت کی (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۱۰۳)

سچا اور امانتدار تاجر انبیاءؑ صدیقین اور شہداء کا ساتھی ہوگا (جناب رسولؐ خدا از تفسیر در منثور)

خدا کو وہ تاجر ناپسند ہے جو قسم کھا کھا کر مال بیچے۔ جو کسی مسلمان کا مال قسم کھا کر ہضم کرے

گا خدا اس پر جنت کو حرام اور جہنم کو واجب کر دے گا (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۱۰۴)

نیک عمل کرنے سے بہتر کوئی تجارت نہیں

اور خدا سے ثواب لینے سے بہتر کوئی نفع نہیں (حضرت علیؑ از بحار جلد ۶۹)

دنیا میں کیے جانے والے اچھے اعمال

آخرت کی تجارت ہیں۔ نیکیاں کمانا سب سے افضل کاروبار ہے۔ جس نے دنیا دے کر آخرت کو خرید لیا اس نے سب سے زیادہ نفع کمایا۔ تمہاری جانوں کی قیمت خدا نے جنت لگا دی ہے اب اس کو جنت سے کم کسی قیمت پر نہ بیچنا۔ (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

خدا فرماتا ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم ہے

جو شخص میری خواہش کو اپنی خواہش پر ترجیح دیتا ہے (یعنی اپنی مرضی کے خلاف میری اطاعت کرتا ہے) میں اس کے دل کو دولتمند بنا دیتا ہوں۔ زمین و آسمان کو اس کے رزق کا ضامن بنا دیتا ہوں۔ اس کے ہر نقصان کو اپنے ذمہ لے لیتا ہوں۔ اس کی تجارت کے پیچھے میں خود موجود رہتا ہوں۔ (حدیث قدسی مروی از جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو کاروبار کرتے ہوئے خدا کے حلال حرام سے غافل نہیں رہتے (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷) (یعنی صرف حلال روزی کماتے ہیں، حرام مال نہیں کماتے)

جو شخص خدا کی اطاعت کرنے کو اپنی عادت بنا لے

اس کو بغیر تجارت کیے ہر طرف سے نفع ملنے لگتا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

کاروبار کرتے ہوئے نماز سے غافل نہ ہونا

کیونکہ خدا نے ان لوگوں کی تعریف کی ہے جو تاجر تھے۔ جب نماز کا وقت آجاتا وہ اپنا کاروبار چھوڑ کر نماز ادا کرتے تھے۔ ان کا اجر ان لوگوں سے زیادہ تھا جو تجارت نہیں کرتے تھے

(امام جعفر صادقؑ از فقہ الرضا و بحار جلد ۱۰۳)

دین کو تجارت کا ذریعہ بنانا

دین کو ذریعہ معاش بنانے والے کا دین میں صرف وہی حصہ ہوتا ہے جو وہ کھاتا ہے

(حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸) (یعنی اس کو کچھ ثواب نہیں ملتا)

آل محمدؐ کے ذریعہ لوگوں کا مال نہ کھاؤ

کیونکہ ان کو ذریعہ معاش بنانا کفر ہے (امام رضاؑ از بحار جلد ۷۸)

دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنا کر کاروبار کرنے والے کی خدا کی طرف سے سزا جہنم ہے

(حضرت علیؑ از غرر الحکم)

قرآن پڑھو، سمجھو، اس پر عمل کرو۔ مگر اس میں غلو نہ کرو (کہ بس سب کام چھوڑ کر اسی پر لگ جاؤ) اور اس کو ذریعہ معاش نہ بناؤ (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

جو قرآن پڑھے اس کو چاہیے کہ اس کے ذریعہ خدا سے سوال کرے۔ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھ کر لوگوں سے مال مانگیں گے (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

تہمت لگانا

جب کوئی مومن پر تہمت لگاتا ہے تو اس کا ایمان اس طرح پگھل جاتا ہے جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے (امام جعفر صادقؑ از کافی جلد ۲)

جو تہمت لگانے والوں کے ساتھ بیٹھتا ہے وہ زیادہ تہمت لگائے جانے کا اہل ہے

(جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۵)

جو شخص برے کاموں کی جگہوں پر جائے گا اس پر ضرور تہمت لگائی جائے گی (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۵)

توبہ

توبہ گناہ پر غالب آجاتی ہے (یعنی گناہوں کو چھوڑ کر نیکیوں کی طرف پلٹ آنے سے گناہ ختم ہو جاتے ہیں) کیونکہ توبہ کرنے کی وجہ سے خدا کی رحمتیں اترتی ہیں (جناب رسولؐ خدا از مستدرک الوسائل)

توبہ سے زیادہ کامیاب شفاعت کرنے والا کوئی نہیں کیونکہ توبہ گناہوں کو ختم کر دیتی ہے (جس کے بعد شفاعت کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی) توبہ دلوں تک کو پاک کر دیتی ہے اور گناہوں کو دھو ڈالتی ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

گناہوں سے توبہ کرنے والا (یعنی گناہ چھوڑ کر خدا کی اطاعت کی طرف لوٹ آنے والا) ایسا ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

(توبہ گناہوں کو اس طرح مٹا مٹا دیتی ہے جیسے ربر پنسل کے لکھے کو صاف کر دیتی ہے) (تفسیر ماجدی)

خدا توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (القرآن)

خدا کو توبہ کرنے والے مرد عورتوں سے زیادہ کوئی پسند نہیں (جناب رسول خدا از بحار جلد ۶) (یعنی اس سے جو گناہوں کو چھوڑ کر خدا کی اطاعت کی طرف لوٹ آئے)

خدا کا سب سے زیادہ محبوب بندہ وہ ہے جو گناہ کرتے ہی توبہ کر لے۔ (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۶)

بہترین گناہگار وہ ہیں جو فوراً توبہ کرلیں۔ خدا کی قسم خدا توبہ کرنے والوں سے اسی سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو اپنی کھوئی ہوئی سواری کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

خدا سے توبہ کرو (یعنی گناہ چھوڑ کر اس کی اطاعت کی زندگی شروع کرو) خدا کی محبت میں آجاؤ گے۔ کیونکہ خدا توبہ کرنے والوں اور خود کو پاک صاف رکھنے والوں سے محبت کرتا ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۶) (توبہ کے معنی گناہ چھوڑ کر اطاعت خدا کی طرف پلٹ آنا)

توبہ کرنے والے کی چار علامتیں ہیں

(۱) وہ صرف خدا کو خوش کرنے اور صرف خدا سے اجر لینے کے لیے اچھے کام کرے

(۲) ہر غلط کام کو رد کردے

(۳) حق کو مضبوطی سے پکڑے رہے

(۴) اچھے کاموں کے کرنے کا حریص ہو (حضرت علیؑ از تحف العقول)

جسے توبہ کرنے کی توفیق مل گئی

وہ خدا کی مغفرت (یعنی معافیوں) سے محروم نہیں رہے گا (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ)

جب تک آدمی آخرت کی زندگی کو دیکھنے نہیں لگتا اس کی توبہ قبول ہوتی ہے (جناب رسولؐ خدا از کافی جلد ۲)

(یعنی) جب تک انسان کی روح گلے تک نہیں پہنچ جاتی خدا اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۶)

خدا کی بارگاہ میں صرف ان لوگوں کی توبہ قبول ہوتی ہے جو جہالت کے عالم میں گناہ کر

بیٹھیں (قرآن)

امام نے فرمایا کہ جو بھی خدا کے حکم کے خلاف کوئی کام کرتا ہے وہ اس وقت اگر عالم بھی ہو تو جاہل ہو جاتا ہے (امام جعفر صادقؑ از تفسیر نور الثقلین جلد ۱)

کیونکہ فرعون نے موت کو دیکھ کر ایمان قبول کیا تھا اس لیے اس کی توبہ قبول نہ ہوئی۔ (موت کو دیکھ کر توبہ قبول نہیں ہوتی) (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۶)

توبہ کے معنی

(۱) اپنے گناہوں پر شدت کے ساتھ شرمندہ ہونا

(۲) اور پھر خدا سے دل سے معافیاں مانگنا

(۳) اور پھر شرمندگی دوبارہ گناہ کرنے سے روک دے (یعنی توبہ وہی ہے جو دوبارہ گناہ کرنے سے روک دے) (حضرت علیؑ از مستدرک الوسائل)

دل کی حقیقی شرمندگی گناہوں کو مٹا دیتی ہے (حضرت علیؑ)

خدا کی قسم خدا (۲) دو اچھی صفتوں کا طلبگار ہے

(۱) ہم اللہ کی نعمتوں کا دل سے اقرار کریں

(۲) اور اپنے گناہوں کا اعتراف کریں تا کہ اللہ ہمارے گناہوں معاف کر دے (امام محمد باقرؑ کامل الزیارات)

ایسا گناہگار جو اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے

بہتر ہے اس سے جو اپنے نیک عمل پر اتراتا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"جو شخص توبہ کرے، ایمان لائے، اچھے اچھے کام کرے اور ان پر ثابت قدم رہے تو ہم ضرور اس کو بخشنے والے ہیں" (القرآن)

توبہ کے آثار

اگر ظاہر نہ ہوں تو وہ تائب نہیں۔

(۱) یعنی جس کا حق مارا ہے اس کو راضی کرے

(۲) جو نمازیں نہیں پڑھیں ان کی قضا کرے

(۳) لوگوں سے جھک کر ملے

(۴) اپنی بری خواہشوں سے اپنے کو روکے

(۵) روزے رکھ کر اپنی گردن کو کمزور کرے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۴)

توبہ کے معنی

(۱) دل سے شرمندہ ہونا

(۲) زبان سے استغفار اللہ یعنی اے اللہ میرے گناہ معاف کردے بار بار کہنا

(۳) تمام اعضاء کو خدا کی نافرمانی سے بچانا

(۴) اور دل سے پکا ارادہ کرنا کہ اب دوبارہ کوئی گناہ نہ کروں گا۔ (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

توبہ کے معنی

(۱) پچھلے گناہوں پر دل سے شرمندہ ہونا

(۲) پکا ارادہ کرلینا کہ دوبارہ گناہ نہ کروں گا

(۳) جن جن کا حق مارا ہے ان کا حق واپس ادا کرنا

(۴) جو فرائض ادا نہیں کئے تھے ان کو (قضا کی نیت سے) بجالانا

(۵) اس گوشت کو پگھلا دینا جو حرام کھانوں سے بنا تھا

(۶) جسم کو خدا کی اطاعت کی اسی طرح تکلیف دینا جس طرح گناہ کر کر کے مزے اٹھائے تھے۔ یہ سب کر کے اب تم استغفر اللہ یعنی اے خدا مجھے معاف کر دے، کہہ سکتے ہو۔

(حضرت علیؑ از بحار جلد۶)

جس نے چھپ چھپ کر گناہ کیے ہیں

وہ چھپ چھپ کر خدا سے شرمندہ ہو کر معافیاں طلب کرے اور چھپ چھپ کر نیک کام کرے اور جس نے اعلانیہ گناہ کیے ہیں وہ اعلانیہ نیک کام کرے۔

(امام جعفر صادقؑ از بحار جلد۷۸)

توبۃ النصوح؟

خالص دل سے توبہ کرنا یہ ہے کہ گناہ سے اس طرح توبہ کرے کہ پھر دوبارہ اس گناہ کی طرف نہ جائے (یعنی) نیت کرے کہ اب اس گناہ کی طرف کبھی نہ جائے گا۔

حضرت علیؑ سے پوچھا گیا کہ توبۃ النصوح (خالص سچی توبہ) کیا ہے؟ فرمایا

(۱) زبان سے استغفار پڑھتے رہنا

(۲) دل میں شرمندگی اپنے گناہوں پر

(۳) پکا ارادہ کہ اب پھر کبھی یہ گناہ نہ کروں گا (حضرت علیؑ از بحار جلد۷۸)

ایسے لوگوں میں نہ شامل ہونا کہ جو اچھے کاموں کے بغیر آخرت کی نجات کی امید رکھتے ہیں اور لمبی لمبی آرزوں کی وجہ سے توبہ کرنے میں دیر کرتے رہتے ہیں اور گناہ پر گناہ کرتے رہتے ہیں اگر گناہ کر لیا ہے تو توبہ کر کے اس کو مٹانے کی جلدی کرو۔ (حضرت علیؑ از بحار جلد۷۷)

جو توبہ میں دیر کرتا ہے

وہ خود اپنے کو دھوکہ دیتا ہے۔ اس پر موت کے اچانک حملے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے

(حضرت علیؑ از مستدرک الوسائل جلد۲)

گناہوں کا بالکل چھوڑ دینا

توبہ کرنے سے بہتر ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

جو توبہ کرتا ہے خدا اس کی توبہ قبول کرتا ہے

پھر اس کے اعضاء کو حکم دیتا ہے کہ اس کا گناہ چھپالیں۔ یہاں تک کہ گناہ لکھنے والے فرشتوں کے حافظے سے بھی اس کے گناہ مٹادیئے جاتے ہیں (جناب رسولؐ خدا از کنز)

برائیاں نیکیوں میں بدل جاتی ہیں

جس نے توبہ کی اور دل سے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے، خدا ان کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا (کیونکہ) خدا بہت معاف کرنے والا مہربان ہے (القرآن سورۃ فرقان ۷۰)

خدائے حضرت داؤدؑ کو وحی کی کہ جو میرا بندہ گناہ کر کے میری اطاعت کی طرف لوٹ آتا ہے اور اپنے پچھلے گناہوں کو یاد کر کے مجھ سے شرماتا ہے، میں اس کے گناہ معاف کر کے ان کو نیکیوں سے بدل دیتا ہوں۔ مجھے یہ کام کرتے ہوئے کوئی پرواہ نہیں ہوتی کیونکہ میں سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں (امام جعفر صادق از بحار جلد ۶)

جو لوگ مل بیٹھ کر خدا کا ذکر کرتے ہیں تو آسمان سے پکارنے والا پکارتا ہے کہ اٹھ کھڑے ہو، خدا نے تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا اور تم کو معاف کر دیا (جناب رسول خدا از تفسیر نور الثقلین جلد۴)

میری امت کے ان لوگوں کے لیے سخت عذاب ہے جو یہ کہتے ہیں کہ فلاں جنتی ہے اور فلاں جہنمی ہے (جناب رسولؐ خدا از کنز)

جو یہ کہتا ہے کہ خدا فلاں کو نہیں بخشے گا، خدا اس کے اعمال ضائع کر دیتا ہے اور جس کے لیے اس نے کہا ہوتا ہے کہ خدا نہیں بخشے گا اس کو بخش دیتا ہے (جناب رسولؐ خدا)

ثواب

اور باقی رہنے والے نیک کام تمہارے پالنے والے مالک کے نزدیک ثواب میں کہیں زیادہ ہیں، جن سے بہترین تمنائیں اور آرزوئیں باندھی جا سکتی ہیں (القرآن سورۃ کہف ۴۶)

جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ سب ختم ہو جائے گا مگر جو (اجر) خدا کے پاس ہے (تمہارے نیک کاموں کا) وہ ہمیشہ باقی رہے گا۔ (القرآن سورۃ نحل: ۹۸)

آخرت کا ثواب دنیا کی تکلیفوں کو بھلا دے گا (حضرت علیؑ از غرر)

ثواب عذاب سے (کم سے کم دس گنا) زیادہ رہتا ہے تاکہ خدا اپنے زیادہ سے زیادہ بندوں کو جنت میں پہنچا دے (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ)

ثواب سختیوں کے مطابق دیا جاتا ہے (جتنا عمل سخت ہوگا یا مشکل سخت ہوگی اتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا) (حضرت علی از غرر)

سب سے بڑا ثواب

(۱) انصاف کرنے میں ہے (یعنی لوگوں کا حق ان کو دینے میں)

(۲) جہاد کرنے کا ثواب سب سے زیادہ ہے (یعنی خدا کے لیے سخت کوششیں کرنا)

(۳) دو کاموں کا ثواب بے حد و بے انتہا ہوتا ہے۔ ایک معاف کر دینا دوسرے عدل کرنا (یعنی ہر ایک کا جو حق بنتا ہے اس کو ادا کر دینا ہے) (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

جو شخص ایک نیکی کرے گا اس کو اس نیکی کا دس گنا ثواب دیا جاتا ہے (القرآن سورہ انعام ۱۶)

وہ لوگ جو اچھے کام کرتے ہیں ان کے اجر کے لیے کیسی کیسی عظیم نعمتیں چھپا کر رکھی گئی ہیں جو

آنکھوں کی ٹھنڈک (دل کا سکون) ہیں، جن کو کوئی جان یا سمجھ بھی نہیں سکتا (القرآن سورہ سجدہ ۱۷)

اس جنت میں یہ لوگ جو کچھ چاہیں گے ان کے لیے حاضر ہے اور ہمارے پاس تو اس سے بھی کہیں زیادہ ہے ان کے لیے۔ (القرآن سورہ ق ۳۵)

"جو لوگ نیک کام کرتے ہیں ان کے لیے اچھائی ہی اچھائی ہے اور اس سے بھی زیادہ ہے" (القرآن) جناب رسولؐ خدا نے فرمایا بھلائی یا اچھائی سے مراد جنت ہے اور اس سے بھی زیادہ سے مراد خداوند کریم کے چہرہ (یعنی اس کی عظمت) کو دیکھنا سمجھنا ہے۔ وہ لوگ اپنے رب کی طرف کیفیت، حد اور معلوم صفات کے بغیر دیکھیں گے (جناب رسول خدا از تفسیر در منثور)

خدا کا فرمانا: ولدینا مزید "ہمارے پاس جنت سے بھی زیادہ ہے" (ان کو دینے کے لیے ہے) حضرت علیؑ نے فرمایا جنت سے زیادہ ان کے لیے خداوند عالم اپنی خاص تجلی ظاہر فرمائے گا (جو جنت سے بھی زیادہ بڑی نعمت اور لطف کا باعث ہوگی) (حضرت علیؑ از کنز)

اگر کوئی شخص کوئی نیک کام اس ثواب کے لیے کرے جو رسولؐ کے قول میں بیان کیا گیا ہے تو اس کو وہی ثواب ملے گا۔ چاہے وہ حدیث غلط ہی کیوں نہ ہو (امام جعفر صادقؑ)

خدا کافر کو بھی اچھے کاموں کا ثواب مال اولاد صحت سلامتی کی شکل میں دیتا ہے (مگر آخرت کا ثواب نہیں ملتا کیونکہ کافر آخرت کے لیے کوئی کام نہیں کرتا) (جناب رسولؐ خدا از کنز)

اسلامی انقلاب ایران

قم (ایران) کا رہنے والا ایک مرد ہوگا جو لوگوں کو حق کی طرف بلائے گا۔ اس کے پاس ایک قوم جمع ہو جائے گی۔ جس کے لوگ فولاد کے ٹکڑوں کی طرح مضبوط ہوں گے۔ ان کو تیز

آندھیاں بھی اپنے ارادے سے نہ ہٹا سکیں گی۔ وہ لوگ نہ تو جنگ سے گھبرائیں گے اور نہ بزدلی کا مظاہرہ کریں گے۔ وہ صرف خدا پر بھروسہ کریں گے۔ نیک انجام ایسے ہی متقین کا ہے (حضرت امام موسیٰ کاظمؑ از بحار جلد ۶۰ ص ۲۱۶)

(نوٹ: امام خمینیؒ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ ہی کی اولاد سے کاظمی سید تھے)

میری امت کے آخر میں ایک قوم آئے گی جسے اس قدر اجر ملے گا جو پہلے والوں کو ملا ہے کیونکہ وہ فتنہ وفساد کرنے والوں سے جنگ کرے گی۔ برائیوں کا انکار کرے گی اور برائیوں (ظلم) کے خلاف جہاد کرے گی (جناب رسولؐ خدا)

ایثار (یعنی دوسروں کی ضرورتوں کو ترجیح دینا

ایثار کرنا دوسروں کی ضرورتوں کو پہلے پورا کرنا اعلیٰ ترین بزرگی، ایمان کا اعلیٰ ترین درجہ، اعلیٰ ترین نیکی، احسان کی انتہا، شریف ترین بزرگی، افضل ترین عادت افضل ترین عبادت، بلند ترین سرداری، زہد کی زینت افضل ترین سخاوت ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

حضرت موسیٰؑ کو خدا نے امت محمدی کی شان دکھائی تو وہ اس قدر عظیم تھی کہ حضرت موسیٰؑ مرنے کے قریب ہو گئے۔ پوچھا مالک ان کو اس قدر عظیم مرتبہ کیوں عطا فرمایا: خدا نے فرمایا ایثار کی صفت کی وجہ سے جو مجھے سب سے زیادہ پسند ہے

موسیٰ مجھے ایثار کرنے والوں سے حساب لینے میں شرم آتی ہے۔ میں ان کو جنت کا وہ مقام عطا کروں گا جو وہ چاہیں گے (جناب رسولؐ خدا)

وہ لوگ اپنے نفسوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں (دوسروں کی ضرورت اپنی ضرورت سے پہلے پوری کرتے ہیں) اگرچہ ان کو خود اس چیز کی ضرورت ہوتی ہے (القرآن سورہ حشر ۹)

پوچھا گیا کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ فرمایا: نادار فقیر کا۔ حضورؐ کے پاس مہمان

آیا بیویوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا ہمارے پاس کچھ کھانے کو نہیں۔ حضور نے اعلان فرمایا آج رات اس کو کون مہمان بنائے گا؟ حضرت علیؑ نے فرمایا میں بناؤں گا۔

حضرت علیؑ گھر لائے تو جناب فاطمہؑ نے کہا ہمارے پاس صرف ہمارے لیے کھانا ہے۔ پھر دونوں نے بچوں کو بھوکا سلا دیا اور مہمان کو کھانا کھلا دیا۔ جس پر صبح یہ آیت اتری

یوثرون علی انفھسم

ترجمہ: وہ لوگ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں (القرآن) تفسیر در منشور جلد ۶ ص ۹۵

پنجتن پاک نے ۳ دن روزہ رکھا۔ افطار کے وقت پہلے دن مسکین نے کھانا مانگا۔ سب نے اس کو کھانا دے دیا۔ دوسرے دن یتیم نے کھانا مانگا۔ سب نے اس کو کھانا دے دیا۔ تیسرے دن (قیدی) نے کھانا مانگا۔ سب نے اس کو کھانا دے دیا۔ اس طرح تین روزے پورے کیے۔ اسی موقع پر سورہ دہر اتری جس میں خدا نے پنجتن پاک کی تعریف اس طرح کی کہ

"وہ لوگ خود بھوکے رہتے ہیں اور مسکینوں یتیموں کو کھانا کھلاتے ہیں" (تفسیر نور الثقلین جلد ۵)

شب ہجرت حضرت علیؑ رسول کے اس بستر پر سوئے جس پر چالیس تلواریں گرنے والی تھیں۔ اس طرح علیؑ نے اپنی جان پر رسول کی زندگی کو ترجیح دی۔ خدا نے حضرت علیؑ کی تعریف میں یہ آیت بھیجی

"لوگوں میں ایک انسان ایسا بھی ہے جو اپنی جان اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے بیچ دیتا ہے۔ اللہ اپنے ایسے بندوں پر بے حد مہربان ہے" (القرآن) تنبیہ الخواطر ص ۱۳۲)

جو شخص خود پر دوسروں کو ترجیح دیتا ہے خدا قیامت کے دن اس کو دوسروں پر ترجیح دے گا

(جناب رسولؐ خدا از تفسیر مجمع البیان)

جو ایثار کرتا ہے وہ فضیلت کا حقدار ہوتا ہے۔اور مردانگی کی حدوں کو چھو لیتا ہے۔

(حضرت علیؑ از غرر الحکم)

اجر

حق کی بات کرو اور خدا سے اجر لینے کے لیے کام کرو (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ)

خدا نیک کام کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا (القرآن سورۃ توبہ ۱۲۰)

اس سے بڑا کوئی مجاہد نہیں جو قوت رکھنے کے باوجود (زنا) نہ کرے۔قریب ہے کہ ان کا شمار ملائکہ میں ہو (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ)

جو لوگ ایمان لائیں اور خدا کی راہ میں خرچ بھی کریں ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے (القرآن سورۃ حدید ۷)

جس دن وہ خدا سے ملاقات کریں گے ان کے لیے تحفہ (خدا کا سلام) ہوگا اور ان کے لیے خدا کا عزت والا اجر تیار ہوگا۔ (قرآن احزاب ۴۴)

کون ہے جو خدا کو اچھا قرضہ دے (اللہ کے حکم پر مال خرچ کرے)

اس کے لیے عزت والا اجر ہے اور خدا اس کے لیے اس قرض کو دس گنا کر دے گا۔(القرآن)

جو لوگ ایمان لائے (یعنی خدا رسول کو سمجھ کر دل سے مانا)

اور نیک عمل بھی کیے ان کے لیے بے حد و بے انتہا اجر ہے۔ (القرآن سورہ انشقاق ۲۵)

اگر تم خدا کے فیصلوں پر صبر کرو گے تو تم کو اس کا اجر ملے گا اور اگر بے صبری کرو گے تو خدا کا فیصلہ تو جاری ہو کر رہے گا (بلا آ کر رہے گی) مگر ثواب کے بجائے تم گناہگار رہو گے (یعنی

بلا بھی برداشت کرو گے اور سزا بھی) (حضرت علیؑ نہج البلاغہ)

مزدور پر ظلم

جو مزدور پر ظلم کرے گا خدا اس کے اعمال کو برباد کر دے گا۔ اس پر جنت کو حرام کر دے گا۔ (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۱۰۳)

خدا ہر گناہ معاف کرنے والا ہے مگر اس کا گناہ معاف نہیں ہوگا

(۱) جو دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کرے

(۲) مزدور کا حق مارے یا عورت کا مہر

(۳) آزاد انسان کو پکڑ کر بیچ دے (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۱۰۳)

جب تم کسی سے کوئی خدمت لینا چاہو تو اس کو اجرت بتا دو (کہ اتنی اجرت دوں گا یا اجرت طے کر لے) (جناب رسولؐ خدا از کنز)

مزدور سے اجرت بتائے بغیر کام نہ لیا جائے (جناب رسولؐ خدا)

مزدور کے پسینے کے خشک ہونے سے پہلے اس کو مزدوری دے دو (جناب رسولؐ از کنز)

اجل (موت کا وقت۔ زندگی کا عرصہ)

سب سے سچی چیز اجل ہے (یعنی خدا کا مقرر کیا ہوا موت کا وقت) (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

جو اپنی اجل (موت کے وقت) کا منتظر رہتا ہے وہ اپنی عمر کے وقت کو قیمتی سمجھتا ہے (اس میں نیک عمل انجام دیتا ہے) (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

دو (۲) فرشتے انسان کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر جب موت کا وقت جو خدا نے مقرر کیا ہے آجاتا ہے تو وہ انسان اور موت کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں (حضرت علیؑ از نہج

خدا نے ہر چیز کی ایک تقدیر مقرر کی ہے (کہ اس کی خصوصیات کیا ہیں؟) اور ہر تقدیر کے لیے ایک اجل (مقرر وقت) ہے (حضرت علیؑ از غرر)

ہر گروہ کے لیے ایک مقرر وقت ہے۔ جب اس کا وقت آجاتا ہے تو نہ وہ ایک سیکنڈ پیچھے رہ سکتے ہیں نہ ایک سیکنڈ آگے بڑھ سکتے ہیں (القرآن سورہ اعراف:۳۴)

ایک غیر حتمی (غیر مسمیٰ) اجل ہوتی ہے۔ اس کو خدا آگے پیچھے کرتا رہتا ہے۔ لیکن جو اجل مسمیٰ (حتمی) ہوتی ہے وہ شب قدر میں نازل کی جاتی ہے۔ جس کے بارے میں خدا فرماتا ہے "جب ان کی اجل آجاتی ہے تو نہ وہ ایک سیکنڈ دیر کر سکتے ہیں نہ ایک سیکنڈ پہلے مر سکتے ہیں" (القرآن) (قول امام جعفر صادقؑ از تفسیر المیزان)

لوگ اپنی اجل (مقررہ وقت کے وقت) سے پہلے اپنے گناہوں کی وجہ سے مر جاتے ہیں (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۵)

صدقہ دینے سے اجل کا وقت بڑھ جاتا ہے (حضرت علیؑ از غرر)

آخرت

تم لوگ دنیا کی خواہش رکھتے ہو، جب کہ خدا تمہارے لیے آخرت (کے درجات بلند کرنا) چاہتا ہے (قرآن۔ انفال ٦٧)

جو شخص آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کی کھیتی میں اور اضافہ کریں گے (صرف) جو دنیا کی کھیتی (فائدے) حاصل کرنا چاہتا ہے ہم اس کو بھی دیں گے مگر آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا) (القرآن سورہ شوریٰ ۲۰)

دنیا تو ایک حاضر اور موجود چیز ہے (جو امتحان لینے کے لیے بنائی گئی ہے) اس میں اچھے

برے سب کھاپی رہے ہیں۔ مگر آخرت جو خدا کا سچا وعدہ ہے جو ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ دنیا کے حالات اتفاق سے چلتے ہیں اور آخرت استحقاق سے چلتی ہے (یعنی جو جس قدر نیکیاں کرے گا اس قدر اجر پائے گا) آج کا دن (دنیا) گھوڑے کو تیار کرنے کا ہے۔ کل کا دن (آخرت) مقابلہ کا دن ہوگا۔ جو دنیا کی حرص کرتا ہے وہ ہلاک ہوتا ہے اور جو آخرت کی حرص کرتا ہے وہ (خدا کی عظیم نعمتوں کا) مالک بنتا ہے۔ دنیا بد بخت لوگوں کی آرزو ہے اور آخرت نیک لوگوں کی کامیابی ہے۔ اس لیے اپنی دنیا (مال) سے آخرت کا حصہ قرار دو (دنیا کا مال آخرت کے ثواب کے لیے خرچ کرو) (حضرت علیؑ از غرر)

آخرت میں جس چیز (ثواب) کی تمہیں سخت ضرورت ہوگی تم خود کو دنیا میں اسی کام میں مصروف رکھو۔ جب تم آخرت کو اختیار کر لو گے تو دنیا تمہارے سامنے بالکل معمولی سی چیز ہو جائے گی (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

آج عمل (کا دن) ہے جس میں حساب نہیں۔ کل (آخرت) حساب کا دن ہے جس میں عمل نہیں کیا جا سکے گا۔ اس لیے آخرت کی تیاری کرو جس میں آنکھیں پتھرا جائیں گی۔ دنیا تم سے کٹ جانے والی ہے اور آخرت قریب آنے والی ہے۔ تم آخرت کی طرف جانے والے ہو اور خدا کے سامنے پیش ہونے والے ہو (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

کیسی کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک (بے حد پر لطف خوبصورت چیزیں) ان کے لیے چھپی رکھی ہیں جن کو کوئی نہیں جانتا (قرآن۔ سجدہ ۱۷)

جو دنیا کو چھوڑ کر آخرت کی نعمتوں سے اپنا دل بہلاتا ہے وہ گھٹیا چیز کو چھوڑ کر بے حد بڑھیا اور عظیم چیز کی طرف مائل ہوتا ہے (امام زین العابدینؑ مستدرک الوسائل جلد ۱)

جو دھوکہ کھایا ہوا اپنی ہمت کی وجہ سے دنیا کی کامیابی حاصل کر لیتا ہے اس شخص کے برابر نہیں ہو سکتا جو اپنی بلندی کی وجہ سے آخرت کی کامیابی حاصل کرتا ہے (حضرت علیؑ از نہج

البلاغہ)

اے میری قوم! دنیا کے فائدے چند دن کے ہیں مگر آخرت ہمیشہ ہمیشہ سکون اور اطمینان سے رہنے کا گھر ہے (القرآن سورہ مومن ۳۹)

عقلمند وہ ہے جو ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے گھر کو آباد کرلے

(حضرت علی از غرر)

دنیا ایک گزرگاہ ہے جب کہ آخرت ہمیشہ رہنے کی جگہ ہے۔ اس لیے تم آخرت کے لیے کام کرو (نیک عمل انجام دو) (حضرت علی از نہج البلاغہ)

جو آخرت بنانے کے لیے اچھے کام کرتا ہے اس کا عمل خالص ہوتا ہے (حضرت علی از غرر الحکم)

کتنے تعجب کی بات ہے کہ جو آخرت کو مانتا ہے مگر صرف دھوکے کے گھر (دنیا) کے لیے بھاگ دوڑ کرتا ہے (جناب رسولؐ خدا اور تفسیر منثور جلد ۵)

دنیا ایک اونگھ ہے

جب کہ آخرت بیداری ہے۔ ہم ان دونوں کے درمیان خواب پریشان ہیں (امام زین العابدینؑ)

جس نے آخرت کو دنیا دے کر خرید لیا وہ دو جہانوں میں فائدے میں رہا اور جس نے آخرت کو بیچ کر دنیا خریدی وہ دونوں جہانوں میں نقصان میں رہا۔ جو آخرت کو دنیا پر ترجیح نہیں دیتا وہ بے عقل ہے (حضرت علی از غرر)

جس نے (صرف) دنیا کو آباد کیا اس نے اپنی آخرت کو برباد کردیا اور جس نے اپنی

آخرت کو آباد کیا وہ اپنی آرزوؤں کو پہنچ گیا (حضرت علیؑ از غرر)

آخرت کی یاد

جو کثرت سے آخرت کو یاد کرتا ہے اس کے گناہوں میں کمی آجاتی ہے۔ موت کی یاد بے کار کاموں سے روک دیتی ہے۔ آخرت کو بھلا دینا حق بات کہنے سے روک دیتا ہے۔ خدا ہر اس شخص کا دشمن ہے جو دنیا کو جانتا پہچانتا ہے اور آخرت سے جاہل اور غافل ہے (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

تم کو آخرت کے لیے پیدا کیا گیا ہے

اس لیے آخرت کے لیے کام کرو (کیونکہ وہاں تم ہمیشہ رہو گے) تم کو دنیا (میں ہمیشہ رہنے) کے لیے نہیں پیدا کیا گیا ہے اس لیے دنیا سے منہ موڑ لو (بے پرواہ ہو جاؤ) کیونکہ تم کو آخرت کے لیے جو لے جانا ہے اس کے لیے کوششوں کی زیادہ ضرورت ہے (کیونکہ وہاں تم کو ہمیشہ رہنا ہے) دنیا کے لیے اس طرح کام کرو گے کہ گویا تم کو یہاں ہمیشہ رہنا ہے مگر آخرت کے لیے اس طرح کام کرو کہ جیسے کل ہی مر جانا ہے (حضرت علیؑ از غرر)

دنیا میں صرف جسم کے ساتھ رہو۔ آخرت میں دل اور عمل کے ساتھ رہو۔ اس لیے کہ جو دنیا میں مگن ہو جائے گا وہ آخرت کے لیے عمل نہیں کر سکتا۔ دنیا کی رغبت کے ساتھ عمل بے فائدہ ہے۔ اپنی آخرت کے لیے اپنی تمام صلاحیتیں اور کوششیں خرچ کر دو۔ اسی میں تمہارا فائدہ ہے اس طرح تم اپنی ابدی آرام کرنے (رہنے) کی جگہ کو بنا لو گے (حضرت علیؑ از غرر)

جس کی زندگی کا مقصد آخرت بنانا ہوتا ہے

خدا اس کے دل میں بے نیازی (دنیا سے بے پرواہی) کو ڈال دیتا ہے۔ اس کے تمام کام ٹھیک کر دیتا ہے۔ اس کا رزق مکمل کر دیتا ہے۔ جس کا سب سے بڑا مقصد دنیا کمانا ہوتا ہے

خدااس کی دونوں آنکھوں کے درمیان فقیری کو رکھ دیتا ہے۔اس کے تمام کام خراب کر دیتا ہے پھراس کو دنیا سے صرف اس قدر ملتا ہے جواس کے لیے تقسیم کیا گیا ہے (اس سے زیادہ کچھ نہیں ملتا) (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۶)

جواپنی تمام کوششیں آخرت کے لیے وقف کر دیتا ہے وہ اپنی آرزوؤں میں کامیاب ہو گیا (حضرت علیؑ از غرر)

یہ آخرت کا گھر ہم ان کے لیے خاص کر دیں گے جو نہ زمین پر بڑا بننا چاہتے ہیں اور نہ فساد (خرابی) (القرآن سورہ قصص ۸۳)

اس آیت کے بعد تمام دینوی آرزوئیں رخصت ہو گئیں

جوشخص یہ سمجھتا ہے کہ اس کے جوتے کا تسمہ دوسرے سے اچھا ہے وہ بھی اس آیت میں شامل ہے (حضرت علیؑ از تفسیر نور الثقلین)

مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے

تمام مومن مادری پدری بھائی بھائی ہیں۔جب ایک کے پاؤں میں چوٹ لگتی ہے تو دوسرا راتیں جاگ کر گزارتا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۴)

مومن دوسرے مومن کا بھائی اور آنکھ (رہنما) ہوتا ہے۔اس لیے نہ وہ اس کے ساتھ خیانت کرتا ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے۔نہ کوئی ایسا وعدہ کرتا ہے جسے پورا نہیں کرتا۔گویا تمام مومنین ایک جسم ہوتے ہیں۔اگر جسم کا ایک حصہ تکلیف میں ہوتا ہے تو پورا جسم درد محسوس کرتا ہے کیونکہ دونوں کی روح بھی ایک ہوتی ہے۔مومن دوسرے مومن سے اس طرح سکون حاصل کرتا ہے جیسے پرندہ اپنے دوسرے ہم شکل پرندے سے سکون حاصل کرتا ہے۔

یا اس طرح سکون حاصل کرتا ہے جیسے پیاسا ٹھنڈے پانی سے (جناب رسولؐ خدا از بحار

جلد۷۴)

مومن ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور کسی بھائی کے نزدیک اپنے بھائی سے بڑھ کر کوئی چیز قیمتی یا قابل ترجیح نہیں ہوتی (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد:۷۷)

جو شخص زیادہ بھائی نہیں بناتا وہ نقصان میں رہتا ہے۔ بھائیوں کی وجہ سے انسان بہت کچھ ہو جاتا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۵،۷۸)

سب سے کمزور وہ ہے جو بھائی (سچا دوست) نہ بنا سکے۔ اس سے کمزور وہ ہے جو سچے دوست بنا کر کھو دے۔ (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۴)

زیادہ سے زیادہ بھائی بناؤ کیونکہ قیامت میں ہر مومن کو شفاعت کا حق حاصل ہوگا۔ (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

تجھے اپنے مومن سے محبت کرنے میں زیادہ طاقتور ہونا چاہیے (یعنی اپنے مومن بھائی سے اس سے سے زیادہ محبت کرو) اگر تم اپنے بھائی سے محبت نہ کرو گے تو وہ بھی محبت نہ کرے گا۔ اگر تم مومن بھائی سے محبت نہیں کرتے تو تم اس کے بھائی نہیں ہو (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۷)

دین کی علامت (ثبوت) یہ ہے کہ وہ اپنے مومن بھائی سے محبت کرے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۴)

مومن سے محبت ایمان کی عظیم ترین رسی (معیار) ہے (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۴)

نیک لوگوں کی نیک لوگوں سے محبت ثواب ملنے کا سبب بنتی ہے۔

بروں کی نیکیوں سے محبت کرنا نیک لوگوں کی فضیلت ہے۔

بروں کی نیک لوگوں سے دشمنی نیک لوگوں کی زینت ہے

نیک لوگوں کی بروں سے دشمنی کرنا بروں کی ذلت ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۴)

لوگوں سے ان کے تقویٰ (پاکیزہ کردار) کے مطابق محبت کرو (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

جس کی محبت خدا کو خوش کرنے کے لیے نہ ہو اس سے بچ کر رہو کیونکہ اس کی محبت کمینگی اور اس کی صحبت نحوست ہے۔ وہ گمراہی ہے اور اس پر بھروسہ محال ہے۔ جو خدا کے لیے محبت کرے گا وہ فائدے میں رہے گا۔ جو دنیا کے فائدے کے لیے محبت کرے گا وہ محروم رہے گا۔ ایسے کی دوستی اصل میں دشمنی ہوگی۔ جو لوگ خدا سے ہٹ کر محبت اور بھائی چارہ بناتے ہیں قیامت کے دن وہ دوستی ان کے لیے وبال بن جائے گی (حضرت علیؑ از غرر واز بحار جلد ۷۴)

جب کسی مومن سے محبت کرو تو اس کو بتادو۔ اس سے آپس کے تعلقات صحیح رہتے ہیں۔ اس میں محبت کی بقا ہے (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

اپنے دل کا امتحان لو۔ اگر تم کسی سے محبت کرتے ہو تو وہ بھی تم سے محبت کرتا ہے۔ اگر تم واقعی کسی سے محبت کرتے ہو تو قسم کھا کر اس سے کہہ سکتے ہو کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں (امام موسیٰ کاظمؑ از بحار جلد ۷۴)

جس سے تم دل صاف نہیں رکھتے اس کا دل بھی تمہارے لیے ایسا ہی ہوگا (یعنی اس کا دل بھی صاف نہ ہوگا) (امام علی نقیؑ از بحار جلد ۷۴)

اگر مومن سے قطع تعلق کرتے ہو تو بھی کوئی ایسی گنجائش رکھو کہ اگر کبھی صلح کی ضرورت پڑے تو صلح کرسکو۔ مگر شک کی وجہ سے دوستی کا تعلق نہ توڑو۔ جو تم پر سختی کرے اس سے نرمی کرو ہوسکتا ہے کہ وہ بھی تم پر نرم ہو جائے۔ دوستی میل میلاپ کے بعد تعلقات ختم کرنا بری بات ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد: ۷۷)

ملعون ہے ملعون ہے جس کی طرف اس کا بھائی صلح کا ہاتھ بڑھائے اور وہ اسے جھٹک دے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۴)

اگر تمہارا مومن بھائی تم سے تعلقات توڑے تو تم اس سے جھگڑا نہ کرو۔ ہو سکتا ہے تجربات اس کو تمہاری طرف پلٹا دیں۔ (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۴)

بھائی تین قسم کے ہوتے ہیں

جس کی ہر وقت ضرورت ہوتی ہے (جو کام آتا ہے) وہ عقلمند انسان ہوتا ہے

(۲) دوسرا بیماری ہوتا ہے۔ وہ احمق دوست ہے

(۳) تیسرا جو دوا ہوتا ہے وہ سمجھدار ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

دوسری قسم یہ ہے کہ (۱) ایک بھائی وہ ہوتا ہے جو تم پر اپنی جان قربان کرتا ہے۔ دوسرا جو مال تم پر خرچ کرتا ہے۔ یہ دونوں محبت میں سچے ہیں۔ تیسرا بھائی وہ ہے جو اپنا کام نکالنے کے لیے تم سے دوستی کرتا ہے۔ ایسے پر کبھی بھروسہ نہ کرو۔ (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

بھائی (دوست) دو (۲) قسم کے ہوتے ہیں

(۱) جس پر اعتبار کیا جا سکے۔ دوسرے ہنسی مذاق کے بھائی۔ جب قابل اعتبار بھائی مل جائے تو اس پر جان مال خرچ کرو۔ جو تم سے خلوص کی سچی دوستی کرے تم بھی اس کے سچے دوست بن جاؤ۔ اس کے دشمنوں سے دشمنی کرو۔ اس کے عیب چھپاؤ۔ اس کی اچھائیوں کو ظاہر کرو۔ مگر سچے دوست (بھائی) بہت کم ہوتے ہیں (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۴)

اس شخص کی دوستی میں کوئی اچھائی نہیں ہے کہ جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے وہ تمہارے لیے پسند نہیں کرتا۔ اور اس کو بھی دوست نہ بناؤ جو تمہاری خوبیوں کو چھپائے اور عیبوں کو بتاتا پھرے (حضرت علیؑ از غرر)

ہمیشہ نئی چیز کا انتخاب کرو مگر بھائیوں میں پرانوں کو چنو۔ پرانے دوستوں کی دوستی کی

حفاظت شرافت کی دلیل ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۷)

جو شخص دوستوں کی ہر غلطی کا حساب لیتا ہے اس کے دوست بہت کم ہو جاتے ہیں (حضرت علیؑ از غرر)

(آدمی کو صرف اپنی غلطیوں کا حساب لینا چاہیے

(پڑی اپنی خرابیوں پر نظر
تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا)

لوگوں کے دینی عقیدوں کو معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو ورنہ بغیر دوستوں کے رہ جاؤ گے۔

مومن اپنے دوست کی غلطی پر نرمی کا اظہار کرتا ہے اور پرانی دوستی کا خاص خیال رکھتا ہے (جناب رسول خداؐ از بحار جلد ۶۷)

تمہارے بھائی دوست ہیں۔ جو کمزوری ہو اس کو برداشت کرو۔ بار بار اس کو برا بھلا نہ کہو۔ اس سے دشمنی اور دلی نفرت پیدا ہوتی ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۷)

اپنے بھائی کے عیب چھپاؤ۔ احمقوں کی الزام تراشیوں پر صبر کرو۔ مشکلات پر بھی صبر کرو۔ اپنی عزت کی خاطر دشمنوں کو جواب نہ دو۔ ظالم کا معاملہ خدا پر چھوڑ دو (اگر ظلم کو روکنے پر قادر نہ ہو) (حضرت امام علی رضاؑ از بحار جلد ۴۹)

برداشت کرنا دوستی کی زینت ہے۔ انسان کی شان کو بلند کرتی ہے۔ اس سے عیب چھپتے ہیں عقلمند آدھی برداشت اور آدھا چشم پوش ہوتا ہے۔ سب سے اچھا انسان وہ ہے جو لوگوں کی سختیوں کو برداشت کرے۔ جو دوستوں کی لغزشوں غلطیوں کو برداشت نہیں کرتا وہ تنہائی کی موت مرتا ہے۔ اور وہ کبھی سردار نہیں بن سکتا۔ (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

بہترین مومن بھائی (دوست)

بہترین بھائی وہ ہے

(۱) جو تمہیں فائدہ پہنچائے مگر اس کا اظہار نہ کرے

(۲) جو تمہارے ساتھ مکمل تعاون کرے اور تمہاری ضرورتیں پوری کرے۔

(۳) تجھے اپنی ضرورت کے سلسلے میں زیادہ تکلیف نہ دے

(۴) تجھے دوسروں سے بے نیاز کردے

(۵) جو صرف خدا کو خوش کرنے کے لیے تجھ سے محبت کرے

(۶) یعنی اس کی محبت کسی دینوی غرض سے نہ ہو

(۷) جو خود بھی اچھے کاموں کی طرف دوڑے اور تجھے بھی ساتھ لے جائے اور تیری مدد بھی کرے

(۸) جو خود سچ بول کر تجھے سچ بولنے کی ترغیب دے اور خود اچھے کام کر کے تجھے بے حد اچھے کاموں کی طرف کھینچے

(۹) جو خدا کی اطاعت کرنے میں تیری مدد کرے۔

(۱۰) جو تجھے سیدھا صحیح اچھا راستہ دکھائے

(۱۱) برے کاموں سے روکے رکھے

(۱۲) آخرت کے کاموں کی ترغیب دے اور ان میں تیری مدد کرے

(۱۳) اگر تو کوئی ناحق کام کرے یا ظلم کرے تو تجھ پر غصہ کرے

(۱۴) چھپ کر تنہائی میں تمہیں تمہارے عیب بتائے۔ اور اپنے اوپر تمہارے احسان کو بھی جتائے۔

(۱۵) تمہاری غلطیاں اپنے ذمہ لے لے (حضرت علیؑ از غرر الحکم و امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۴)

بدترین بھائی یا دوست

بدترین بھائی وہ ہے جس کے لیے تکلیف اٹھانی پڑے اور تمہارے سامنے تمہارے گناہوں کی تعریف کرے اور ان کو بڑھا چڑھا کر بیان کرے (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ)

اپنے بھائیوں کو دو (۲) طریقوں سے آزماؤ

(۱) نماز کی پابندی کرتا ہے کہ نہیں؟

(۲) مشکلوں میں دوستوں کا ساتھ دیتا ہے کہ نہیں؟ (امام جعفر صادقؑ)

اگر اپنے بھائی میں تین (۳) عادتیں پاؤ تو اس سے فائدے کی امید رکھو

(۱) حیا

(۲) امانت

(۳) سچ بولنا۔ اگر یہ باتیں نہ پاؤ تو اس سے کسی قسم کی کوئی امید نہ رکھو (جناب رسول خداؐ از کنز العمال)

بھائیوں کی عزت اور ادب کرنا

جو اپنے مومن بھائی کی بھری محفل میں عزت کرتا ہے وہ اس وقت خدا کی رحمت کے سایہ میں ہوتا ہے۔ (جناب رسول خداؐ از بحار جلد ۷۴)

جو مومن اپنے مومن بھائی کا احترام کرتا ہے تو وہ ایسا ہے گویا اس نے خدا کا احترام کیا۔ جو اپنے بھائی کو مرحبا (خوش آمدید) کہتا ہے خدا اس کو قیامت کے دن تک مرحبا لکھتا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار ۷۴)

جو شخص دین کی عزت کرتا ہے اور وہ اپنے دینی بھائی کی بھی عزت کرتا ہے اور جو اپنے دینی بھائی کی عزت نہیں کرتا وہ حقیقتاً دین ہی کی عزت نہیں کرتا (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۴)

جس کے دل میں جس قدر خدا رسولؐ کی عزت زیادہ ہوگی اس قدر ان کے دل میں مسلمانوں کی عزت زیادہ ہوگی (اسلام کی عزت کا معیار مسلمان کی عزت ہے) (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۴)

مسلمان بھائی کی حاجت کو پورا کرنا

جب تم کو مال کی ضرورت ہو تو مومن بھائی سے اپنی ضرورت بیان کرو مگر اس کو تکلیف میں نہ ڈالو۔ مگر جب تم کو مومن کی ضرورت کا پتہ چل جائے تو اس کی مدد کرو اور اس کو بیان کرنے کی زحمت نہ دو۔ (حضرت رسولؐ کریم از بحار جلد ۷۴)

بھائیوں کے حقوق ادا کرنا متقی لوگوں کا شریف ترین عمل ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۴)

خدا مومن کی اس وقت تک مدد کرتا رہتا ہے کہ جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔ جو مومن کی ایک حاجت پوری کرے گا خدا قیامت میں اس کی ایک لاکھ حاجتیں پوری کرے گا (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۴)

جو مومن کسی مومن کی پناہ لینے کے لیے آئے اور وہ مومن قدرت رکھنے کے باوجود پناہ نہ دے، اس نے خدا کی ولایت (سرپرستی حکومت) کو خود سے کاٹ دیا (کافی جلد ۲ از امام موسیٰ کاظمؑ)

جو مومن کو فائدہ پہنچائے گا اس نے گویا جناب رسولؐ خدا کو فائدہ پہنچایا (کیونکہ ہر مومن رسولؐ خدا کا امتی ماننے والا اور محبت کرنے والا ہے) (امام جعفر صادق از بحار جلد ۷۴)

خدا نے ان مومنین کے لیے تین (۳) خاص نیکیاں جمع کر رکھی ہیں۔ (یعنی ان کے لیے خاص ثواب ہے)

(۱) امام عادل (وہ حکمران یا امام جماعت جو عادل ہو، کھل کر گناہ کبیرہ نہ کرے اور ظلم نہ کرے

(۲) جو کسی مومن کو مال دے کر مضبوط کردے

(۳) جو کسی مومن کی حاجت پوری کردے (امام موسیٰ کاظمؑ از بحار جلد ۷۴)

رسولؐ خدا اپنے کسی ساتھی سے اگر تین (۳) دن نہ ملتے تو اس کے بارے میں پوچھتے تھے اگر نہ ملتا تو اس کے لیے دعا کرتے۔ اگر بیمار ہوتا تو اس سے ملنے جاتے تھے (اس طرح دوستی نبھائی جاتی ہے) (بحار جلد ۱۶)

جو انسان کا ادب نہیں کرتا اس کی بربادی بہت آسان ہے

کیونکہ افضل ترین شرف ادب کرنا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

اچھا ادب زندگی میں بہترین مددگار اور افضل ساتھی ہے۔ لوگوں کو سونے چاندی سے زیادہ ادب کی ضرورت ہوتی ہے۔

تین (۳) چیزوں سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں

(۱) اچھا ادب

(۲) شک نہ کرنا

(۳) حرام کاموں سے بچنا (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

جو ادب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کی برائیاں کم ہو جاتی ہیں۔

حضرت عیسیٰؑ سے پوچھا کہ آپ کو ادب کس نے سکھایا؟

فرمایا میں جاہلوں کی برائیاں دیکھتا پھر ان سے بچتا۔ (بحار جلد ۱۴)

علماء کے ساتھ اٹھو بیٹھو اس سے علم میں اضافہ ہوگا اور ادب میں حُسن پیدا ہوگا۔ (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

اپنے دل کو خدا کے خوف سے مؤدب بناؤ (حضرت عیسیٰؑ پروحی از تحف)

ادب سیکھنے کے لیے یہ کافی ہے کہ تم ان باتوں اور کاموں سے بچو جو تم دوسروں میں دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۰)

تم جس پر احسان کرو گے اس پر حکومت کرو گے

جس کے پاس اپنی ضرورت لے جاؤ گے اس کے قیدی بن جاؤ گے اور جس سے کچھ نہ طلب کرو گے اس کے برابر بن جاؤ گے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۷)

جو بروں کے ساتھ اٹھے بیٹھے گا کبھی محفوظ نہ رہے گا اور جو اپنے الفاظ پر قابو نہ رکھے گا وہ ضرور شرمندہ ہوگا۔

(۳) جو برے مقامات پر جائے گا بدنام ہوگا۔ (امام جعفر صادقؑ از بحار ۷۸)

خدا کا ادب کرنا یہ ہے کہ

اپنی نعمتوں اور حاجتوں میں خدا کے علاوہ کسی کو شریک نہ بنائے۔

(حضرت [illegible] از بحار جلد ۹۴

(یعنی ہر نعمت صرف خدا کی عطا سمجھے اور ہر مصیبت میں صرف خدا سے مدد [illegible])

والدین کا بہترین ورثہ ادب ہے نہ کہ مال کیونکہ مال فنا ہو جائے گا

اور ادب سے مراد علم (و اخلاق) ہے (امام جعفر صادقؑ روضۃ الکافی)

بہترین ادب یہ ہے

(۱) تم حرام سے رک جاؤ

(۲) سچ بولو جھوٹ کو بالکل چھوڑ دو

(۳) بری خواہشات کو قابو میں رکھو (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

بہترین ادب یہ ہے کہ انسان اپنی حدوں میں رہے اور اپنے مقام سے آگے قدم نہ بڑھائے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

(یعنی اپنی مالی علمی سماجی حیثیت کے مطابق کام کرے اور اس سے آگے نہ بڑھے)

بہترین ادب یہ ہے کہ حرام سے رک جاؤ (یہ خدا کا ادب کرنا ہے) (حضرت علیؑ)

ہمیشہ سچ بولنا اور جھوٹ سے بچنا افضل ادب ہے۔ (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

خوف اور لالچ کے وقت اپنی خواہشات نفس کو قابو میں رکھنا افضل ادب ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

اولاد کو ادب سکھاؤ

نوجوان کا دل خالی زمین کی طرح ہوتا ہے۔ اس میں جو ڈالا جائے گا زمین قبول کر لے گی۔ (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۷)

اپنی اولاد کی عزت کرو اور ان کو اچھے آداب (طور طریقے) سکھاؤ تاکہ تمہارے گناہ معاف کر دیے جائیں (جناب رسول خداؐ از بحار جلد ۱۰۴)

اگر تم نے بچپن میں اچھے ادب سیکھ لیے تو بڑے ہو کر فائدوں میں رہو گے (حضرت لقمانؑ از بحار جلد ۳)

جس کی بیٹی ہو اور وہ اس کو

(۱) صحیح علم سکھائے

(۲) سجائے بنائے

(۳) جو خدا نے اس کو نعمتیں دی ہیں وہ اس کو کھلے دل کے ساتھ دے تو وہ بیٹی اس کے لیے جہنم سے بچانے کی ڈھال بن جائے گی (جناب رسول خدا از کنز العمال)

جو مومن اپنے گھر والوں کو اچھا ادب سکھائے گا وہ ان کو جنت میں پہنچائے گا اور جوان کو برے آداب (طریقے) سکھائے گا وہ ان کو جہنم رسید کرے گا۔ (جناب رسولؐ خدا از مستدرک الوسائل جلد ۲)

گھر والوں کو جہنم سے بچانے کا طریقہ یہ ہے کہ

(۱) خود اچھے کام کرو پھر گھر والوں کو اس کے کرنے کی ہدایت کرو

(۲) ان کو خدا کی اطاعت کرتے رہنے کا ادب سکھاؤ

(۳) اور اچھے کام کی تعلیم دو اور

(۴) دوسروں کا اچھی طرح ادب کرنا سیکھاؤ

(۵) بچوں کو اپنے ہاتھ سے صدقہ خیرات دینے کی تعلیم دو (حضرت علیؑ از کنز العمال)

جب بچے چھوٹے ہوں تو زبانی نماز سکھاؤ اور طہارت سکھاؤ۔ جب دس (۱۰) سال کے ہوں جائیں تو نماز پڑھنے پر سختی کرو (اور نہ مانیں تو) مارو۔ مگر تین ضرب سے زیادہ نہیں مارو۔ ۱۶ سال کی عمر میں روزہ رکھواؤ۔ جب سات (۷) سال کا ہو اس کو سات (۷) مرتبہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھوا کر مطلب سمجھاؤ (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۱۰)

غیض اور غصے کے عالم میں ادب نہیں سکھایا جاتا رسول خدا نے غصے کے وقت ادب

سکھانے سے منع کیا ہے (حضرت علی از غرر)

زیادہ لعنت ملامت نہ کرو کہ اس سے دلی دشمنی بچوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اپنے ماتحتوں کو اچھے طریقوں سے ادب سکھاؤ۔ غصے کا مستحق بھی ہو تو معاف کرو کیونکہ عدل پر مبنی معاف کرنے کا اثر سزا سے زیادہ ہوتا ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۴)

نیک لوگوں کی اصلاح ان کے احترام کے ساتھ کی جائے اور برے لوگوں کو ہلکی سزا سے ادب سکھایا جائے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

عقلمند کو اشارہ ہی سزا کی برابر ہے مگر بے وقوفوں کی سزا غصہ کا اظہار ہے (حضرت علیؑ از غرر)

نیک کاموں کے ذریعہ بدکاروں کی اصلاح کرو اور اچھی خوبصورت باتوں سے ان کو اچھی راہ دکھاؤ (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

خدا نے رسولؐ کو کیا ادب سکھائے؟

خدا نے رسولؐ کو ادب سکھایا سب سے پہلے فرمایا:

(۱) معاف کیا کرو اور

(۲) لوگوں کو اچھے اچھے کام کرنے کی ترغیب دو

(۳) اور جاہلوں سے (جو علم حاصل کرنا ہی نہیں چاہتے اور اپنی جہالت پر ڈٹے رہنا چاہتے ہیں منہ پھیر لو۔

جب آپ نے ان باتوں پر عمل فرمایا تو خدا نے فرمایا انک لعلی خلق عظیم بے شک آپ اخلاق عظیم کے مالک ہیں (امام جعفر صادقؑ از تفسیر نور الثقلین جلد ۵)

آداب الٰہی (خدا کی عادتیں اور طریقے)

جو شخص خدا کے آداب (طریقوں) پر چلتا ہے اور خدا کی عادتوں کو اپناتا ہے۔ خدا اس کو دائمی کامیابی عطا فرماتا ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۹۲)

(خدا دنیا کو پسند نہیں فرماتا اس لیے اپنے رسول کو حکم دیا) ان کافروں کو جن کہ ہم نے مال دولت بے حد دے دیا ہے تم ان کی طرف نظر نہ اٹھانا۔ رسولؐ خدا نے فرمایا جو شخص خدا کا یہ ادب (طریقہ) اختیار نہ کرے گا (یعنی دنیا سے بے توجہی اختیار نہ کرے گا) وہ دنیا کی حسرتیں لے کر دنیا سے جائے گا۔ (فقہ الرضا از بحار جلد ۷۱) (امام علی ابن موسیٰ الرضاؑ)

(ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے میرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے)

خدا نے غریبوں کو یہ ادب سکھایا ہے کہ ناواقف لوگ ان کو سوال نہ کرنے کی وجہ سے امیر سمجھیں (القرآن) (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

جو خدا کے سکھائے اداب (طریقوں اور تعلیمات) کو نہیں سیکھتا وہ اپنے بنائے ہوئے آداب (طور طریقوں) سے اپنی اصلاح نہیں کر سکتا (حضرت علیؑ از غرر)

کبھی کبھی خدا اس لیے نعمتیں چھین لیتا ہے تا کہ دولت مند ادب سیکھے (یعنی غریبوں کا احساس کرلے، ظلم اور گناہ چھوڑے۔ دنیا سے بے حد محبت نہ کرے اور آخرت کے کام کرے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

اللہ کی طرف سے مشکلات اور مصیبتوں کا آنا ظالم کے لیے ادب سکھانے اور سزا دینے کے لیے ہوتا ہے۔ اور مومن کا امتحان لینے کے لیے ہوتا ہے۔ انبیاء کرامؑ کے درجات بڑھانے (اور ہمارے لیے نمونہ بنانے) کے لیے ہوتا ہے۔ اولیاء (آئمہؑ) کے لیے مصیبتوں کا آنا ان

کی بزرگی ظاہر کرنے کے لیے ہوتا ہے (تا کہ ان کی بڑائی ثابت ہو۔ وہ صبر کر کے ہمارے لیے نمونہ عمل بنیں۔) (امام حسینؑ از بحار جلد ۸۱)

دعا

مالک مجھے سزاؤں کے ذریعہ آداب نہ سکھا اور اچانک آنے والے عذاب میں مجھے نہ پکڑ۔ (امام زین العابدینؑ از بحار جلد: ۸۱)

مالک مجھ پر اپنی نعمتوں کی بارش فرما اور مصیبتوں کے ذریعہ مجھے ادب نہ سکھا (امام حسینؑ از بحار جلد ۷۸)

جب مصیبتوں کے ذریعہ بھی قوم ادب نہیں سیکھتی تو آخر میں خدا اس کے رزق میں کمی کر دیتا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۱۰)

(یعنی مہنگائی، بے روزگاری کے ذریعہ ان کی اصلاح کی جاتی ہے۔ تا کہ وہ گناہوں کو چھوڑ کر خدا کی اطاعت کی زندگی گزاریں۔)

(تندیِ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے)

نیکی کی حقیقت یا اچھے کام

نیکی (فقط) یہ نہیں ہے کہ اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف کر کے نماز پڑھ لو بلکہ نیکی یہ ہے کہ جو خدا آخرت اور فرشتوں، خدا کی کتابوں اور پیغمبروں کو دل سے سچ کر مانے

(۲) اور (خدا) کی محبت میں اپنے (غریب) رشتہ داروں مسکینوں مسافروں مانگنے والوں اور (غلامی، قرض، یا مشکلات) سے گردنیں چھڑانے کے لیے مال دے

(۳) نماز کو پابندی سے ادا کرتا رہے اور زکوۃ ادا کرے۔

(۴) اور پورا کریں اپنے عہد کو جب کسی سے کوئی عہد (وعدہ) کریں

(۵) اور صبر کرنے والے سختی، تکلیف اور لڑائی کے وقت، یہی لوگ سچے (نیک) اور پرہیزگار (برائیوں سے بچنے والے) لوگ ہیں (القرآن سورۃ بقرہ:۱۷۷)

افضل ترین نیکی

خدا کی راہ میں مارا جانا ہے۔ ہر نیکی پر نیکی ہوتی ہے مگر خدا کی راہ میں مارے جانے سے افضل اور بلند تر کوئی نیکی نہیں (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۴)

خدا کی ناراضگی اور سزاؤں سے ڈرو، ایک دوسرے کو فائدے پہنچاؤ، ایک دوسرے سے سچی محبت کرو، ایک دوسرے مل جل کر رہو، ایک دوسرے رحم کرو (امام جعفر صادقؑ از کافی جلد ۲)

کامل نیکی یہ ہے کہ جو کام سب کے سامنے کرتے ہو وہی چھپ کر بھی کرو (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

برزخ

ان کے مرنے کے بعد برزخ (درمیانی عرصہ) ہے جہاں قبروں سے اٹھائے جانے تک وہ رہیں گے (القرآن سورۃ مومنوں ۱۰۰)

برزخ دنیا اور آخرت کے درمیان ثواب یا عذاب کا عالم ہے۔ میں خدا کی قسم صرف اس برزخ کے عالم میں ڈرتا ہوں (کہ یہاں کی سزاؤں سے تم خود اپنے عمل سے بچو)

(امام جعفر صادقؑ از تفسیر نور الثقلین جلد ۲)

برزخ سے مراد قبر ہے۔ خدا کی قسم قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے (امام مہدیؑ از بحار جلد ۷۸)

مرنے کے بعد روحیں ان کے دنیاوی جسموں جیسے جسم میں ہوتی ہیں۔ اس طرح وہ کھاتا

پیتا ہے۔کوئی اس کے پاس جائے تو اس کو پہچان لے گا۔(امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ٦)

روحیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی رہتی ہیں۔ایک دوسرے کا حال پوچھتی ہیں۔مومنین کی روحیں جنت کے کھانے کھاتی ہیں۔دعا کرتی ہیں کہ مالک قیامت برپا فرما اور اپنے وعدے پورے کر(امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ٦)

نجف کے پچھلی طرف تمام مومنین کی روحیں نور کے جسموں اور نور کے ممبروں پر ہیں جو حلقے بنائے ایک دوسرے سے مل رہی ہیں۔وادی برہوت میں ہر کافر کی روح موجود ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ٦)

اللہ کی برکت

اگر شہروں کے رہنے والے ایمان لاتے اور برے کاموں سے بچتے تو ہم ان پر زمین و آسمان کی برکتوں کے دروازے کھول دیتے (قرآن سورہ اعراف ٩٦)

اگر میری اطاعت کی جائے تو میں راضی ہو جاؤں گا۔پھر اپنی برکتیں نازل کروں گا جن کی کوئی حد نہیں ہے(امام علی رضاؑ از کافی جلد ٦)

برکت کے دس (١٠) حصے ہیں جن میں نو (٩) تجارت میں ہیں۔صرف ایک حصہ باقی دوسرے تمام پیشوں میں ہے(حضرت رسولؐ خدا از بحار جلد ١٠٣)

اگر کسی گھر میں خیانت، چوری، شراب اور زنا کاری داخل ہو جائے تو اس گھر سے برکت اٹھ جاتی ہے(جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ٧٩)

حرام مال نہیں بڑھتا۔اگر بڑھتا ہے تو اس میں برکت نہیں ہوتی۔خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے تو اس کا اجر نہیں ملتا اگر مرنے کے بعد بچ جائے تو وہ جہنم کا دروازہ ہوتا ہے (حضرت علیؑ)

مسکراتے چہرے کے ساتھ لوگوں سے ملنا

مسکراتے چہرے کے ساتھ لوگوں سے ملنا دل کی دشمنی کو دور کرتا ہے۔ محبت کا جال ہے شرفاء کا طریقہ ہے۔ پہلی کامیابی ہے۔ ایسا نیک کام ہے جس پر کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ یہ روشن اخلاق ہے۔ محبت کا سبب ہے۔ مومن کے چہرے پر مسکراہٹ ہوتی ہے۔ اس کی طاقت اس کے دین میں ہوتی ہے۔ اس کا غم اس کے دل میں ہوتا ہے (چہرے پر نہیں) مسکرا کر ملنا شرافت کی علامت ہے بھائی چارہ کو مضبوط کرتا ہے۔ (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

خدا اس کو سخت ناپسند کرتا ہے جو برے کڑوے چہرے سے لوگوں سے ملے (حضرت علیؑ از مستدرک الوسائل)

اگر تم اپنے مومن بھائی سے مسکرا کر خوشی سے مصافحہ کرو گے تو جب ان سے جدا ہو گے تمہارے گناہ تم سے جدا ہو جائیں گے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۶)

(مومن سے محبت اور مومن کی عزت کرنا خدا کو اس قدر پسند ہے کہ خدا ایسا کرنے والوں کے گناہ معاف کر دیتا ہے کیونکہ مومن کی عزت خدا کی عزت کرنا ہے)

بدترین لوگ

ذلیل ترین آدمی وہ ہوتا ہے جو لوگوں کو ذلیل کرے (جناب رسول خداؐ از بحار جلد ۷۵)

جس نے کسی مومن کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی (جناب رسول خداؐ از بحار جلد ۷۶)

جس نے میرے دوست کی توہین کی اس نے میرے خلاف جنگ شروع کی (حدیث قدسی مروی از رسول خداؐ از بحار جلد ۷۷)

کسی کو تکلیف نہ دینا کامل عقل کی دلیل ہے۔ اور دنیا و آخرت کی راحت ہے (امام زین

العابدینؑ از بحار ۷۸)

کسی کو تکلیف دینے سے تم ایک ہاتھ روکتے ہو، جب کہ کئی ہاتھ (تم سے) رک جاتے ہیں۔ مومن کی اپنی جان تکلیف میں ہوتی جب کہ لوگوں کو اس سے آرام ملتا ہے۔

(امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۷۵)

خدا کی راہ میں تکلیف اٹھانا

جو لوگ خدا کی راہ میں گھروں سے نکالے گئے یا اپنے شہروں سے نکالے گئے، انہوں نے ہماری راہ میں تکلیفیں اٹھائیں، کافروں سے جنگ کی اور شہید ہوئے، میں ان کے گناہوں کو ضرور معاف کروں گا (قرآن سورہ عمران ۱۹۵)

خدا کی راہ میں جتنی مجھے تکلیفیں پہنچائی گئیں کسی کو نہیں پہنچائی گئیں (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

زمین

زمین اللہ کی ہے۔ بندے بھی اللہ کے ہیں۔ جو مردہ زمین کو آباد کرے وہ زمین اسی کی ہے ظالم کو قبضہ کرنے کا کوئی حق نہیں۔ جو شخص ایسی زمین کو آباد کرے جو کسی کی ملکیت نہ ہو تو وہ زمین اسی کی ہے۔ جس زمین پر احاطہ نہیں کیا گیا (آباد نہیں کیا گیا) وہ زمین خدا رسول کی ملکیت ہے (رسولؐ خدا از کنز العمال)

میں اور میرے اہلبیتؑ کو خدا نے زمین کا مالک بنایا ہے۔ ہم اصل میں متقی ہیں۔ اور ساری زمین ہماری ہے۔ جو مسلمان اس کو زندہ (آباد) کرے ان کا خراج (خمس) مرے اہلبیتؑ میں سے ہونے والے امام کو ادا کرے (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد: ۱۰۰)

کم کھانا

کم کھانا نفس کی شرافت، صحت کا باقی رہنا، رنج کا کم ہونا، حساب کا کم ہونا، جسم کی صحت اور صاف ہوتا ہے۔ جس کی غذا کم ہوگی اس کا جسم تندرست ہوگا۔ زیادہ کھانے سے جسم بیمار ہوتا ہے کم کھانا نبوت کا حصہ ہے (جناب رسولؐ خدا)

جس کی غذا کم اور تسبیح اور ذکر خدا زیادہ ہوتا ہے فرشتے اس کی زیارت کی تمنا کرتے ہیں خدا جب کسی کی اصلاح کرنا چاہتا ہے تو اس کو کم کھانے کم بولنے اور کم سونے کا الہام کرتا ہے (حضرت علیؑ از مستدرک الوسائل)

مومن کے دل کے لیے زیادہ کھانے سے زیادہ کوئی چیز نقصان دینے والی نہیں۔ زیادہ کھانسے دل مرجاتے ہیں جیسے زیادہ پانی سے کھیتی مرجاتی ہے (جناب رسولؐ خدا مستدرک الوسائل)

اگر لوگ کھانے میں اعتدال (نہ زیادہ نہ بہت کم) پیدا کرلیں تو ان کے جسم بھی معتدل (نہ بہت موٹے نہ بہت پتلے) ہوں گے (امام موسیٰ کاظمؑ)

جو زیادہ کھاتا ہے اس کی بیماریاں بڑھ جاتی ہیں۔ بھوک اور بیماری ایک جگہ جمع نہیں ہوتی۔ صحت اور زیادہ کھانا ایک جگہ جمع نہیں ہوتا (حضرت علیؑ از مستدرک الوسائل)

ابھی کھانے کی خواہش باقی ہو تو کھانا بند کرو۔ اس سے کھانا خوشگوار ہوگا۔ جب کھانے کی خواہش ہو تب کھاؤ۔ ابھی خواہش باقی ہو تو اٹھ جاؤ (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۶۲)

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''جس کو حکمت (عقلمندی) دی گئی اس کو بہت زیادہ خیر اور فائدے دیئے گئے۔
(القرآن)

''مومن کے لیے حکمت کا ایک کلمہ سننا سال بھر عبادت کرتے رہنے سے افضل ہے۔
(جناب رسولؐ خدا از بحار الانوار جلد ۷۷)

اگر شایان نیم تیغ علی را
نگاہم دہ چوں شمشیر علی تیز
(اقبال)

(اگر میں حضرت علیؑ کی تلوار پانے کا اہل نہیں ہوں تو مالک مجھے علیؑ کی تلوار کی دھار جیسی تیز نگاہ عطا فرما)

جس مطلب تابندہ کی تائید کرے دل
قیمت میں بہت بڑھ کے ہے تابندہ گہر سے
(اقبال)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انسان کی فطرت اور تخلیق کی کیفیت

تم باطل سے کٹ کر اپنا چہرہ (توجہ) خدا کے دین و قانون کی طرف کیے رہو۔ (یعنی خدا کی اطاعت کو زندگی کا مقصد بناؤ) یہی خدا کی بنائی ہوئی فطرت ہے۔ اسی پر خدا نے لوگوں کو پیدا کیا ہے (قرآن۔ سورہ روم ۳۰)

خدا نے اپنی تمام مخلوق کو مسلمان (اپنی اطاعت کی طرف راغب) پیدا کیا ہے۔ اسی لیے خدا نے ان کو کچھ کاموں کا حکم دیا ہے اور کچھ کاموں سے روکا ہے۔ خدا نے کسی کو کافر نہیں پیدا کیا کفر تو یہ ہے کہ جب خدا (انبیاء کو بھیج کر) اپنی حجت پوری کر دیتا ہے، یعنی ان پر حق بات کو پیش کر دیا جاتا ہے، پھر بھی جب وہ حقیقتوں کا انکار کر دیتے ہیں تب وہ کافر (منکر حق) بن جاتے ہیں (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۵)

خدا نے رسول بھیجے ہیں جو ایمان (اور نیک عمل) کی طرف بلاتے ہیں (اب جو ان کی بات سنتے ہیں) ان کی خدا ہدایت فرماتا ہے (جو نہیں سنتے) ان کی خدا ہدایت نہیں فرماتا۔

(امام جعفر صادقؑ از کافی جلد ۲ از بحار جلد ۶۹)

جبر کا عقیدہ باطل ہے

(یعنی یہ سمجھنا کہ انسان مجبور ہے، صاحب اختیار نہیں)

اگر جبر ہوتا (اور انسان کو کوئی اختیار ہی نہ ہوتا) تو ثواب و عذاب باطل ہو جاتا۔ خدا کا حکم

دینا اور برے کاموں سے روکنا بے کار ہو جاتا۔ خدا کے سارے وعدے مہمل ہو جاتے گناہگاروں پر لعنت نہ کی جاتی۔ نیک کام کرنے والوں کی خدا تعریفیں نہ کرتا۔ بلکہ نیک لوگوں کی مذمت کی جاتی اور بروں کی تعریف کی جاتی (کہ انہوں نے موقعوں سے خوب ناجائز فائدے اٹھائے) اس لیے جبر کا عقیدہ خدا کے دشمنوں اور بت پرستوں کا عقیدہ ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۵)

حسن بصری نے لکھا قضا و قدر کے بارے میں سب سے اچھا قول حضرت علیؑ کا ہے کہ فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ جس خدا نے تم کو گناہ کرنے سے روکا ہے اس نے تمہیں دھوکا دیا ہے جب کہ خدا ایسے گھٹیا کاموں سے پاک ہے۔

نیز فرمایا: اگر جھوٹ بولنا یا گناہ کرنا اپنے اصل کی بنا پر (انسان کے مجبور ہونے کی وجہ سے) یقینی طور پر ہوتا تو اس کا قصاص لینا ظلم ہوتا (حضرت علیؑ)

(کیونکہ جو انسان مجبوراً کوئی برا کام کرے، اس کی سزا دینا ظلم ہے)

واصل ابن عطا نے لکھا۔ قضا و قدر کے بارے میں بہترین بات حضرت علیؑ نے فرمائی کہ کیا خدا تم کو برے کاموں کی طرف لے جاتا ہے؟ اور پھر تم کو سخت سزائیں بھی دیتا ہے؟

جس بات پر تم خدا سے معافی مانگو وہ تمہاری طرف سے ہے (تم نے خود اپنے اختیار سے اس کو انجام دیا ہے) اور جس بات پر تم خدا کی تعریف کرو وہ خدا کی طرف سے ہے۔

(حضرت علیؑ از بحار جلد ۵)

(۱) گناہ یا تو خدا کرتا ہے، تو یہ ممکن نہیں ہے کہ خدا خود گناہ کروائے اور پھر سزا بھی دے۔ (کیونکہ یہ بدترین ظلم اور عیب ہے)

(۲) یا پھر گناہ خدا اور بندے دونوں نے مل کر کیا ہے۔ ایسا بھی نہیں ہے۔ کیونکہ خدا طاقتور شریک ہے۔ اس لیے اس کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کمزور شریک کو سزا دے (اور خود بچ

نکلے) اس لیے لازماً گناہ بندے اپنے اختیار سے کرتے ہیں۔ اب اگر خدا ان کو معاف کر دے تو یہ خدا کی مہربانی ہے۔ اگر خدا سزا دے تو یہ سزا بندے کے اپنے جرم اور گناہ کی وجہ سے ہوگی (امام موسیٰ کاظمؑ از بحار جلد ۷۸)

(نوٹ: خدا یہ تو پوچھے گا کہ تو نے شراب کیوں پی؟ زنا کیوں کیا؟ کیونکہ یہ سب بندے کے کام ہیں۔ مگر خدا کسی سے یہ نہ پوچھے گا کہ تیرا قد کیوں چھوٹا تھا؟ تیرا رنگ کیوں کالا تھا؟ کیونکہ یہ سب خدا کے کام ہیں) (بحار جلد ۵)

حدیث قدسی

اگر میں تمہارا مالک خدا چاہتا تو سب لوگ اس پر مجبوراً ایمان لے آتے۔ جس طرح وہ جنت جہنم دیکھ کر ایمان لے آئیں گے (خدا) ایسا کر سکتا تھا مگر پھر وہ لوگ میرے قریب رہنے اور خاص عزت اور ہمیشہ رہنے کی جنت کے مستحق نہ ہوتے (حدیث قدسی از جناب رسول خدا از تفسیر نور الثقلین)

(کیونکہ انکا ایمان لانا ان کا اپنا کارنامہ نہ ہوتا بلکہ مجبوراً ایمان لائے ہوتے۔ اس لیے ثواب اور عزت کے مستحق نہ ہوتے!)

نہ جبر ہے نہ تفویض

نہ ہم مجبور ہیں نہ بالکل آزاد

نہ انسان بالکل مجبور ہے نہ بالکل مکمل بااختیار ہے معاملہ دونوں باتوں کے درمیان ہے اس کی مثال یہ ہے کہ تم نے کسی کو برا کام کرتے دیکھا۔ اس کو روکا مگر وہ نہ رکا۔ تم نے اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا۔ تمہارا یہ چھوڑ دینا برے کام کا حکم دینا نہیں قرار پائے گا۔ (اسی طرح خدا نے پہلے برے کام سے ہمیں روکا۔ جب ہم نے نہ مانا تو یہ ہمارا اپنا عمل ہے۔ اس کی

مطلب یہ نہیں کہ خدا نے برے کام کرنے کا حکم دیا ہے (معاذ اللہ) (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۵)

ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کیا خدا بندے کو گناہ کرنے پر مجبور کرتا ہے؟ فرمایا نہیں پوچھا۔ تو کیا خدا نے سارے معاملات (اختیارات) بندوں کے حوالے کر دیئے ہیں کہ وہ جو چاہیں کریں؟ فرمایا نہیں۔

پھر امام نے فرمایا ان دونوں کے درمیان تمہارے مالک کا لطف و کرم ہے (بحار جلد ۵)

(یعنی انسان صاحب اختیار بھی ہے اور مجبور بھی ہے۔ جس قدر اختیار رکھتا ہے اسی قدر اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے)

امام سے پوچھا گیا کہ کیا جبر و قدر کے درمیان کوتیسری منزل بھی ہے؟ امام نے فرمایا: ہاں اور وہ زمین اور آسمان کے درمیانی فاصلے سے بھی بہت زیادہ وسیع ہے

(یعنی مجبوری کے باوجود انسان کافی اختیارات رکھتا ہے۔ اسی اختیار کی وجہ سے ثواب و عذاب کا مستحق ہے) (امام محمد باقرؑ از التوحید)

حضرت امام رضاؑ سے پوچھا گیا کہ کیا مخلوق مجبور ہے؟ امام نے فرمایا "خدا کی ذات عادل ہے کہ وہ اپنی مخلوق کو مجبور کر کے (گناہ کرائے) اور پھر سزائیں دے۔"

پوچھا گیا تو کیا خدا نے ہمیں کھلی چھٹی دے رکھی ہے؟

امام نے فرمایا: "خدا کی ذات صاحب حکمت ہے۔ اس لیے وہ اپنے بندوں کو بالکل آوارہ نہیں چھوڑتا۔ ان کو ان کے سپرد نہیں کرتا۔" (بلکہ اچھے کاموں کی ہدایتیں اور تعلیمات دیتا ہے اور برے کاموں سے روکتا ہے) (امام علی رضا از بحار جلد ۵)

خدا نے حضرت موسیٰؑ سے فرمایا "اگر تو نے میری اطاعت کی تو اطاعت کرنے پر تیری مدد کروں گا۔ اگر میری نافرمانی کی تو اس پر تیری مدد نہ کروں گا۔ اب جو میری اطاعت کرتا ہے وہ

میرے احسان کی وجہ سے میری اطاعت کرتا ہے (کیونکہ جب وہ میری اطاعت کا پکا ارادہ کرتا ہے تو میں خود اس کی مدد کرتا ہوں) اور جو میری نافرمانی کرتا ہے تو اس پر میری حجت پوری ہو گی (یعنی میں اس سے اس کا حساب لوں گا کیونکہ میں اس کو برے کاموں کے برے نتائج کو سمجھا چکا ہوں) (حدیث قدسی مروی از امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۵)

پانچ قسم کے لوگوں کے لیے نہ جہنم کی آگ کبھی بجھے گی اور نہ ان کے جسموں کو موت آئے گی۔ ان میں ایک وہ شخص بھی ہے جو خود اپنے اختیار سے گناہ کرتا ہے لیکن اپنے گناہ کو خدا پر ڈال دیتا ہے۔ (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۵)

(نوٹ: یعنی یہ کہتا ہے کہ

ناحق ہم مجبوروں پہ تہمت ہر بدکاری کی

چاہیں ہیں سو آپ کریں ہیں، ہم کو عبث بدنام کیا)

آخری زمانے میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو خود گناہ کریں گے اور کہیں گے یہ گناہ خدا نے ہماری قسمت میں لکھوائے تھے (اس لیے ہم نے مجبوراً کیے ہیں) جو شخص اس کے نظریہ کو رد کرے گا اس کا ثواب خدا کی راہ میں تلوار چلانے والے کے برابر ہو گا۔ (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۵)

خدا برے کاموں کا حکم نہیں دیتا

تمام کام تین (۳) قسم کے ہیں

(۱) فرائض یعنی خدا کے احکامات۔ یہ خدا کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے ہیں۔ یہ خدا اپنی قضا و قدر اور اپنی مرضی اور اپنے علم کے تحت جاری فرماتا ہے۔

(۲) فضائل (بہت اچھے نفل کام) یہ بھی خدا کی رضامندی اور اس کی مشیت و مرضی

اوراس کے دئے ہوئے علم کے تحت بیان ہوئے ہیں

(۳) رہے گناہ یہ خدا کی مشیت اور علم میں ضرور ہوتے ہیں مگر ان پر خدا سزا دے گا (حضرت علیؑ از تفسیر نور الثقلین جلد ۳)

خدا نے اپنے بندوں کو ان کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے جو ان کے اختیار میں ہیں اور ایسے کاموں سے روکا ہے جن سے وہ رک سکتے ہیں۔ خدا نے آسان کاموں کے ادا کرنے کا حکم دیا ہے مشکل کاموں کے کرنے کی تکلیف نہیں دی ہے۔ پھر تھوڑے سے اچھے عمل پر کثیر اجر عطا فرمایا ہے۔

خدا کی نافرمانی اس لیے نہیں ہوتی کہ خدا کو مغلوب کر دیا گیا ہے (اس کو شکست دے دی گئی ہے) نہ خدا کی اطاعت اس لیے ہوتی ہے کہ خدا نے ہمیں اپنی اطاعت پر مجبور کر دیا ہے کیونکہ خدا نے انبیاء کرامؑ کو کھیل تماشے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اپنی مرضی اور احکامات پہنچانے کے لیے بھیجا ہے) (حضرت علیؑ از شرح نہج البلاغہ جلد ۱۸)

سرکشی اور تکبر کا انجام

ہر سرکش اور (خدا رسول اور خدا والوں سے) دشمنی رکھنے والا ہلاک و برباد ہوا (القرآن سورہ ابراہیم ۱۵)

انسان حلم اور برداشت کے ذریعہ روزہ دار غازی کا مرتبہ حاصل کر لیتا ہے لیکن اگر وہ برداشت نہیں کرتا تو جبار لکھتا جاتا ہے، پھر اپنے گھر والوں کے سوا کوئی اس کا مددگار نہیں ہوتا۔
(جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

جبار سرکش اور متکبر لوگ قیامت میں چیونٹیوں کی شکل میں جمع ہوں گے۔ لوگ ان کو اپنے پیروں سے کچلیں گے کیونکہ وہ لوگوں کو دنیا میں حقیر اور ذلیل سمجھتے تھے (جناب رسولؐ خدا از

جبار قسم کے لوگ (جو کوئی بات برداشت نہیں کرتے) خدا کی رحمت سے بہت دور ہوں گے (امام جعفر صادقؑ)

مجھ سے ایسی خوشامدیں اور جھوٹی تعریفیں نہ کیا کرو جیسی سرکش حاکموں سے کی جاتی ہیں۔ نہ مجھ سے اس طرح بچو اور جس طرح غصہ سے بھرے حاکموں سے بچا اور ڈرا جاتا ہے (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ)

جو شخص جابر بننے کی کوشش کرے گا خدا اس کو برباد اور ذلیل کردے گا (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

بزدلی اور جھگڑے کرنے کی مذمت

بزدلی حرص اور کنجوسی ایسی بری عادتیں ہیں جو خدا سے بدگمانی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں شدید بزدلی دل کی کمزوری کو بتاتی ہے۔ (حضرت علیؑ)

مومن نہ بزدل ہوتا ہے نہ حریص نہ کنجوس (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۷۵)

اپنے مشوروں میں کسی بزدل کو شریک نہ کرو کیونکہ اس کی رائے تم کو بھی کمزور بنادے گی اور ایسی چیز کو بڑا بنا کر دکھائے گی جو حقیقت میں بڑی چیز نہیں ہے۔ (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

جو لوگ بغیر کسی دلیل کے اللہ کی دلیلوں آیتوں کی مخالفت اور جھگڑے کرتے ہیں وہ خدا اور ایمانداروں کے نزدیک سخت قابل مذمت ہیں (قرآن: سورہ مومن ۳۵)

اے عبدالعظیم! میری طرف سے میرے دوستوں کو سلام دو اور ان سے کہو کہ وہ شیطان کی بات نہ مانیں۔ سچ بولیں اور امانتیں ادا کریں۔ اور جن باتوں میں ان کا کوئی فائدہ نہیں ہے ان میں خاموش رہیں اور لڑائی جھگڑے بالکل چھوڑ دیں (امام علی رضاؑ از بحار جلد ۷۴)

دین کے بارے میں جھگڑے کرنا یقین کو تباہ کر دیتا ہے (حضرت علیؑ)

بحث مباحثہ کرو مگر اس طریقے سے جو سب سے اچھا طریقہ ہو۔
(یعنی کسی کا دل نہ رکھے، کوئی ذلیل نہ ہو نرمی اور دلیلوں سے بات کرو)

(قرآن سورہ النحل ۱۲۴)

ہم خدا کے دین کے سلسلے میں بحث مباحثہ کرنے والے ہیں (وہ بھی اچھے نرم اور مضبوط دلیلوں کے ذریعہ) (جناب رسول خدا از بحار جلد)

جو شخص ہمارے دشمنوں کے خلاف اپنی زبان کے ذریعہ ہماری مدد کرتا ہے خدا اس کو اس دن دلیل کے ساتھ بولنے کی طاقت عطا فرمائے گا جب وہ خدا کے سامنے حاضر ہوگا۔ (امام محمد باقرؑ از بحار جلد۲)

تجربہ کی اہمیت

ہر جرات عقل کی محتاج ہے اور ہر معرکہ اور مشکل کام تجربہ کا محتاج ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

تجربہ علم ہے جس سے فائدے حاصل کئے جاتے ہیں (حضرت علیؑ از غرر)

جب تک تم کو کسی کام کا تجربہ حاصل نہ ہو جائے اس کو شروع نہ کرو (پہلے کسی تجربہ کار کے ساتھ کام کرو) (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

تجربہ کا پھل اور نتیجہ اچھا سبق حاصل کرنا ہے۔ کیونکہ تجربے سے عبرت اور سبق ملتا ہے۔ جس کا تجربہ کم ہوتا ہے وہ دھوکہ کھا جاتا ہے۔ جس تجربہ زیادہ ہوتا ہے وہ کم دھوکہ کھاتا ہے۔ جس کو تجربہ پکا کردے وہ بربادیوں سے بچ جاتا ہے اور جو تجربہ حاصل نہیں کرتا وہ انجام سے اندھا ہو جاتا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

تجربہ اور عقل

عقل ایسی صلاحیت ہے جو علم اور تجربے سے بڑھتی ہے۔ عقل تجربوں کو یاد رکھنے کا نام ہے کسی کی رائے اس کے تجربوں کے مطابق ہوتی ہے۔ جو اپنے تجربات یاد رکھتا ہے اس کے سارے کام ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ تجربوں کو یاد رکھنا بڑی عقل مندی ہے۔ اصل عقلمند وہ ہوتا ہے جو اپنے اور دوسروں کے تجربوں سے سبق سیکھے۔ تجربے ختم نہیں ہوتے اس لیے عقلمند کے تجربوں میں اضافے ہوتے رہتے ہیں (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

گھبراہٹ اور بے صبری کے نتائج

بے شک انسان بڑا لالچی پیدا کیا گیا ہے اگر اس کو تکلیف چھو جاتی ہے تو گھبرا جاتا ہے (مگر) جب مالدار بنا تو کنجوسی کرنے لگا (القرآن معارج ۱۹)

بے صبری سے بچو کیونکہ اس سے امیدیں کٹ جاتی ہیں۔ عمل کمزور ہو جاتا ہے۔ رنج و غم بڑھ جاتا ہے۔

ہر مصیبت سے نکلنے کے دو (۲) طریقے ہیں

(۱) کوئی طریقہ حیلہ یا ذریعہ استعمال کیا جائے

(۲) مگر جہاں کوئی حیلہ اور طریقہ کام نہ کرے وہاں صبر سے کام لے (حضرت علیؑ از بحار جلد۸۲)

(یعنی صبر کرے، کوششیں کرے، دعا کرے اللہ پر بھروسہ کرے اور خدا کی مدد کے آنے کا انتظار کرے۔)

گھبرانے سے مصیبت دوگنی اور پریشانی (تنگی) زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس طرح صبر سے کام نہ لینے سے تمام محنتوں پر پانی پھر جاتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی ناگوار باتوں سے نہ گھبراؤ۔ ورنہ

یہ گھبراہٹ تم کو بڑی بڑی مصیبتوں میں ڈال دے گی۔ مصیبت ایک ہوتی ہے گھبرانے سے دو گنی ہو جاتی ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

بے صبری اجر برباد کر دیتی ہے

گھبراہٹ پر صبر کے ذریعہ غلبہ پاؤ کیونکہ بے صبری اور گھبرانے سے مصیبت پر ملنے والا اجر برباد ہو جاتا ہے اور اسطرح انسان صبر کرنے کے ثواب سے محروم ہو جاتا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم) (یہی اصل میں بہت بڑا نقصان ہے کہ مصیبت جھیلی اور اجر بھی نہ ملا)

جبکہ خدا نے فرمایا ہے کہ ہم صبر کرنے والوں کو بلا حساب اجر دیں گے۔ (القرآن)

سخت ترین بے صبری چیخنا پکارنا، منہ سینہ پیٹنا کوٹنا، بال نوچنا توڑنا ہے۔ جس نے بین کرنے والی عورتوں کو مقرر کیا اس نے صبر کا دامن چھوڑ دیا۔ (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۲ ص ۹۸ مسکن)

(نوٹ: حضرت امام حسینؑ کے لیے رونا اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ ہماری ذاتی مصیبت نہیں تھی۔ رسولؐ خدا اور دین خدا کی مصیبت تھی۔ امام حسینؑ پر رونا ظلم کے خلاف احتجاج کرنا ہے۔ اس لیے کہ امام نے فرمایا کہ جو ہماری مصیبت سن کر غم کھاتا ہے اور اس کے دل سے درد اٹھتا ہے وہ ہمارے ساتھ ساتھ ہوگا۔ ہمارے درجات میں ہوگا۔ (امام حسن عسکریؑ از بحار)

نیز یہ کہ محمدؐ اور آل محمدؐ سے محبت کرنا خدا کی اطاعت ہے

دو (۲) آوازیں ایسی ہیں کہ جو خدا کو سخت ناپسند ہیں

(۱) مصیبت کے وقت چیخنا چلانا اور نعمت ملنے پر ناچنا گانا (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

جو مصیبت کے وقت اپنے گھٹنے (سر) پیٹنے کا اس نے صبر کرنے کا اجر ضائع کر دیا۔

(حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

صفین کی جنگ کے بعد جب عورتیں روئیں تو حضرت علیؑ نے فرمایا:

میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری عورتیں تم پر غالب آچکی ہیں۔تم ان کو چیخ کر رونے سے کیوں نہیں روکتے؟(حضرت علیؑ از بحار جلد ۶۷)

اچھے کاموں پر جزاء اور انعامات کی بارش

قیامت کا وقت ضرور آنے والا ہے۔میں اس کو چھپائے رکھوں گا تاکہ ہر شخص (موت اور قیامت کے خوف سے) اچھے کام کرے تاکہ اس نے جیسی کوشش کی ہے اس کے مطابق اس کو بدلہ دیا جائے(قرآن سورۃ طٰہٰ ۱۴)

مگر جو برا کام کرے گا اس کو صرف اس کے برے کام کی برابر سزا دی جائے گی (کوئی اضافہ نہیں کیا جائے گا) قرآن سورہ انعام(۱۶۰)

ساری خدائی میں نوحؑ پر سلام ہی سلام ہے(عزت ہی عزت ہے)

کیونکہ ہم اچھے کام کرنے والوں کو ایسی (اعلیٰ) جزاء اور انعام دیتے ہیں (قرآن: صافات:۷۹)

ہر طرف سے آل یاسین (آل محمدؐ) پر سلام ہی سلام ہے۔یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی اچھا بدلہ دیتے ہیں(القرآن صافات:۱۳۰)

ان کو ان کے صبر کے بدلے جنت کے گھنے باغ اور ریشم کا لباس خدا عطا فرمائے گا (قرآن دہر۱۲)

نیک لوگ جو کچھ چاہیں گے وہ سب کا سب ان کے پالنے والے مالک کے پاس ہے۔ یہ نیک کام کرنے والوں کی جزاء اور انعام ہے(قرآن زمر۳۴)

جس کو خدا سے جزا ملنے کی امید ہوگی وہ اچھے کام پر کسی بات کو ترجیح نہ دے گا کیونکہ امتحان کے مطابق ہی جزا ملتی ہے (جتنا امتحان سخت ہوتا ہے اتنا ہی اجر زیادہ ہوتا ہے) (حضرت علیؑ ازغررالحکم)

مجرموں کی سزائیں

ان کے لیے جہنم کی آگ کا بستر اور آگ کی چادر اوڑھنے کے لیے ہوگی۔ ہم ظالموں (دوسروں کا حق مارنے والوں) کو ایسی ہی سزائیں دیتے ہیں (القرآن اعراف ۱۴۱)

بے شک جو مجرم ہوکر اپنے مالک کے پاس آئے گا اس کے لیے یقیناً جہنم ہے۔ جس میں نہ وہ مرے گا اور نہ زندہ رہے گا ہمیشہ سسکتا تڑپتا رہے گا) (القرآن طٰہٰ ۷۴)

کسی کا عیب ڈھونڈنے اور غیبت کرنے کی سزائیں

کسی کے لیے غلط باتیں سوچنے سے بچو کیونکہ یہ بدگمانی ہے اور یہ بہت بڑا جھوٹ ہے اس لیے کسی کے عیب نہ ڈھونڈو (رسولؐ خدا ازصحیفۃ الرضا)

مومنین کی غلطیاں تلاش نہ کرو۔ جو مومنوں کی غلطیاں ڈھونڈتا ہے پھر خدا اس کی غلطیاں پکڑتا ہے۔ اس طرح اس کو ذلیل کر دیتا ہے چاہے وہ گھر کے اندر ہی گناہ کیوں نہ کرے (رسولؐ خدا ازکافی جلد۲)

جب تم کسی بدکار عورت سے پوچھو گے کہ تجھ سے کس کس نے منہ کالا کیا؟ تو وہ کہے گی فلاں فلاح نے۔ اگر وہ یہ کہے گی تو اس عورت پر دو سزائیں جاری کرو

(۱) اس نے زنا کا اقرار کیا

(۲) دوسرے مومن پر الزام لگایا (حضرت علیؑ ازمستدرک الوسائل)

حضرت عمرؓ رات کو مدینے میں گشت لگا رہے تھے۔ ایک گھر سے گانے کی آواز سنی تو دیوار

پھلانگ کر گھر کے اندر چلے گئے اور آدمی سے کہا تو نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ خدا تیرے گناہ چھپاتا ہی رہے گا۔ اس نے کہا اگر میں نے ایک گناہ کیا ہے تو آپ نے تین گناہ کئے ہیں

(۱) خدا نے فرمایا ہے کہ کسی کے عیب نہ ڈھونڈو جب کہ آپ نے میرا عیب ڈھونڈا۔ تجسس فرمایا

(۲) خدا نے فرمایا ہے کہ گھروں میں دروازوں سے آؤ آپ دیوار پھلانگ کر آگئے

(۳) خدا نے فرمایا ہے جب تک اجازت نہ مل جائے کسی کے گھر میں داخل نہ ہو۔ آپ بلا اجازت تشریف لے آئے۔

اس پر حضرت عمر نے معافی مانگی (کنز العمال جلد ۳)

لوگوں کے عقیدے معلوم نہ کرتے پھرو اس طرح بغیر دوستوں کے رہ جاؤ گے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

(کیونکہ ہر انسان میں کوئی نہ کوئی عیب ضرور ہوتا ہے۔ بے عیب صرف خدا کی ذات ہے)

سب سے اشرف و اعلیٰ محفلیں

مجالس و محافل کا شرف یہ ہے کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھا جائے۔ (جناب رسولؐ خدا قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھا کرتے تھے۔ (جناب رسولؐ خدا اور امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۶)

محفل و مجلس کے آداب

جب کسی محفل میں داخل ہو تو آخری جگہ بیٹھو (رسولؐ خدا بحار جلد ۱۶)

جناب رسولؐ خدا جب کسی گھر میں داخل ہوتے تو مجلس کے آخری حصے میں بیٹھ جاتے

(امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۱۶)

جو شخص محفل میں اپنے مقام سے کم درجے کے مقام پر بیٹھے گا اور اس پر سے راضی ہوگا تو اس کے کھڑے ہونے تک خدا اس پر اپنی رحمتیں نازل کرتا رہے گا اور فرشتے اس کے لیے دعائیں کرتے رہیں گے (امام حسن عسکریؑ از بحار جلد ۷۵)

ایک مسلمان کا یہ حق ہے کہ دوسرے مسلمان کے لیے بیٹھنے کے لیے جگہ خالی کر دے (جناب رسولؐ خدا از بحار جدل ۱۶)

محفل میں کسی کو گالی نہ دو۔ ورنہ لوگ تم کو بد اخلاق سمجھ کر دور بھاگیں گے۔ نہ محفل میں کسی سے چپکے چپکے بات کرو۔ (رسولؐ خدا از بحار جلد ۸۴)

محفل میں صدر کی جگہ صرف وہی بیٹھ سکتا ہے جو تین (۳) خوبیاں رکھتا ہو

(۱) سوالوں کا جواب دے سکے

(۲) جب کوئی بول نہ سکے تھا وہ مسئلہ حل کر سکے۔

(۳) ایسی باتیں اور تجویزیں پیش کر سکے جن سے ساتھیوں کا فائدہ ہو۔ اگر یہ تین ۳ خوبیاں نہ ہوں اور وہ صدر مجلس کی جگہ بیٹھ جائے تو وہ احمق ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

بری مجلس

جب تم سن لو کہ خدا کی آیتوں کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو تم اس وقت کافروں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک کہ وہ کوئی اور بات پر غور نہ کرنے لگیں۔ (قرآن سورہ نساء ۱۴۰)

جب تم جان لو کہ وہ حق کا انکار کرتا ہے۔ حق کو جھوٹ کہتا ہے تو اس کے پاس سے اٹھ جاؤ۔ پھر کبھی اس کے ساتھ نہ بیٹھو۔ (امام علی رضاؑ از تفسیر نور الثقلین جلد ۱)

کسی مومن کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی ایسی محفل میں بیٹھے جہاں (کسی بھی طرح

خدا کی نافرمانی ہوتی ہو جب کہ وہ اس کو روک بھی نہ سکے (امام جعفر صادقؑ از کافی جلد ۲)

کسی کے ساتھ بیٹھنا خدا کی امانت ہوتا ہے۔ اس لیے کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کا راز فاش کرے جس سے اس کو تکلیف ہو۔ (جناب رسول خداؐ از تنبیہ الخواطر)

مجالس ذکر

جنت کے باغوں میں چلو پھرو کھاؤ پیو۔ صحابہؓ نے پوچھا جنت کے باغ کہاں ہیں؟ رسولؐ خدا نے فرمایا ذکر خدا، رسول کی مجلس (رسول خدا از بحار جلد ۹۳)

اگر زمین کے لوگ ساتھ بیٹھ کر خدا کا ذکر کرتے ہیں تو ان کے ساتھ فرشتے بھی بیٹھ جاتے ہیں (رسولؐ خدا از بحار ۹۳)

محفلوں کو آنکھوں سے دیکھ کر چنو۔ اگر تم ایسے لوگ دیکھو کہ وہ لوگ خدا (رسول) کا ذکر کر رہے ہیں ان کے ساتھ بیٹھو۔ اس لیے کہ اگر تم عالم ہو گے تو تمہارا علم بڑھے گا اور اگر جاہل ہو گے تو وہ لوگ تم کو علم عطا کریں گے۔ پھر ہو سکتا ہے کہ خدا اپنی رحمت کا سایہ ان پر ڈالے اور تم کو بھی شامل کرلے (حضرت لقمانؑ از بحار جلد ۷۵)

جن محفلوں میں نہ خدا کا ذکر ہو نہ ہمارا (محمدؐ و آل محمدؐ کا) ذکر ہو، ان کے لیے وہ مجلس قیامت کے دن حسرت و غم بن جائے گی (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۵)

امام جعفر صادقؑ نے فیصل سے پوچھا کہ کیا تم بیٹھ کر ہماری احادیث بیان کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کی ہاں۔ فرمایا اس قسم کی مجالس مجھے بے حد پسند ہیں۔ اس طرح تم ہمارے امر (کام) کو زندہ رکھو۔ جو اس طرح ہمارے امر (مقصد) کو زندہ رکھتا ہے خدا اس پر رحم فرمائے۔ جو ہمارا ذکر سنے اور اس کی آنکھ سے مکھی کے پر کی برابر بھی آنسو نکل آئے تو خدا اس کے گناہ معاف کردیتا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۵)

(نوٹ: اس لیے کہ محمدؐ و آل محمدؐ کے غم میں رونا ان سے محبت کی دلیل ہے۔ اور خدا نے قرآن میں جہاں آل محمدؐ کی محبت کا حکم دیا ہے وہیں پر فرمایا: کہہ دو کہ تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا سوا اس کے کہ تم میرے قریبی رشتہ داروں سے محبت کرو۔ جو اس نیکی کو کمائے گا تو خدا بہت زیادہ معاف کرنے والا اور (اس محبت کی) بڑی قدر کرنے والا ہے (القرآن سورہ شوریٰ)

(گویا خدا کا یہ وعدہ قرآن میں ہے کہ محمدؐ و آل محمدؐ کی محبت رکھنے والے کے لیے خدا معاف کرنے والا ہے اور اس کی قدر کرنے والا ہے۔ اس لیے محمدؐ و آل محمدؐ کی محبت میں رونے والے کے گناہ خدا معاف فرماتا ہے۔)

(نیز یہ کہ خدا خود محمدؐ و آل محمدؐ سے محبت فرماتا ہے۔ اس لیے خدا نے ان سے محبت کرتا ہے جو محمدؐ و آل محمدؐ سے محبت کرتا ہے۔ جب خدا کسی سے محبت کرے گا تو لازماً اس کی غلطیاں معاف کرے گا۔ اسی لیے جناب رسولؐ خدا نے فرمایا: احب اللہ من احب حسینا۔

خدا اس شخص سے محبت کرتا ہے جو حسینؑ سے محبت کرتا ہے (الحدیث از ترمذی شریف)

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسکو ہر نیک کام پر ثواب کا ترازو بھر بھر کے دیا جائے تو وہ جب مجلس سے اٹھے تو یہ کہے

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔

(ہر عیب سے پاک ہے تیرا مالک جو بے پناہ قوت اور عزت کا مالک ہے۔ وہ اس عیب سے پاک ہے جو وہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ تمام پیغمبروںؑ پر (میرا اور خدا کا) سلام ہو اور تمام تعریفیں عالمین کے پالنے والے مالک کے لیے ہیں) (امام محمد باقرؑ از تفسیر نور الثقلین جلد ۴)

جب تم ایک دوسرے سے ملو تو سلام اور مصافحے کے ساتھ ملو۔ جب الگ ہو تو استغفار پڑھتے ہوئے الگ ہو۔ (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۶)

ساتھی تمام برائیوں کا مجموعہ اور سرچشمہ ہوتا ہے۔ اچھوں کے ساتھ بیٹھنا خدا کی نعمت ہے

اور بروں کے ساتھ بیٹھنا خدا کا عذاب ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

کن لوگوں کے ساتھ ملو جلو؟

(۱) علماء کے ساتھ اٹھو بیٹھو۔ ان کے سامنے گھٹنے ٹیک دو (یعنی ان کا ادب کرو اور ان سے سیکھو) کیونکہ خدا حکمت کے نور سے دلوں کو اس طرح زندہ کرتا ہے جس طرح بارش سے زمینوں کو زندہ کر دیتا ہے (حضرت لقمانؑ از بحار جلد ایک)

(۲) جو لوگ برداشت کرتے ہیں ان کے ساتھ اٹھو بیٹھو اس طرح تمہاری قوت برداشت بڑھے گی (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

علماء کے ساتھ بیٹھو گے تو تمہارا علم بڑھے گا ادب اچھا ہوگا۔

نفس (دل) پاک ہو جائے گا عقل مکمل ہو گی۔ نفس شریف ہو گا۔ جہالت دور ہوگی (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

(۳) نیک لوگوں کے ساتھ اٹھو بیٹھو۔ اگر تم اچھے کام کرو گے تو وہ تمہاری تعریفیں کریں گے اور اگر غلطی کرو گے تو تم کو اپنے پاس سے دور نہیں کریں گے (بلکہ اصلاح کریں گے)

(جناب رسولؐ خدا از تنبیہ الخواطر)

(۴) عقلمندوں کے ساتھ اٹھو بیٹھو کیونکہ ان کا ساتھ رہنا دل کی شفا اور عقلوں کی زندگی ہے

(حضرت علیؑ از غرر الحکم)

(۵) غریبوں کے ساتھ اٹھو بیٹھو اسطرح تمہارا شکر بڑھے گا

علماء سے پوچھو۔ عقلمندوں سے باتیں کرو۔ غریبوں کے ساتھ اٹھو بیٹھو (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

ایسے علماء کے ساتھ بیٹھو جو تمہیں پانچ (۵) چیزوں کی طرف بلائیں

(۱) شک سے یقین کی طرف لے جائیں

(۲) دکھاوے سے اخلاص (یعنی خالص اللہ کو خوش کرنے اور صرف اللہ سے ثواب لینے) کا سبق دیں۔

(۳) خدا کی طرف رغبت اور اس کے عذاب سے خوف دلائیں

(۴) تکبر سے بچا کر انکساری کی طرف لے جائیں

(۵) کھوٹ اور غیر خدا کو خوش کرنے کی کوشش کے بجائے خلوص نیت یعنی صرف خدا کو خوش کرنے کی طرف لے جائیں۔ (حضرت امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۷۴)

اے موسیٰ ان سے میٹھی باتیں کرو جو گناہ چھوڑ چکے ہیں۔ انہیں کے ساتھ اٹھو بیٹھو۔ ان کو اپنا بھائی بناؤ اور ان کی قدر و عزت کرو۔ وہ لوگ بھی تمہاری قدر کریں گے (حضرت موسیٰ پر خدا کی وحی از بحار جلد ۷۷)

غریبوں مسکینوں سے دوستی رکھو اور ان کی مدد کرو۔ دولت مندوں سے دور رہو۔ غریبوں پر رحم کرو۔ امیروں کے مال سے دور رہو۔ (جناب رسولؐ خدا تنبیہ الخواطر)

تین قسم کے لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا دلوں کو مار ڈالتا ہے

(۱) گھٹیا قسم کے لوگ جو پست ذہنیت رکھتے ہیں اور کنجوس ہیں

(۲) امیر دولتمندوں اور حکام (وزراء، سردار، افسران اعلیٰ)

(۳) عورتوں سے زیادہ باتیں کرنا (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

لالچی لوگوں کے ساتھ رہنا ایمان کو بھلا دیتا ہے۔ شیطان کو ہر وقت حاضر رکھتا ہے (حضرت علیؑ از شرح نہج البلاغہ)

اپنے ساتھیوں کے لیے اپنا دل نرم رکھو یعنی ان پر رحم کرو۔ ان کے ساتھ انصاف کرو

(یعنی جو اپنے لیے چاہو وہی ان کے لیے بھی چاہو) ان کی غلطیوں کو بھول جاؤ۔ ان کی خوبیاں یاد رکھو۔ ان کے لیے اچھائی اور تعریف کے سوا کچھ نہ کہو۔

جاہل کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے انسان معقول نہیں رہتا۔

وہ ہر قسم کی بے معنی فضول بحثوں میں الجھا رہے گا (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷)

شریروں بدمعاشوں دوسروں کو نقصان پہنچانے والوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والا بلاؤں مصیبتوں سے محفوظ نہیں ہوتا (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

دنیاداروں (جو آخرت اور خدا کو بھولے ہوئے ہیں) ان کے ساتھ رہنا سہنا دغاباز اور گناہگار بنا دیتا ہے اور یقین کو کمزور کر دیتا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

خدا کا ہاتھ جماعت کے سر پر ہے۔ شیطان اس کے ساتھ رہتا ہے جو مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑ دیتا ہے۔ اس لیے جماعت کا ساتھ واجب ہے اس لیے تفرقہ سے بچو (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

جماعت سے مراد حق والوں کا ایک دوسرے کے ساتھ متحد رہنا ہے، چاہے وہ تعداد میں کم ہوں۔ اور تفرقہ کا مطلب اہل باطل کا ایک دوسرے کے ساتھ متحد ہونا ہے چاہے وہ تعداد میں زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔ سنت کے معنی رسولؐ خدا کا طریقہ زندگی ہے۔ بدعت کے معنی ہر وہ کام جو سنت سے الگ ہو (مخالف ہو) (حضرت علیؑ از کنز العمال جلد ۱ اور بحار جلد ۲)

رسولؐ خدا سے پوچھا گیا آپ کی امت کی جماعت کون سی ہے؟ فرمایا اہل حق (جو حق پر ہوں)

(مطلب یہ ہے کہ باطل پر متحد ہونے والے رسولؐ خدا کی جماعت نہیں ہیں۔ جس طرح سامری نے پوری قوم کو جمع کر لیا تھا باطل پر، وہ موسیٰؑ کی جماعت نہ تھے۔ اسی طرح اگر مسلمان باطل پر متحد ہو جائیں تو وہ اہل سنت الجماعت نہ ہوں گے۔ اہل سنت والجماعت صرف اور

صرف وہ ہوں گے جو حق بات پر متحدہ ہوں۔ باطل پر متحدہ ہونے والے نہ ہوں اور رسولؐ خدا کی عملاً پیروی کریں

اسی لیے قرآن نے اکثریت کی مذمت کی ہے اور اقلیت کی تعریف کی ہے۔ کیونکہ اکثر لوگ باطل پر متحد ہوتے ہیں حق پر کم متحد ہوتے ہیں۔ کیونکہ حق کڑوا ہوتا ہے۔ حق بات نفس کی خواہشوں کے اکثر خلاف ہوتی ہے۔ اس لیے عیاشی بدمعاش اور ظلم کی حمایت نہیں کرتی جس میں ظالموں کا فائدہ ہوتا ہے)

جمعہ کا دن

جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور خدا کے نزدیک عیدالضحیٰ اور عیدالفطر سے زیادہ عظمت رکھتا ہے (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۵۹)

جمعہ کے دن نیکیوں برائیوں کا بدلہ دوگنا ہو جاتا ہے اور صدقہ خیرات کا ثواب کئی کئی گنا بڑھ جاتا ہے (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۹۸ اور ۹۶)

ہر جمعہ کو ضرور غسل کیا کرو چاہے تم کو ایک دن کی خوراک کے بدلے پانی خریدنا پڑے اور دن بھر بھوکا رہنا پڑے۔ خدا کی فرمانبرداری میں اس سے بہتر کوئی کام نہیں (جناب رسولؐ خدا از جلد ۸۱) (اندازہ فرمائیں کہ خدا کو صفائی ستھرائی کس قدر پسند ہے)

جمعہ کے دن گھر والوں کے لیے پھلوں کا تحفہ لے جاؤ تاکہ وہ خوش ہو جائیں (حضرت علیؑ از بحار جلد ۱۰۴)

(نوٹ: گھر والوں اور کسی بھی انسان کو خوش کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ کسی مومن کو خوش کرنا خدا رسولؐ کو خوش کرنا ہے۔ خدا اس خوشی سے ایک فرشتے کو پیدا کرتا ہے جو ہمیشہ عبادت کرتا رہتا ہے اور اس کا ثواب اس کو ملتا ہے جس نے اس خوشی کو دل میں پیدا کیا ہوتا ہے

(الحدیث))

جماع

جو اپنی اور دوسروں کی بقا چاہتا ہے اسے کم سونا (کم کھانا) سویرے اٹھنا اور عورتوں سے کم میل میلاپ کرنا چاہیے۔ جو نکاح زیادہ کرتا ہے اس کو رسوائیاں ڈھانپ لیتی ہیں (حضرت علیؑ از غرر الحکم واز بحار جلد ۶۲)

انسان کے لیے عورتوں سے لذت اٹھانے سے بڑھ کر دنیا و آخرت میں کوئی اور لذت نہیں۔ جنتی کو بھی کھانے پینے میں وہ لطف نہ ملے گا جو عورتوں سے ملے گا (امام جعفر صادقؑ از تفسیر صافی)

وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ (مگر ہر چیز کی زیادتی نقصان دہ ہوتی ہے)

اللہ خوبصورت ہے اور وہ خوبصورتی پسند کرتا ہے

اے رسولؐ ان سے پوچھو کہ تم پر زینت اور کھانے پینے کی صاف ستھری چیزوں کو کس نے حرام کیا ہے؟ یہ تمام چیزیں خدا نے اپنے بندوں ہی کے واسطے پیدا کی ہیں۔ کہہ دو کہ قیامت کے دن یہ تمام خوبصورت چیزیں ان لوگوں کے لیے خاص ہوں گی جو دنیا میں خدا رسولؐ کو دل سے مانتے تھے۔ (قرآن سورہ اعراف:۳۲)

صاف ستھرا لباس پہنو۔ خوبصورت بنو کیونکہ خدا خوبصورتوں کو پسند کرتا ہے بشرطیکہ یہ سب چیزیں حلال طریقے سے حاصل کی گئی ہوں (امام جعفر صادقؑ از وسائل الشیعہ)

اللہ خود جمیل (خوبصورت) ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ اس کی نعمت کے اثرات ظاہر ہوں اس لیے خدا بدصورت بننے والے اور اپنی فقیری کا اظہار کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

اللہ کو خوبصورت اخلاق سے بڑی محبت ہے اور خدا گھٹیا قسم کے اخلاق کو پسند نہیں کرتا

(جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

نوٹ: (اس لیے اگر تم یہ چاہتے ہو کہ خدا تم سے محبت کرے تو اچھے اخلاق اپنے اندر پیدا کرو اور ظاہری خوبصورتی کو اپناؤ)

خدا جب نعمت دیتا ہے تو چاہتا ہے کہ اس کا اثر ظاہر ہو۔ امام سے پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا بندہ اپنے کپڑے صاف رکھے، خوشبو لگائے۔ گھر کی خوبصورت بنائے، صحن کو صاف ستھرا رکھے۔ وغیرہ

غروب سے پہلے چراغ روشن کرے۔ کیونکہ اس سے فقر وفاقہ دور ہوتا ہے

(اور خوشحالی کا احساس ہوتا ہے) (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۶)

خدا کو یہ بات بے حد پسند ہے کہ جب تم اپنے بھائیوں سے ملنے جاؤ تو پوری طرح تیار ہو کر خوبصورت بن کر جاؤ (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۱۶)

مومن کے چہرے کا حسن خدا کی خاص دین ہے (حضرت علیؑ از غرر)

مگر یہ امتحان لینے کا ذریعہ اور دھوکا بھی ہے (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

جس کو اس کا حسن مغرور کردے اور گناہوں پر آمادہ کردے اس کو زمین کو دیکھنا چاہیے کہ قبروں نے خوبصورت چہروں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ سچا حسن وہ ہے جو جہنم سے بچالے (یعنی گناہوں سے روک دے) (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

نوٹ: (ایک شاعر قبرستان گیا تو کسی کھوپڑی سے پیر ٹکرایا تو اس کھوپڑی سے آواز آئی۔

ذرا دیکھ کے چل راہ بے خبر
میں بھی کبھو کسی کا سر پر غرور تھا

مومن کے لیے خدا کا بہترین عطیہ اس کا اچھا اخلاق ہے (یعنی ہر کسی کی عزت کرنا ہے)

سب سے بری چیز وہ خوبصورت چہرہ ہے جس کے ساتھ برا دل ہو کیونکہ شرافت کے بغیر حسن فائدہ نہیں دیتا (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

جس کا چہرہ خوبصورت ہو اور وہ اس کو عیب دار نہ کرے (مراد زنا کاری نہ کرے) اور تکبر بھی نہ کرے بلکہ خدا کے سامنے عاجزی انکساری کرے، وہ خدا کا خالص بندہ ہے (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۷۰)

خوبصورت بال خدا کا دیا ہوا لباس ہے، ان کا احترام کرو۔ خوبصورت چہرے والوں سے دعا کراؤ کیونکہ ان کے کام بھی خوبصورت ہوتے ہیں (جناب رسول خداؐ از بحار جلد ۸۴ اور وسائل الشیعہ جلد ایک)

عورتوں کی خوبصورتی اور عقل ان کے ظاہری حسن و جمال میں ہے اور مردوں کی خوبصورتی ان کی عقل میں ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۱۰۳)

ظاہری خوبصورت شکل بھی ظاہری جمال ہے مگر عقل میں باطنی حسن و جمال ہے (امام حسن عسکریؑ از بحار جلد ۷۸)

عورت کی خوبصورتی اس کے چہرے میں ہے اور مرد کی خوبصورتی اس کی باتوں (عقل اور علم) میں ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۱)

مرد کا حسن سچ بولنے میں ہے (جناب رسول خداؐ از بحار جلد ۷۱)

ظاہری حسن خوبصورت چہرہ ہے اور باطنی حسن اچھی سیرت اور پاک کردار ہے۔ مرد کا حسن اس کی قوت برداشت ہے۔ مومن کا حسن گناہوں سے بچنا ہے۔ غلام کا حسن اطاعت کرنا ہے۔ دولت مند کا حسن قناعت (یعنی ضروری اخراجات کے بعد خیرات) کرنے میں ہے احسان کرنے کا حسن احسان نہ جتانے میں ہے۔ نیکی کا حسن اس کو مکمل کرنے میں ہے۔ عالم کا حسن عمل کرنے میں ہے۔ عقل سے بڑھ کر کوئی خوبصورتی نہیں (حضرت علیؑ از غرر

الحکم)

خوبصورت بنے رہنا مومن کا اخلاق ہے اور یہ ظاہری مردانگی بھی ہے (حضرت علیؑ از غرر)

جنت

اپنے پالنے والے مالک کی بخششوں اور جنت کی طرف دوڑو (یعنی لپک لپک کر اچھے اچھے کام کرو) جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کی برابر ہے (القرآن: سورہ حدید ۲۱)

میں نے جنت جیسی (بہترین) کوئی چیز نہیں دیکھی جس کے طلب گار سو رہے ہیں اور جہنم جیسی (بدترین) کوئی چیز نہیں دیکھی جس سے بچنے کے طلبگار بھی سو رہے ہیں (جہنم کی سزاؤں سے بے پرواہ ہیں) (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۷)

جو جنت حاصل کرنے کا شوقین ہے اس کو نیک کاموں کی طرف تیزی سے دوڑنا چاہیے (جناب رسول خدا از بحار جلد ۷۷)

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

جو جنت کا شوقین ہے

وہ نیک کام میں جلدی کرے۔ بری خواہشوں سے دور رہے۔ اور جو جہنم سے ڈرتا ہے وہ جلد خدا سے اپنے گناہوں پر سچی توبہ کرے (یعنی برے کام چھوڑ کر خدا کی اطاعت کی زندگی شروع کر دے) اور ہر برے کام سے منہ پھیر لے (امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۷۸)

دنیا بدبخت، سخت دل، بدقسمت لوگوں کا مقام ہے اور جنت متقی یعنی برائیوں سے بچنے والوں کے ہمیشہ رہنے کی جگہ ہے۔ جنت کے بغیر ہر نعمت بہت معمولی ہے اور جہنم کے علاوہ ہر

مصیبت عافیت ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۸، غرر الحکم)

خدا فرماتا ہے کہ میں نے نیک کام کرنے والوں کے لیے وہ وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں کہ جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال آسکا۔ (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

تمہاری جانوں کی قیمت صرف جنت ہے

اس لیے تم کبھی جنت سے کم چیز پر اپنی جان نہ بیچ دینا (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

(یعنی زندگی کا مقصد جنت کا حاصل کرنا یا پھر اس سے بلند خدا کی مرضی، خوشی اور رضا مندی کا حاصل کرنا بناؤ۔ اس سے کم کسی مقصد کے لیے نہ زندہ رہو۔)

اس لیے کہ جو جنت کے علاوہ خود کو کسی قیمت (مقصد) کے لیے بیچے گا وہ خود اپنے اوپر ظلم کرے گا (حضرت علیؑ از غرر) (یعنی اپنا سخت نقصان کرے گا)

جنت کی قیمت (دل سے سمجھ کر) لا الہ الا اللہ کہنا ہے

(یعنی لا الہ الا اللہ کے تقاضوں کو پورا کرنا ہے یعنی خدا کی عملاً اطاعت کرنا اور اس کی ناراضگی سے بچنا ہے۔ (امام جعفر صادقؑ از توحید مفضل)

(زبان نے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل ؟
دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں)

اقبال

جنت کی قیمت نیک اعمال ہیں (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

حدیث قدسی

لا الہ الا اللہ (کا عقیدہ اور عمل) میرا قلعہ ہے۔ جو میرے قلعے میں داخل ہو جائے گا وہ

میرے عذاب سے بچ جائے گا (یعنی جو شخص سمجھ کر دل سے خدائے یکتا کو اپنا مالک مان کر اس کی عملاً اطاعت کرے گا وہ خدا کے عذاب سے بچ کر جائے گا) (جناب رسولؐ خدا از توحید مفصل)

وہ جنت میں جائے گا۔ اور اخلاص یہ ہے کہ اللہ کی حرام کی ہوئی تمام چیزوں سے دور رہے (امام جعفر صادق از توحید مفصل)

''لا الہ الا اللہ کا عقیدہ میرا قلعہ ہے جو اس میں داخل ہوا میرے عذاب سے بچ گیا۔'' مگر یہ عقیدہ کچھ شرطوں کے ساتھ مشروط ہے اور میں بھی ایک شرط ہوں۔ (حدیث قدسی مروی از امام علی رضا از توحید مفصل ص ۲۵ خ ۲۱۳)

جنت میں داخلے کے اسباب اور وجوہات

میری امت کے اکثر لوگ

(۱) خدا کے خوف کی وجہ سے برائیوں سے بچنے اور

(۲) اچھے اخلاق کی وجہ سے جنت میں جائیں گے (جناب رسول از بحار جلد ۷۱)

ایک شخص نے جناب رسولؐ خدا سے پوچھا ایسا عمل بتائیں کہ جنت کے ملنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ فرمایا

(۳) غصہ نہ کرو

(۴) نہ کسی سے کچھ مانگو (سوا خدا کے) اور

(۵) لوگوں کے لیے وہی کچھ پسند کرو جو تم خود اپنے لیے پسند کرتے ہو۔ (بحار جلد ۷۷)

تین (۳) چیزیں لے کر جو خدا کے پاس پہنچے گا، وہ جس دروازے سے چاہے گا جنت میں داخل ہوگا

(۱) اچھے اخلاق

(۲) ظاہر اور دل میں خدا کا خوف (رعب)

(۳) اپنے منہ سے اپنی تعریف نہ کرنا (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۳)

جو دس کام لے کر خدا کے پاس جائے گا ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

(۱) سچے دل سے کلمہ لا الہ الا اللہ کی گواہی (سمجھ کر ماننا)

(۲) محمدؐ رسول اللہ کو دل سے ماننا

(۳) جو پیغام جناب محمد مصطفیٰؐ خدا سے لائے ہیں اس کا اقرار کرنا

(۴) نماز کو پابندی سے ادا کرنا

(۵) زکوۃ ادا کرنا

(۶) رمضان کے روزے رکھنا

(۷) حج ادا کرنا

(۸) خدا کے خاص دوستوں سے محبت کرنا

(۹) اور خدا کے دشمنوں سے دوری (تبرا) کرنا

(۱۰) ہر نشہ لانے والی چیز سے بچنا (مستدرک الوسائل بروایت امام محمد باقرؑ)

اگر تم جنت میں جانا چاہتے ہو تو جو بات اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لیے پسند کرو (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

جس میں چار (۴) خوبیاں ہوں گی خدا جنت میں اس کیلئے گھر بنائے گا

(۱) یتیم کو پناہ دے

(۲) کمزوروں پر رحم کرے

(۳) اپنے والدین سے محبت اور مہربانی کرے

(۴) غلام اور ماتحت کے ساتھ نرمی کرے (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۷۴)

چار (۴) کام ایسے ہیں کہ جو ایک بھی کرے گا وہ جنت میں جائے گا

(۱) پیاسوں کو پانی پلانا

(۲) بھوکوں کو پیٹ بھر کر کھلانا

(۳) ننگوں کو پہنانا

(۴) بے گناہ قیدیوں کو آزاد کرانا (امام جعفر صادقؑ از جلد ۷۴)

تین (۳) کام ایسے ہیں کہ اگر کسی ایک کو بھی کیا تو خدا اس پر جنت واجب کر دیتا ہے

(۱) غریبی میں خیر خیرات کرنا

(۲) لوگوں سے مسکرا کر ملنا

(۳) اپنے بارے میں انصاف کرنا (یعنی جو دوسروں کے لیے پسند کرے وہی اپنے لیے پسند کرے) امام جعفر صادقؑ از کافی جلد ۲)

خدا نیک سیرت کی وجہ سے جس کو چاہے گا جنت بھیج دے گا جب کہ وہ سچی نیت سے نیک بنا ہو (یعنی اچھا کردار خدا کو خوش کرنے کے لیے اختیار کیا ہو یا خدا کی سزاؤں اور ناراضگی کے خوف سے) (حضرت علیؑ از تفسیر نور الثقلین)

ایک عرب نے رسولؐ خدا سے پوچھا مجھے ایسے کام بتائیں کہ ہیں جنت جا سکوں؟ فرمایا:

(۱) بھوکوں کو کھلاؤ

(۲) پیاسوں کو پلاؤ

(۳) اچھائی کی طرف لوگوں کو بلاؤ

(۴) برائی سے روکو۔ اگر یہ نہ کر سکو تو کم سے کم اپنی زبان کو اچھی باتوں کے علاوہ ہر بری بات سے روکو۔ اس طرح تم شیطان پر غالب آؤ گے نتیجتاً جنت جاؤ گے) (جناب رسولؐ خدا از تنبیہ الخواطر)

جس میں چھ (۶) صفات ہوں گی وہ جنت میں جائے گا اور جہنم سے بچ سکے گا

(۱) خدا کو سمجھ کر پہچان کر دل سے مانے اور عملاً اس کی اطاعت کرے

(۲) شیطان (کی چالوں) کو پہچانے اور اس کی کوئی بات نہ مانے

(۳) حق یعنی سچی ابدی حقیقتوں کو جانے مانے اور ان کی پیروی کرے

(۴) باطل یعنی غلط جھوٹی باتوں کو پہچانے اور ان سے بچے

(۵) دنیا کو پہچانے اور اس کو چھوڑ دے۔

(۶) آخرت کو جانے پہچانے اور اس کو طلب کرے (یعنی خدا کی اطاعت کر کے آخرت کے فائدے حاصل کرے) (حضرت علیؑ از تنبیہ الخواطر)

جس کا خاتمہ جہاد پر ہو، چاہے مختصر عرصے ہی کے لیے کیوں نہ کرے وہ جنت میں جائے گا (جناب رسولؐ خدا از مستدرک الوسائل) (جہاد سے مراد اللہ کے لیے سخت کوشش کرنا اور خدا کے دشمنوں سے لڑنا)

جنت میں صرف مسلمان (خدا کی اطاعت کرنے والا) جائے گا (رسولؐ خدا از کنز العمال)

(خدا رسول کا منکر جنت میں نہیں جا سکتا)

جو شخص اپنے پالنے والے مالک کے سامنے (حساب دینے کے لیے) کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے اور اسی بنا پر اپنے دل کو بری خواہشوں سے روکتا ہے، اس کا ٹھکانہ یقیناً جنت ہے (القرآن نازعات: ۴۰)

جو جنت خدا سے مانگے مگر مشکلات پر عملاً صبر نہ کرے، اور وہ خود سے مذاق کر رہا ہے(امام علی رضاؑ از بحار جلد ۷۸) (مطلب یہ ہے کہ جنت حاصل کرنے کے لیے صبر کرنا ضروری ہے)

جنت مشکلات میں گھری اور چھپی ہوئی ہے اور جہنم بری خواہشات میں ڈھکی ہوئی ہے۔ خدا کی ہر اطاعت کا کام مشکل ہے اور خدا کی نافرمانی خواہشوں سے لپٹی ہے۔ خدا اس پر رحم کرے جو اپنی بری خواہشوں کو فتح کرے (حضرت علیؑ از شرح نہج البلاغہ)

بڑے موذی کو مارا نفسِ امارہ کو گر مارا
نہنگ و اژدہا و شیرِ نر مارا تو کیا مارا ؟

جنت مشکلات میں گھری ہے اس لیے جو دنیا میں مشکلات پر صبر کرے گا وہ جنت میں جائے گا اور جہنم حرام لذتوں اور بری خواہشوں میں گھری ہے۔ اس لیے جو خود کو اپنی خواہشوں کے حوالے کر دے گا۔ وہ جہنم جائے گا (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۷۱)

جنت صرف تمناؤں آرزوں (اور باتوں) سے حاصل نہیں ہوتی۔ (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے ناری

تم مجھے چھ (۶) صفات کی ضمانت دو، میں تم کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں

(۱) نماز پابندی سے پڑھو

(۲) زکوۃ پوری ادا کرو

(۳) امانتیں ادا کرو

(۴) شرمگاہ کی حفاظت کرو

(۵) حرام غذائیں نہ کھاؤ

(۶) زبان کو گناہوں سے روکو (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

خدا نے معراج کے موقع پر فرمایا: جو مومن چار (۴) باتوں کی ضمانت دے میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں

(۱) اپنی زبان کو حرام سے روکے۔ صرف اس وقت بولے جب بولنا فائدہ مند اور ضروری ہو۔

(۲) میرے دئے ہوئے علم کی حفاظت کرے (یعنی علم کے مطابق عمل کرے)

(۳) میری نظرِ کرم (نعمتوں) کی حفاظت کرے (یعنی صرف حلال سے کمائے اور صرف حلال کاموں پر خرچ کرے)

(۴) اس کو آخرت کا رہنا بہت پسند ہو (حدیث قدسی مروی از رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

جن لوگوں پر جنت حرام ہے

یاد رکھو جو شرک کرے گا یعنی خدا کے ساتھ کسی اور خدا کو مانے گا خدا نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے (کیونکہ) اس کا ٹھکانہ جہنم ہے (القرآن سورۃ مائدہ ۷۲)

جن لوگوں نے ہماری آیتوں دلیلوں کو جھوٹا کہا اور ہمارے حکم کے خلاف کام کیا، نہ ان کے لیے جنت کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہو سکیں گے، یہاں تک کہ اونٹ ناکے میں داخل ہو جائے (یعنی ان کا داخلہ جنت میں ناممکن ہے) (القرآن

جنت تین (۳) قسم کے لوگوں پر حرام ہے

(۱) چغل خور پر

(۲) ہمیشہ شراب پینے والے پر

(۳) بدکار دیوثال جو پیسے لے کر زنا کاری کروائے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۵)

جنت کی خوشبو سات (۷) آدمی سونگھ بھی نہ سکیں گے

(۱) ماں باپ کا نافرمان

(۲) رشتہ داروں سے تعلقات توڑنے والا اور ان پر رحم نہ کرنے والا

(۳) بوڑھا زناکار

(۴) متکبر

(۵) فن کار (مراد دھوکے باز)

(۶) احسان جتانے والا

(۷) بد اخلاق اور بری زبان والا (گالیاں دینے والا) جو دنیا کے مال و دولت اور فائدوں سے کبھی سیر نہیں ہوتا۔ (مراد گلیار حریص) (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۳)

پنجتنؑ کا منکر

معراج کے موقعہ پر خدا نے فرمایا: اے محمدؐ اگر کوئی بندہ میری اس قدر عبادت کرے کہ اس کی روح جسم سے الگ ہو جائے اور سوکھی مشک بن جائے لیکن میرے پاس ایسی حالت میں آئے کہ ان کی (محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ) کی ولایت (حکومت اور) امامت کا انکاری ہو، اس کو ہرگز ہرگز جنت میں داخل نہ کروں گا (جناب رسول خدا از بحار جلد ۸)

جنت کے درجات

تم پر قرآن پڑھنا ضروری ہے کیونکہ خدا نے جنت کے درجات قرآن کی آیتوں کی مطابق بنائے ہیں۔ جو دنیا میں قرآن پڑھتا ہے، خدا اس سے کہے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور (جنت کے اوپر کے درجات پر) چڑھتا جا۔ قرآن پڑھنے والا جنت میں جائے گا اور انبیاءؑ اور صدیقینؑ (آئمہ معصومینؑ اور ان کے مکمل پیروکاروں) کے علاوہ اس کے اوپر کوئی نہ ہوگا۔ (امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۸)

جنتی خدا سے کہیں گے کہ یہ بلند درجات پانے والے تو ہمارے بھائی ہیں تو نے کس بنا پر ان کو بلند درجات دیئے؟

خدا فرمائے گا تم اور ان میں بڑا فرق ہے

(۱) وہ بھوکے وہ کر روزے سے رہا کرتے تھے جب کہ تم پیٹ بھرے رہتے تھے

(۲) وہ پیاسے رہتے تھے تم سیراب رہتے تھے

(۳) یہ رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے جب کہ تم سوتے رہتے تھے

(۴) وہ جہاد کے لیے چل دیتے تھے تم گھر میں محفوظ رہتے تھے (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

جنتی ہمارے شیعوں کے محلات کو یوں غور سے دیکھا کریں گے جیسے تم آسمان کے ستاروں کو دیکھتے ہو (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

جنت کے خاص بلند درجات والے

جنت کا ایک درجہ ایسا ہے کہ جس کو صرف

(۱) امام عادل (یعنی ایسا حاکم جو عدل کرے یا ایسا امامِ جماعت جو گناہان کبیرہ نہ کرے)

(۲) رشتہ داروں پر رحم کرنے والا

(۳) اور بیوی بچوں اولاد پر صابر بھی ہو۔ان کے علاوہ کوئی وہ خاص درجہ نہ پا سکے گا (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۴)

جنت کا ایک بلند درجہ ایسا ہے کہ جس میں تین قسم کے لوگ جائیں گے

(۱) جو اپنے خلاف فیصلہ کر سکے

(۲) مومنین سے صرف خدا کو خوش کرنے کے لے ملے جلے

(۳) خدا کے لیے اپنے مومن بھائی کو خود اپنے اوپر ترجیح دے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۴)

جنت کے چھ (۶) محلات ایسے ہیں کہ جن کو باہر سے اندر اور اندر سے باہر دیکھا جا سکتا ہے ان میں میری امت کے صرف وہ لوگ جائیں گے

(۱) جو پاک صاف اچھی باتیں کرتے ہیں

(۲) لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں

(۳) سلام اور سلامتی کو عام کرتے ہیں

(۴) رات کو جب دنیا سو رہی ہوتی ہے تو نماز پڑھتے ہیں (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۶)

جنت کی کچھ منزلیں بہت بلند ہیں۔ان کے اہل وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں مصیبتوں بلاؤں رنج وغم میں گھرے رہتے ہیں (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۸۱)

(خدا فرماتا ہے کہ خدا صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دے گا) (القرآن)

جنت سے بلند خدا کو خوش کرنا یا اس کی رضامندی حاصل کرنا ہے

خدا جنتیوں سے فرمائیگا کہ تم کو جنت سے بہتر چیز بتاؤں۔ وہ کہیں گے جنت سے بہتر چیز کیا ہو سکتی ہے؟ خدا فرمائے گا میرا تم سے راضی ہونا اور میرا تم سے محبت کرنا جنت سے کئی گناہ بہتر ہے (حدیث قدسی)

پھر امام نے یہ آیت پڑھی رضوان من اللہ اکبر ذالک ھو الفوز العظیم

یعنی خدا کا ہم سے راضی ہو جانا سب سے بڑی چیز ہے کہ یہی سب سے بڑی کامیابی ہے (القرآن سورہ توبہ ۷۲) (امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۸)

اے احمدؐ! جنت میں ایک محل ہے جس میں میرے خاصؑ بندے ہوں گے۔ جس کی طرف میں روزانہ سو مرتبہ دیکھوں گا۔ جب جنتی کھانے پینے میں مصروف ہوں گے وہ لوگ مجھ سے باتیں کر رہے ہوں گے اور اس کا بے حد عظیم لطف اٹھا رہے ہوں گے۔

وہ دنیا میں اپنی زبان کو فضول (حرام) باتوں سے اور اپنے پیٹوں کو فضول زیادہ (اور حرام) کھانوں سے قید میں رکھے ہوں گے (یعنی ضرورت سے زیادہ نہ کھائیں گے) (جناب رسولؐ خدا سے مروی حدیث قدسی از بحار جلد ۷۷)

میرے سچے بندو دنیا میں میری عبادت (اطاعت) کی نعمت سے فائدہ اٹھاؤ۔ اس کے ذریعہ تم آخرت کی میری (عظیم) نعمتوں سے فائدے پاؤ گے (حدیث قدسی مروی از امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۸)

دنیا کی حسنات (خوبیوں) سے مراد دنیا کے رزق کی وسعت اور اچھے اخلاق ہیں اور آخرت کے حسنات سے مراد آخرت میں جنت اور خدا کی رضامندی ہے (امام جعفر صادقؑ از

بحار جلد ۷۱)

جنت کا کم سے کم درجہ والا اس قدر طاقتور ہوگا کہ اگر اس کے پاس تمام جن اور تمام انسان مہمان ہوں جائیں تو سب کی مہمان نوازی کر سکتے گا، سب کو کھلا پلا سکے گا (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۸)

وہ سب کی تمام ضروریات پوری کر سکے گا۔ کیونکہ خدا کا وعدہ ہے کہ جنتی کو خدا یہ قوت عطا فرمائے گا کہ وہ جو چاہے گا ہو جائے گا۔ گویا وہ خدا کی قدرت کا مظہر بن جائیگا۔

جب میں آسمانوں کی سیر پر گیا تو دیکھا کہ فرشتے سونے چاندی کی اینٹوں سے محل بنا رہے ہیں۔ پھر رک رک جاتے ہیں۔ میں نے ان سے رکنے کی وجہ پوچھی تو کہا جب ہمارے پاس خرچی (سامان) آجاتا ہے تو ہم محل بنانے لگتے ہیں، جب ختم ہو جاتا ہے تو رک جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا خرچی (سامان) کیا ہے؟ انہوں نے کہا سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کا پڑھنا۔ (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۹۳)

جنت میں سب سے پہلے جانے والے

نیک لوگ فقراء مساکین شہدا اور پاکدامن، عیال دار فقیر، اور خدا کی تعلیمات کو خوب یاد رکھنے والے اور تہا بر فقراء ہوں گے (جناب رسولؐ خدا از تنبیہ الخواطر)

ہر نرم مزاج، نرم دل، نرم عادتوں والا رحمدل مومن جنتی ہے (حضرت علیؑ از غرر)

جنتی کمزور مغلوب قسم کے لوگ ہیں (رسولؐ خدا از کنز العمال)

قرآن کو یاد رکھ کر تعلیم دینے والے جنت میں عارف ہوں گے۔ خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے جنت کے قاری ہوں گے اور جناب رسولؐ خدا جنت سے (سب سے بڑے) سردار ہوں گے۔ (رسولؐ خدا از بحار جلد ۸)

جنت کے خزانے

(۱) نیک کام کر کے ان کو چھپائے رکھنا

(۲) مشکلوں پر صبر کرنا اور ان کو چھپانا (کسی کو نہ بتانا)

(۳) اپنے فقر و فاقے کو چھپانا

(۴) صدقہ خیرات کو چھپانا

(۵) اپنی مصیبتوں اور بیماریوں کو چھپانا۔ یہ سب اعمال جنت کے خزانے ہیں (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۸۱)

اعراف (میدان حشر کی بلندیاں)

ہم محمدؐ و آل محمدؐ اصل اعراف ہیں کیونکہ ہماری معرفت (پہچان) کے بغیر خدا کی معرفت حاصل نہیں ہوتی اور جسے ہم نہ پہچانیں گے وہ جنت میں نہیں جا سکے گا۔ جو ہم کو نہیں جانتا ہو ہم بھی اس کو نہیں جانتے ہوں گے اور وہی جہنم جائے گا کیونکہ خدا نے ہمیں اپنی معرفت کا وسیلہ واسطہ اور ذریعہ قرار دیا ہے اس لیے ہمارے ذریعے ہی تم خدا تک پہنچ سکتے ہو (اور نتیجتاً خدا جان پہچان کر اس کی اطاعت کر کے جنت میں داخل ہو سکتے ہو۔ (تفسیر نور الثقلین بروایہ امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۸ بات ۲۵)

جنون یعنی پاگل پن کی قسمیں

غیض و غضب بھی پاگل پن کی ایک قسم ہے کیونکہ غصہ کرتے رہنے والے کو شرمندہ اٹھانی پڑتی ہے اور اگر وہ شرمندہ بھی نہ ہو تو پھر مستقل پاگل ہو جاتا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

جو شخص ہر سوال کا جواب دینے کی کوشش کرے (یعنی خود کو ہر چیز کا عالم سمجھے) وہ دیوانہ ہے (امام جعفر صادقؑ از معانی الاخبار)

جوانی بھی دیوانگی کا حصہ ہے (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

لوگ ایک دیوانے کو پتھر مار رہے تھے۔ رسولؐ خدا نے روکا اور فرمایا یہ دیوانہ نہیں ہے مصیبت کا مارا (بیمار) ہے۔ اصل دیوانہ وہ ہوتا ہے جو دنیا کو آخرت پر ترجیح دے (مشکوۃ ص ۲۷۰)

یا پھر دیوانہ وہ ہوتا ہے جو اپنی جوانی کو خدا کے علاوہ غیر کی اطاعت میں برباد کر دیتا ہے (مشکوۃ ص ۲۶۹)

نیز فرمایا صحیح معنی میں پاگل وہ ہوتا ہے جو اکڑ کر چلے، مٹک مٹک کر چلے (تکبر کرے) (جناب رسولؐ خدا از معانی الاخبار)

(دیوانہ بنانا ہے تو دیوانہ بنا دے
ورنہ کہیں تقدیر تماشا نہ بنا دے)

جہاد

جہاد جنت کا دروازہ ہے جسے اللہ نے اپنے خاص دوستوں کے لیے کھولا ہے۔ یہ تقویٰ کا لباس ہے۔ اللہ کی مضبوط زرہ اور سپر ہے۔ جہاد دین کا ستون ہے۔ جس کو اس حال میں موت آئے کہ نہ اس نے کسی جہاد میں حصہ لیا ہو نہ اس کے بارے میں سوچا ہو، تو اس کو نفاق کے ایک شعبہ پر موت آئے گی (جناب رسولؐ خدا از صحیح مسلم جلد ۳)

جہاد کے کسی میدان میں ایک مسلمان کا ایک دن صبر کرنا چالیس ۴۰ سال کی عبادت سے افضل ہے (مستدرک الوسائل بقول جناب رسولؐ خدا)

خدا نے جہاد فرض کیا ہے اور اس کو بڑائی دی ہے۔ مجاہد کو اپنا مددگار قرار دیا ہے۔ خدا کی قسم دین اور دنیا صرف جہاد کرنے میں سے بن سنور سکتے ہیں (حضرت علیؑ از وسائل الشیعہ جلد ۱۱)

میری امت کی رہبانیت خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے نکلنا ہے (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

خدا کو کوئی قدم اٹھانا دو قدموں سے زیادہ پسند نہیں ہے

(۱) خدا کی راہ میں جہاد کے لیے تیار ہونے والی فوج میں شامل ہونے کے لیے قدم اٹھانا

(۲) جو مومن کے ساتھ قطع رحمی کرے (تعلقات توڑے) اس سے تعلق جوڑے اور اس پر رحم کرنے کے لیے قدم اٹھانا (چلنا اور آگے بڑھنا) (جناب رسولؐ خدا از امالی شیخ مفید)

اسلام لانے کے بعد جہاد افضل عمل ہے۔ جہاد دین کی مدد اور سہارا ہے۔

مسلمان اور اسلام کی عزت ہے۔ بہت بڑا اجر ہے۔ یہ عمل ساری کی ساری نیکی ہے۔ اس میں شہادت ہے جس کے بعد جنت کی خوشخبری ہے۔ جہاد اور روزہ بدن کی زکوۃ ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

امام عادل (مراد امام معصومؑ یا اس کا نائب) کے ساتھ مل کر جہاد کرنا واجب ہے (امام جعفر صادقؑ از وسائل الشیعہ)

(نوٹ: جہاد کے اصطلاحی معنی خدا کی راہ میں جنگ کرنے کے لیے نکلنا ہے مگر اس کی لازمی شرط یہ ہے کہ یا تو یہ دفاع کے لیے ہو یعنی کسی دشمن نے شہر یا گھر پر حملہ بول دیا ہو

(۲) یا کسی علاقے میں مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہو ان کو بچانے کے لیے جنگ کی جائے۔ مگر یہ دوسری شکل کے لیے ضروری ہے کہ امام عادل (یعنی امام معصومؑ کے حکم پر ہو یا اس عالم دین کے حکم پر یہ ہو جو مرجع ہو۔ اس کے بغیر یہ دوسری قسم کا جہاد کرنا جائز نہیں۔ (مطابق فقہ

اہلبیتؑ)

سب سے بہتر انسان وہ ہے جس نے اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لیے تیار کر رکھا ہے۔ وہ خدا کے دشمن سے جہاد کے لیے تیار رہتا ہے اور اس جہاد کرنے میں اپنی موت کو تلاش کرتا ہے۔ (جناب رسولؐ خدا از مستدرک الوسائل)

مجاہدین کے مقابلے میں تمام لوگوں کے اعمال ایسے ہیں جیسے پرندے کی چونچ میں سمندر کے پانی کا قطرہ (جناب رسولؐ خدا کنز العمال) اگر خدا کی راہ میں مارے جاؤ گے تو ہمیشہ زندہ رہو گے اور خدا سے اجر پاتے رہو گے اگر جہاد سے زندہ واپس آئے تو گناہوں سے بالکل آزاد ہو جاؤ گے (جناب رسولؐ خدا از تفسیر نور الثقلین جلد ۱)

ایک شخص نے رسولؐ خدا سے پوچھا کہ میرے والدین بہت بوڑھے ہیں اور میرے جہاد پر جانے کو پسند نہیں کرتے۔ فرمایا اس خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تمہارا ایک دن رات اپنے والدین کے ساتھ (خدمت کرتے ہوئے) رہنا ایک سال کے جہاد سے افضل ہے اس لیے ان کے ساتھ رہو۔ (جناب رسولؐ خدا از وسائل الشیعہ جلد ۱۱)

نوٹ: مگر اس روایت صرف اس وقت عمل ہوگا جب جہاد کرنے کے لیے بہت کافی لوگ نکل آئیں اور جہاد کرنا واجب کفائی ہو جائے)

خدا کی راہ میں جہاد کے لیے جانے پر جو غبار اٹھتا ہے وہ غبار اور جہنم کا دھواں ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔ جہاد کے لیے اٹھنے والی تلواریں جنت کی چابیاں ہیں (جناب رسولؐ خدا از مستدرک الوسائل جلد ۲)

جو شخص جہاد سے ڈرتا ہو اس کو چاہیے اپنے مال سے کسی شخص کو تیار کرے جو خدا کی راہ میں جہاد کرے۔ تیار کرنے والے کو بھی مجاہد کے برابر ثواب ہوگا۔ دونوں کے لیے فضیلت ہے مگر خدا کی راہ میں جان دینا مال دینے سے افضل ہے۔ (جناب رسولؐ خدا از مستدرک الوسائل

خدا مجاہد کی دعا رسولوں کی دعا کی طرح قبول کرتا ہے (رسولؐ خدا از کنز)

خدا رسولؐ کے دشمنوں سے دب جانا زندہ رہتے ہوئے موت ہے اور ان پر غالب آ کر مرنا زندہ رہنا ہے (حضرت علیؑ از شرح نہج البلاغہ)

تم اپنے دین کو تلواروں کے ذریعہ بچاؤ۔ خدا سے مدد مانگو۔ تم کو کامیاب بھی ہو گے اور تمہاری مدد بھی کی جائے گی (حضرت علیؑ از غرر)

خدا اس شخص پر فخر کرتا ہے جو خدا کے لیے تلوار اٹھاتا ہے۔ اور جب تک وہ خدا کے لیے تلوار اٹھائے رہتا ہے فرشتے اس پر درود پڑھتے رہتے ہیں۔ جو جہاد کے لیے تلوار (ہتھیار) کے ساتھ نماز پڑھتا ہے اس کی نماز سات سو گنا و زیادہ بہتر ہے اس کی نماز سے جو بغیر ہتھیار کے پڑھی جائے (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

جو شخص جہاد کو ترک کر دیتا ہے خدا اس کو ذلت کا لباس پہناتا ہے۔ بلاؤں مصیبتوں کی چادر اڑھا دیتا ہے۔ غفلت کا پردہ اس پر ڈال دیتا ہے۔ حق اس سے چھین لیا جاتا ہے۔ خدا نے میری امت کو عزت گھوڑے کی ٹاپوں اور نیزوں کے ذریعہ بخشی ہے (مراد جنگی ہتھیاروں سے بخشی ہے) (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۱۰۰)

(کافر کی موت سے بھی لرزتا ہو جس کا دل
کہتا ہے کون اسے کہ مسلماں کی موت مر)

جہاد کی قسمیں

جہاد کی چار قسمیں ہیں (۱) امر بالمعروف یعنی اچھے کاموں کی طرف لوگوں کو بلانا
(۲) نہی عن المنکر یعنی لوگوں کو برے کاموں سے روکنا

(۳) ہر موقعہ پر سچ بولنا

(۴) برے کام کرنے والوں سے نفرت کرنا (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۲)

تین راتیں مسلمانوں کی حفاظت کے لیے پہرہ دینا اس شب قدر سے بہتر ہے جو مدینے یا بیت المقدس میں گزاری جائے (رسول خدا از کنز)

دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔ وہ آنکھ جو خدا کے خوف سے روئی ہو اور وہ آنکھ جو خدا کی راہ میں مسلمانوں کی حفاظت کے لیے پہرہ دینے کے لیے جاگے (جناب رسولؐ خدا از نسائی)

جہاد کی چار قسمیں ہیں

دو واجب ہیں

اپنے نفس یعنی اپنی بری خواہشوں کے خلاف جنگ کرنا (امام زین العابدینؑ از تحف العقول) (یعنی بری خواہشوں پر عمل نہ کرنا)

مگر افضل جہاد یہ ہے کہ انسان اس حال میں صبح اٹھے کہ وہ کسی پر ظلم کرنے کا ارادہ بھی نہ رکھتا ہو (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۵)

عورت کا جہاد شوہر کی اچھی طرح خدمت کرنا ہے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۱۸)

اپنی بری خواہشات کے خلاف جہاد جنت کی قیمت ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

سب سے پہلے تم جس جہاد کا انکار کرو گے جو اپنی بری خواہشوں کے خلاف جہاد ہے اس کے بعد الوالامر کی اطاعت (یعنی خدا کے مقرر کیے ہوئے امام) کی اطاعت کا انکار کرو گے (حضرت علیؑ از غرر)

خدا کی اطاعت کرنے اور گناہوں سے بچنے کے لیے جو شخص جہاد (کوشش) کرتا ہے کہ

خدا کے نزدیک اس کا مقام نیک شہید کے برابر ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

اپنے نفس (یعنی دل کی بری خواہشوں) کے خلاف جہاد تم پر اس طرح فرض و واجب ہے جیسے دشمن خدا سے جنگ کرنا واجب ہے (جب وہ تم پر حملہ کرے) (امام موسیٰ کاظمؑ از بحار جلد ۷۸)

اپنی بری خواہشوں کے خلاف جہاد کرنا، جہاد اکبر ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۹)

اپنے غصہ اور بری خواہشوں کے خلاف جہاد کرو، غصہ کو پی جاؤ اور اپنی بری خواہشوں عادتوں کی مخالفت کرو۔ اس طرح تمہارا نفس پاک ہوگا اور عقل کامل ہوگی۔ خدا کا تمہارے لیے ثواب مکمل ہوگا۔ (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

نفس کے خلاف جہاد کرنا یہ ہے کہ اس کو گناہ نہ کرنے دو۔ (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

جو اپنے نفس کے خلاف جہاد کرتا ہے وہ اپنے تقویٰ کو مکمل کرتا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

خدا کی اطاعت کرنے کے لیے خوب کوشش (جہاد) کرو (امام جعفر صادقؑ)

اپنے نفسوں کو خدا کی اطاعت کا عادی بناؤ اور اس کو برائی کی گندگی سے بچاؤ تب ایمان کی مٹھاس چکھو گے (حضرت علیؑ از غرر)

مشکل ترین جہاد گناہوں کا چھوڑ دینا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد)

پیٹ کو حرام غذا سے بچانا اور جنسی اعضاء کو حرام سے بچانا
سب سے افضل جہاد ہے (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۷۱)

بغیر کوشش کے کچھ نہیں ملتا (قرآن)

انسان کے لیے کچھ نہیں ہے سوا اس کے جس کے لیے وہ کوشش کرے (القرآن)

سات چیزوں کے بغیر سات چیزیں مذاق ہیں

(۱) جو زبان سے استغفار کرے (خدا سے اپنے گناہوں کی معافیاں مانگے) مگر دل سے شرمندہ نہ ہو، وہ اپنے ساتھ مذاق کرتا ہے (کیونکہ خدا اس کے گناہ معاف نہیں کرتا)

(۲) جو خدا سے نیک عمل کی توفیق (صلاحیت) مانگتا ہے لیکن خود اچھے عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتا وہ بھی اپنے ساتھ مذاق کرتا۔

(۴) جو خدا سے جنت مانگتا ہے لیکن خدا کی طرف سے بھیجی ہوئی سختیوں پر صبر نہیں کرتا وہ بھی اپنی ساتھ مذاق کرتا ہے

(۵) جو جہنم سے خدا کی پناہ مانگتا ہے مگر دنیا میں بری خواہشوں کی نہیں چھوڑتا وہ بھی اپنے ساتھ مذاق کرتا ہے۔

(۶) جو خدا کا ذکر تو کرتا ہے لیکن خدا سے ملاقات کا شوقین نہیں ہے، وہ اپنے ساتھ مذاق کرتا ہے (از بحار جلد ۷۸)

مجاہد یعنی کوشش کرنے والا جو کوشش اور جہاد کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدے کے لیے کام کرتا ہے کیونکہ بے شک خدا تمام جہانوں سے بے نیاز ہے (القرآن عنکبوت ۶)

جو شخص برائیوں سے پاک صاف رہتا ہے وہ اپنے ہی فائدے کے لیے پاک صاف رہتا ہے (القرآن ناطر ۱۸)

جو نیک کام کرتا ہے وہ اپنے ہی لیے کام کرتا ہے اور جو برا کام کرے گا اس کا وبال خود اسی پر ہوگا (القرآن سجدہ ۴۶)

عمل میں کمی بڑی طاقتور مصیبت ہے۔ جو نیک عمل میں سستی یا کمی کرتا ہے خدا اسے رنج وغم میں مبتلا کرتا ہے جو موت آنے سے پہلے نیک عمل کرنے میں کمی کرتا ہے اس کی عمر نقصان میں ہے اور موت بھی اس کے لیے نقصان ہے (حضرت علی از غرر الحکم) (انسان کا اصل

نقصان نیک عمل نہ کرنا ہے)

جُہالت اور علم

جہالت موت ہے۔ سستی فرصت کے وقت کا ضائع کر دینا ہے۔ جہالت بدترین بیماری اور عاجزی ہے۔ جہالت زندوں کو مار ڈالتی ہے۔ آخرت کو برباد کر دیتی ہے۔ جہالت ہر برائی کی جڑ اور کان ہے۔ حرص بد خلقی اور کنجوسی جہالت کا نتیجہ ہے۔ انسان جس قدر عقل کی طرف راغب ہوگا (جس قدر عقلمند بننا چاہے گا) اس قدر جہالت سے دور ہوگا۔ جاہل کو صرف تلوار کی دھار ہی روک سکتی ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

بندے اگر جہالت کے بعد علم اور واقفیت حاصل کر لیں تو نہ کافر رہیں نہ گمراہ۔ (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

علم اسلام کی زندگی، ایمان کا ستون ہے (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

ایمان اور علم دو جڑواں بھائی ہیں جو کبھی جدا نہیں ہوئے (حضرت علیؑ از غرر)

جاہل نہ تو اپنی غلطی کو سمجھتا ہے نہ سمجھانے والے کی بات قبول کرتا ہے۔ نہ گناہوں سے بد کتا ہے نہ نصیحتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ جاہل کا صحیح کام بھی عالم کی غلطی جیسا ہوتا ہے۔ جاہل مردہ ہے جو چل پھر رہا ہے۔ جاہل ہر اس چیز سے بھاگتا جس سے عقلمند محبت کرتا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

جاہل کے پاس نعمتیں ایسی ہیں جیسے کوڑے کرکٹ پر سبزہ یا گندگی پر باغیچہ (حضرت علیؑ از تنبیہ الخواطر)

جاہل وہ ہوتا ہے جو خدا کی نافرمانی کرے چاہے وہ بڑا خوبصورت شان بان والا ہی کیوں نہ ہو (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ا)

جاہل (جو علم کا دشمن ہو) اس کو سکھانا اور اس کی بری عادتیں چھڑانا ایک معجزہ ہے (امام حسن عسکری از بحار جلد ۷۸)

جاہل وہ ہوتا ہے جو علم و معرفت سے بے خبر ہو مگر خود کو بڑا عالم علامہ سمجھے۔ اپنی رائے کو بہت کافی سمجھے۔ اس لیے وہ ہمیشہ علماء سے دور رہتا ہے۔ ان کے عیب بیان کرتا ہے۔ جو اس کی بات نہ مانے اس کو غلط سمجھتا ہے۔ حالات واقعات سے بے خبر رہ کر لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ ہر وہ بات جسے وہ نہیں جانتا اس کا انکار کرتا ہے۔ اپنی رائے کو مضبوط سمجھتا ہے۔ اپنی جہالت کو نہیں جانتا۔۔۔ حق کا انکار کرتا ہے ضد کی وجہ سے جری بنا رہتا ہے۔ علم حاصل کرنے سے تکبر کرتا ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۷)

جاہل بات سننے سے پہلے جواب دے دیتا ہے۔ اور بات سننے سے پہلے ہی جھگڑے شروع کر دیتا ہے اور بغیر علم کے فیصلے کرتا ہے (امام صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

جو جاہل نہیں ہوتا وہ اس وقت تک ہاتھ نہیں بڑھاتا جب تک اس کام کے فائدہ مند ہونے کا یقین نہیں ہو جاتا (امام حسنؑ از بحار جلد ۶۹)

جاہل کی خصوصیات یہ ہیں کہ اگر تم اس کے ساتھ رہو گے تو تکلیفوں میں ڈال گا اور دور رہو گے تو گالیاں دے گا۔ تم کو کچھ دے گا تو احسان جتاتا رہے گا۔ اگر تم اس کو کچھ دو گے تو کم سمجھ کر اس کی خوبی کو نہ مانے گا۔ اگر کوئی راز بتاؤ گے تو خیانت کرے گا (جناب رسولؐ خدا از تحف العقول)

جاہل اپنے ملنے جلنے والوں پر ظلم کرے گا۔ کم درجہ والوں پر زیادتی کرے گا۔
بڑوں سے اکڑ کر رہے گا بغیر سوچے سمجھے باتیں کرے گا (رسولؐ خدا از تحف)

جاہل ترین شخص وہ ہوتا جو لوگوں کی تعریفوں سے دھوکہ کھاتا ہے جو اس کی بری باتوں کو اچھا بنا کر پیش کرتے ہیں۔ جہالت کی انتہا یہ ہوتی ہے کہ جاہل اپنی جہالت پر فخر کرتا ہے

(حضرت علیؑ از غرر الحکم)

عقلمند نیکی کرنے کے بعد بھی خدا سے ڈرتا رہتا ہے۔ جب کہ جاہل گناہ کر کے بھی مطمئن رہتا ہے (حضرت رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

سب سے بڑی جہالت یہ ہے کہ انسان اپنی جہالت سے ناواقف ہو (حضرت علیؑ از غرر)

(جاہل ہوتے ہوئے خود کو علامہ کہلوائے)

جو چیز نہ تمہارے لیے باقی رہے گی اور نہ تم اس کے لیے باقی رہو گے اس کو جمع کرکے (خرچ نہ کرنا) بہت بڑی جہالت ہے (حضرت علیؑ از غرر)

لوگوں سے خواہ مخواہ دشمنی مول لینا جہالت کی سرخی ہے (حضرت علیؑ از غرر)

عالم کی جہالت ثابت کرنے کے لیے یہ بہت کافی ہے کہ اس کا عمل اس کے علم کے خلاف ہو (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

جہالت

انسان کی جہالت ثابت کرنے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ حرام کام جن کو خدا نے کرنے سے منع کیا ہے ان کو کرے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

انسان کی جہالت کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے علم پر مغرور ہو اور اپنی قدر و قیمت نہ جانے (حضرت علیؑ از غرر)

علم کے ثبوت کے لیے خدا کا خوف ہونا کافی ثبوت ہے اور جہالت کا ثبوت خدا اور اس کی اطاعت سے دور بھاگنا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۰)

(یعنی خدا کی طرف توجہ نہ دینا اور اس کی اطاعت کو اہمیت نہ دینا جہالت کا بڑا ثبوت ہے

)

لوگ جو باتیں تمہارے لیے کہیں ان سب کو رد نہ کرو ورنہ یہ رد کرنا تمہاری جہالت کے لیے بہت کافی ہے (حضرت علیؑ از شرح نہج البلاغہ)

جو تم نہیں جانتے اس سے دشمنی نہ کرو کیونکہ زیادہ بہتر علم اسی میں ہے (حضرت علیؑ از غرر)

جہنم

بے شک جہنم گھات میں لگی ہے، خدا سے سرکشی کرنے والوں کا وہی ٹھکانا ہے (قرآن سورہ نبا ۲۱)

جہنم کی آگ سے بچو جس کی تکلیف اور چیخ و پکار بے حد سخت ہوگی جس کے شعلے سخت گرم ہوں گے اور جس کا عذاب ہمیشہ باقی رہے گا (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

جہنمی آگ میں اس طرح گاڑ دے جائیں گے جیسے کیل کو دیوار میں گاڑ دیا جاتا ہے (رسول خداؐ از تفسیر نور الثقلین جلد ۴)

جہنمی کتوں کی طرح بھونکیں گے۔ ان کی آنکھیں تھکی تھکی ہوں گی۔ گونگے بہرے کالے چہروں والے ذلیل و سخت پریشان حال ہوں گے (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۸)

جہنم میں سب سے پہلے ظالم حکمران، بدکار مالدار، جو مال کا حق بھی ادا نہ کرے (زکوۃ و خمس نہ دے) اور وہ فقیر جو اتراتا ہو جائیں گے (رسول اکرمؐ از بحار جلد ۶۹ صحیح مسلم)

جہنمی کون ہیں؟

زبان کے ذریعہ دلوں کو دکھانے والے، کنجوس، متکبر، مال کو جمع کر کے روکے رکھنے والے

لوگ جہنمی ہیں۔ جب کہ کمزور اور مغلوب لوگ جنتی ہیں۔

جہنم میں اکثریت منہ اور جنسی اعضاء کے ذریعہ گناہ کرنے والوں کی ہے (یعنی حرام خور اور زانیوں کی) (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

تین (۳) صفات والا جہنمی ہے

(۱) ظالم

(۲) بزدل

(۳) کنجوس اور عورتوں، بدزبان، متکبر اور اترانے والی عورت جہنمی ہے (امام جعفر صادقؑ، از بحار جلد ۷۳)

تکبر، خود کو پسند کرنا اور خود کو بڑا سمجھنا اور بد اخلاق جہنمی کی واضح پہچان ہے (جناب رسولؐ خدا از تنبیہ الخواطر)

جہنم سے کون بچ سکتا ہے؟

(۱) جہنم سے صرف وہی بچیں گے جو جہنم میں لے جانے والے کاموں سے بچیں گے (یعنی گناہان کبیرہ سے بچیں گے) (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

جو شخص خدا سے جہنم سے بچنے کے لیے پناہ تو مانگتا ہے مگر بری خواہشوں کو نہیں چھوڑتا وہ خود سے مذاق کرتا ہے (امام علی رضاؑ از بحار جلد ۷۸)

جہنم کا سخت ترین عذاب اس کو ملے گا (۱) جو اپنے علم سے فائدہ حاصل نہ کرے (اپنے علم پر خود عمل نہ کرے

(۲) اس کو جس نے کسی نبی کو قتل کیا ہو یا نبی نے اس کو قتل کیا ہو اور

(۳) جو گمراہی پھیلانے والا امام ہو یا

(۴) جو تصویریں (بت پرستی کے لیے) بنائے۔ (تفسیر درمنشور جلد ا، حدیث از جناب رسولؐ خدا)

وہ شخص بدترین سزا پائے گا جو اچھائی کا بدلہ برائی سے دے گا یا خدا کی قضا و قدر کے فیصلوں پر غصہ کا اظہار کرے گا۔ (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

متکبرین کے لیے جہنم کی ایک وادی ہے جس کا نام سقر ہے۔ ایک دفعہ اس نے خدا سے سانس لینے کی اجازت لی تو جہنم تک کو جلا ڈالا۔ (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۸)

بدکار علماء، فاسق قاریوں اور جابر ظالم حکمرانوں اور (عوام کے مال میں) خیانت کرنے والے وزیروں کو جہنم کی چکی میں پیس دیا جائے گا (حضرت علیؑ از بحار جلد ۹۲)

جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا تھا اور سورج کے اطلوع اور غروب سے پہلے نماز پڑھنے میں جلدی کرتا تھا، وہ جہنم میں نہ جائے گا (رسولؐ خدا از کنز العمال)

جہنم جابروں، ظالموں، بداخلاقوں، مغرور اور متکبر لوگوں کا گھر ہے (حضرت عیسیٰؑ پر وحی از بحار جلد ۱۶)

خدا نے اپنی عزت و جلال کی قسم کھائی ہے کہ وہ توحید کا (دل اور عمل سے) اقرار کرنے والے کسی بھی شخص کو جہنم کی سزا نہیں دے گا۔ (امام جعفر صادقؑ از توحید ص ۲۰)

(توحید کا عمل سے اقرار یہ ہے کہ عملاً خدا کے احکامات کی اطاعت کی جائے۔)

خدا صرف کافروں مشرکوں، منکروں گمراہوں کو ہمیشہ جہنم میں رکھے گا مگر جو بڑے بڑے گناہوں سے بچے گا اس سے چھوٹے گناہوں کے بارے میں نہیں پوچھا جائیگا (امام محمد باقرؑ از ثواب الاعمال)

پانچ قسم کے لوگوں کے لیے جہنم کے شعلے کبھی نہ بجھیں گے

(۱) مشرک

(۲) والدین کا نافرمان

(۳) حاکم کے پاس کسی مومن کی چغلی کھانے والا جس کی وجہ سے مومن قتل کیا گیا ہو

(۴) خود گناہ کر کے خدا پر تھوپ دینے والا (مستدرک الوسائل جلد ۳ حدیث از جناب رسولؐ خدا)

جہنمی جہنم سے نکل کر کہیں اور نہ جا سکیں گے، نہ فدیہ کے ذریعہ آزاد ہو سکیں گے، نہ جہنم کے دروازوں کو توڑ سکیں گے، ان کی سزا کبھی ختم نہ ہو گی نہ پوری ہو گی (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

کچھ لوگ جہنم میں جل کر کوئلہ بن جائیں گے پھر ان کو شفاعت پہنچ جائے گی اور نکال لیے جائیں گے (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۸)

(یہ وہ لوگ ہوں گے جو ایمان تو دل میں رکھتے ہوں گے مگر سخت بڑے بڑے گناہ بھی کئے ہوں گے اور سچے دل سے توبہ بھی نہ کی ہو گی)

جہنم سے ہر اس شخص کو بالآخر نکال لیا جائے گا جو ذرہ برابر بھی ایمان رکھتا ہو گا (رسولؐ خدا از کنز العمال)

جہنمی لوگ جہنم میں اس لیے ہمیشہ رہیں گے کہ دنیا میں ان کی نیت یہ تھی کہ اگر وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے تو ہمیشہ گناہ کرتے رہیں گے۔ جنتی اس لیے ہمیشہ جنت میں رہیں گے کہ ان کی دنیا میں نیت یہ تھی کہ اگر وہ ہمیشہ زندہ رہتے تو ہمیشہ خدا کی اطاعت کرتے رہیں گے۔ خدا نے فرمایا ہے کہ ہر شخص اپنے اپنے طریقہ (نیت) پر عمل کرتا ہے (القرآن) (امام جعفر صادقؑ)

مستدرک الوسائل جلد۱)

ہر شخص کے لیے ایک جگہ جنت میں بنائی گئی ہے اور دوسری جہنم میں۔ جب جنتی جنت میں اپنا ٹھکانہ (گھر) جہنم میں دیکھے گا تو کہے گا مالک تیرا شکر۔ اگر تو نے مجھے ہدایت نہ کی ہوتی (اچھے عمل کی توفیق نہ دی ہوتی تو میرا ٹھکانہ اسی جگہ جہنم میں ہوتا) اس طرح جہنمی جب اپنا گھر جنت میں دیکھے گا تو کہے گا کاش میں اچھے عمل کرتا (اس طرح وہ ہمیشہ غم اور حسرت میں بھرا رہے گا) (رسولؐ خدا از کنز العمال)

(نوٹ: یاد رہے کہ خدا اچھے اعمال اور ایمان کی ہدایت اسی کو کرتا ہے جو حق بات کو تلاش کرتا ہے۔ پھر سمجھ کر مانتا ہے اور خدا کی اطاعت کرنا چاہتا ہے)

جہنمی اپنے جنت کے گھر کو دیکھ کر کہیں گے ہائے افسوس ہم نے بڑی غلطی کی (القرآن سورہ انعام ۳۱)

جنت جہنم تم لوگوں سے اس قدر قریب ہے جتنا جوتے کا تسمہ تم سے قریب ہوتا ہے (رسولؐ خدا از کنز العمال)

(یعنی جنت اور جہنم ہمیں اپنے سے بے حد دور معلوم ہوتی ہے۔ لیکن حقیقتاً ہم جنت اور جہنم سے بے حد قریب ہیں۔ اسی لیے جنتی مرتے ہی برزخی جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اگر یہ بات سمجھ میں آجائے تو انسان کی غفلت ختم ہو جائے اور وہ جنت میں داخلے والے اعمال کرنے لگ جائے۔

جواب دینا

اگر ایک سوال کے کئی کئی جوابات دیے جاتے ہیں تو صحیح بات چھپ جاتی ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد۱)

جو ہر سوال کا جواب دے وہ دیوانہ ہے (امام علی رضاؑ از بحار جلد ۲)

جو جلدی جلدی جواب دیتا ہے وہ صحیح بات نہیں بتا سکتا (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

صحیح جواب دینا ایک فضیلت کی نشانی اور دلیل ہے (حضرت علیؑ از غرر)

جب تم جاہل سے برداشت کا مظاہرہ کرو گے تو وسیع اور صحیح جواب دو گے بہت سی باتیں ایسی بھی ہیں کہ جن کا جواب خاموش ہے وہاں پر خاموش رہنا بات کرنے سے زیادہ بلیغ (مناسب) ہوتا ہے لیکن اگر تم بات پر قدرت رکھتے ہو (یعنی صحیح جواب دے سکتے ہو) تو خاموشی سے بچو (یعنی صحیح جواب دو) (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

سخاوت

جو کچھ تمہارے پاس ہے اس میں سے سخاوت کرو۔ فقیر کی سخاوت اس کو بلند مرتبہ بنا دیتی ہے سخاوت مخالفوں کی نگاہ میں بھی محبوب بنا دیتی ہے اور کنجوسی اپنی اولاد کو بھی مخالف بنا دیتی ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

خدا کے لیے سخاوت کرنا گویا خدا کی اطاعت کے لیے اپنے نفس سے جہاد کرنا

اس لیے سخاوت دل اور نفس کی شرافت کا ثبوت ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

افضل سخاوت اور سخاوت کی حقیقت

جو سخاوت کرتا ہے وہی سردار ہوتا ہے (امام حسینؑ از بحار جلد ۷۸)

سخاوت عزتوں کی حفاظت کرتی ہے (حضرت علیؑ از شرح نہج البلاغہ)

سخاوت

افضل سخاوت یہ ہے کہ جس کا جتنا حق ہے ان حقداروں کا حق پورا ادا کیا جائے۔ نیز افضل سخاوت وہ ہے جو غربت میں کی جائے۔ نیک کاموں پر پوری پوری کوشش کرنا بھی افضل

سخاوت ہے۔ مسلسل نیکی کرتے رہنا بھی افضل سخاوت ہے۔ پوری طاقت کسی نیک کام پر خرچ کردینا مکمل سخاوت ہے (حضرت علیؑ از غرر)

مکمل سخاوت قرضوں کی ادا کرنے کا کام کو مکمل کرنا، جو تم سے امید نہ رکھے اس کو بھی دینا ہے (امام حسینؑ از بحار جلد ۷۸)

سخی ترین انسان وہ ہے جو جو اپنا مال اور اپنی جان اللہ کی راہ میں خرچ کردے (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۱۰۰)

سخاوت یہ ہے کہ تنگی اور دولتمندی دونوں حالتوں میں خدا کی راہ میں خرچ کرے، سائل کا سوال پورا کرے، جو کچھ ہے اس کو غریبوں پر خرچ کرے۔ (امام حسنؑ از بحار جلد ۷۱)

سخی وہ ہے

(۱) جو غریبی امیری دونوں میں دے

(۲) مستحق لوگوں کو دے

(۳) اور یہ سمجھے کہ جو دے رہا ہوں خدا کے شکرانے میں دے رہا ہوں اور خدا نے جو کچھ مجھے دیا ہے وہ میری عطاؤں سے کہیں زیادہ ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

سخی وہ ہے جو خدا کے مقرر کیے ہوئے حقوق ادا کرے۔ وہ سخی نہیں جو ناجائز طریقوں سے دولت کمائے اور ناجائز کاموں پر خرچ کرے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

سخی کی دنیا میں تعریف کی جاتی ہے اور آخرت میں وہ خوش قسمت ہوتا ہے۔

سخی وہ ہوتا ہے جو ہر اس چیز کو خدا کے لیے خرچ کردے جو اس نے اپنے لیے چھپا کر رکھی ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

مخلوق میں سخی وہ ہے جو خدا کے مقرر کیے ہوئے فرائض کو ادا کرتا ہے اور کنجوس وہ ہے جو

خدا کے مقرر کئے ہوئے فرائض کو ادا نہ کرے۔

مگر خدا ہر حال میں غنی ہے۔ چاہے دے یا چاہے نہ دے۔ کیونکہ وہ جو کچھ عطا کرتا ہے وہ ہمارا (حق) نہیں ہوتا اور جو عطا نہ کرے گا وہ بھی ہمارا (حق) نہیں ہے (امام موسیٰ کاظمؑ از بحار جلد ۷۱)

جو اچھی طرح مال روک نہیں سکتا (بچا نہیں سکتا) وہ اچھی طرح سخاوت بھی نہیں کر سکتا (امام حسن عسکریؑ از بحار جلد ۷۸)

نوٹ: (سخاوت وہی کرے گا جو فضول خرچی یا حرام کاموں پر خرچ نہ کرے گا۔ اس لیے سخاوت کے لیے اچھی طرح بچت کرنا ضروری ہے)

مسلمانوں کے مال سے حکمرانوں کی سخاوت کرنا، ظلم اور غداری ہے۔ مسلمانوں کا مال مسلمانوں پر خرچ کرنا تو ویسے ہی ضروری ہے (حضرت علیؑ از غررالحکم)

جب دنیا تمہاری طرف آ رہی ہو تو سخاوت اس کو ختم نہیں کر سکتی۔ جب دنیا منہ پھیر لے تو کنجوسی کرنا تمہیں بچا نہیں سکتا (امام حسینؑ از بحار جلد ۴۴)

اچھی ہمسائیگی اور ساتھیوں کے حقوق

خدا کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ اور ماں باپ، رشتہ داروں یتیموں محتاجوں، پڑوسیوں اور اجنبی پڑوسیوں اور ساتھ بیٹھنے والے ساتھیوں اور خریدے ہوئے لونڈی غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرو (القرآن نساء ۳۶)

ساتھیوں عزیزوں کے ساتھ اچھا برتاؤ اور اچھی طرح رہنا گھروں کو آباد کرتا ہے۔ عمروں اور روزیوں کو بڑھاتا ہے (امام جعفر صادقؑ از کافی جلد ۲)

جو اچھی طرح ساتھیوں کے ساتھ رہے گا وہ مومن بن جائے گا (رسولؐ خدا از بحار جلد

جبرئیلؑ نے ساتھیوں پڑوسیوں کے ساتھ اچھے سلوک کی اتنی زیادہ دفعہ تلقین کی کہ میں سمجھا کہ عنقریب پڑوسی اور ساتھی وارث بنادے جائیں گے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۴)

انسان کے پڑوسی اور ساتھی کی وہی عزت ہے جو ماں باپ کی ہے (رسول اکرمؐ از بحار جلد ۷۴)

اچھی ہمسائیگی صرف یہ نہیں کہ ان کو تکلیف نہ دی جائے بلکہ یہ بھی ہے کہ ان کی دی ہوئی تکلیف کو برداشت کیا جائے (امام موسیٰ کاظمؑ از بحار جلد ۷۷)

گھر خریدنے سے پہلے ہمسائے کے بارے میں پوچھو (حضرت علیؑ از غرر)

برا ہمسایہ اور پڑوسی یا ساتھی بہت زیادہ نقصان دینے والا اور بڑی مصیبت ہے (حضرت علیؑ از غرر)

جو خدا رسول کو دل سے مانتا ہے وہ پڑوسیوں ساتھیوں کو تکلیف نہیں دے سکتا (رسول اکرمؐ از بحار جلد ۷۴)

جس کی تکلیفوں سے پڑوسی اور ساتھی محفوظ نہیں وہ ہم سے نہیں (امام علی رضاؑ از بحار جلد ۷۴)

جو پیٹ بھر کر رات گزارے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے تو وہ مجھ پر ایمان ہی نہیں لایا (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۴)

جس بستی میں کوئی بھوکا رہے اور رات گزارے، خدا قیامت کے دن خدا تعالیٰ اس بستی کی طرف رحمت کی نظر نہیں ڈالے گا (امام محمد باقرؑ از کافی جلد ۲)

ہمسائے پڑوسی کا حق

یہ ہے کہ غیر حاضری میں اس کی حفاظت کرو (یعنی اس کی غیبت نہ کرو) اور اس کی موجودگی میں اس کی عزت کرو۔ اگر مظلوم ہو تو اس کی مدد کرو۔ اس کے عیب نہ تلاش کرو۔ برائی کا پتہ چل جائے تو چھپاؤ۔ اگر سمجھو کہ تمہاری نصیحت قبول کرے گا تو اکیلے میں نصیحت کرو۔ مصیبت کے وقت اس کو اکیلا نہ چھوڑو۔ اس کی غلطیاں معاف کردو اس کے ساتھ اچھی طرح رہو۔ (امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۷۴)

اگر وہ تم سے قرض مانگے تو دو۔ اس کی ضرورت پوری کرو، اس کو خوشی ملے تو مبارک باد دو، بیمار ہو جائے تو عیادت کرو۔ مصیبت پڑے تو مدد کرو۔ مر جائے تو جنازے میں شرکت کرو۔ اپنا گھر اتنا اونچا نہ کرو کہ اس کی ہوا رک جائے۔ پھل لاؤ تو اس کو بھی بھیجو۔ نہ بھیج سکو تو چھپا کر لاؤ ہانڈی کی خوشبو سے اس کو تکلیف نہ دو (رسول اکرمؐ از بحار جلد ۸۲)

خدا کے ہمسائے اور پڑوسی

قیامت کے دن آواز آئے گی اللہ کے گھر میں اللہ کے ہمسائے کہاں ہیں؟ ایک گروہ کھڑا ہو جائے گا۔ فرشتے ان سے پوچھیں گے کہ تم کیا کرتے تھے؟ کہ آج خدا کے ہمسائے بن گئے۔ وہ کہیں گے ہم خدا کو خوش کرنے کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ ایک دوسرے پر خرچ کرتے تھے۔ ایک دوسرے کا بوجھ بٹاتے تھے۔ خدا کی آواز آئے گی میرے بندوں نے سچ کہا ان کو دو کہ وہ بلا حساب کتاب جنت میں میرے پڑوسی بن کر رہیں۔ (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۴)

خدا کا پڑوس ایسے لوگوں کے لیے بھی ہے جو خدا کی عملاً اطاعت کرتے ہیں اور خدا کی مخالفت سے بچتے ہیں (حضرت علیؑ از غرر)

عزت ومقام

خدامال کی طرح عزت اور مقام کے بارے میں بھی سوال کرے گا کہ میرے بندے میں نے تم کو عزت عطا کی تھی۔ اس کے ذریعہ تم نے کسی مظلوم کی مدد کی؟ کسی پریشان حال کی فریاد کو پہنچے؟ (رسولؐ خدا از مستدرک الوسائل جلد ۲)

بکریوں کے ریوڑ میں خون پینے والے دو بھیڑیے چھوڑ دیے جائیں تو وہ اس قدر نقصان نہیں پہنچا سکتے جتنا نقصان مسلمان کو دین کے ذریعے عزت حاصل کرنے کے لیے کوشش کرنے والوں اور مال سے محبت کرنے والوں سے پہنچتا ہے (رسولؐ خدا از تنبیہ الخواطر)

نوٹ: (دین کے ذریعہ عزت حاصل کرنے کا مطلب دین کو دنیا کی ترقی کے لیے استعمال کرنا ہے)

ایک زمانہ آئے گا کہ لوگوں سے منہ موڑ لینا مال سے منہ موڑ لینے سے زیادہ مفید ہوگا (رسولؐ اکرم از کنز العمال)

(یعنی لوگ اس قدر بد اخلاق اور بد کردار ہوں گے کہ ان سے الگ رہنا ہی مفید ہوگا)

محبت

محبت بھی رشتہ داری ہوتی ہے جس سے فائدے اٹھائے جاتے ہیں (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۷)

قریب وہ ہوتا ہے جس کو محبت قریب کر دے چاہے وہ رشتہ دار نہ ہو۔ جسے محبت دور کر دے چاہے وہ قریب کا رشتہ داری ہی کیوں نہ ہو۔ جس طرح ہاتھ اگر بے کار ہو جاتا ہے تو کاٹ کر الگ کر دیا جاتا ہے (امام حسنؑ از بحار جلد ۷۸)

(یعنی اگر قریبی رشتہ دار محبت نہ کرے تو وہ بے کار آدمی ہے۔ اس کو کاٹ کر الگ کر دیا

جاتا ہے کیونکہ رشتوں کی بنیاد محبت پر ہے جب کہ حسد، تکبر اور بد اخلاقی سے محبت ختم ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے رشتہ داری بے جان ہو جاتی ہے)۔

محبت قریب ترین رشتہ ہے۔ محبت کو رشتہ داری کی اتنی ضرورت نہیں ہوتی جتنی رشتہ داری کو محبت کی ضرورت ہوتی ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۴۴)

تین چیزوں سے محبت پیدا ہوتی ہے

(۱) دین پر عمل

(۲) انکساری

(۳) دوسروں پر خرچ کرنا (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸ و تحف العقول)

تین چیزوں سے محبت پیدا ہوتی ہے

(۱) اچھا اخلاق

(۲) اچھی طرح دوستوں کے ساتھ رہنا سہنا اور انکساری (خود کو کم سمجھنا) (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

ایک شخص نے رسولؐ خدا سے پوچھا کہ مجھے ایسا کام بتائیں کہ خدا اور اس کی مخلوق مجھ سے محبت کرنے لگے۔ فرمایا جو چیز خدا کے پاس ہے اس کی طرف رغبت (طلب) کرو۔ خدا تم سے محبت کرے گا (یعنی خدا پر بھروسہ کرو اور خدا سے توقعات باندھو) اور دعا کرو اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے منہ پھیر پھر لوگ تم سے خود محبت کریں گے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷)

نرم لکڑی میں ٹہنیاں زیادہ ہوتی ہیں۔ (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ)

(یعنی جو لوگ نرم مزاج ہوتے ہیں ان کے سچے دوست زیادہ ہوتے ہیں)

کھلا ہوا مسکراتا چہرہ محبتوں کو کھینچتا ہے۔ خدا سے قریب کرتا ہے۔ جب کہ بگڑا ہوا چہرہ خدا اور مخلوق سے دور کرتا ہے۔ (امام محمد باقرؑ از تحف)

تین خوبیاں محبت کو کھینچتی ہیں

(۱) لوگوں کے ساتھ انصاف کرنا

(یعنی جو اپنے لیے پسند کرو وہی دوسروں کے لیے پسند کرو)

(۲) سختیوں میں دوسروں کی مدد اور ہمدردی کرنا اور

(۳) قلب سلیم رکھنا (یعنی ایسا دل دماغ جو صحیح سالم ہر خرابی بیماری سے محفوظ ہو) حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

خدا اس پر رحم کرے جو لوگوں کو اپنی محبت سے کھینچتا ہے اور ان کو اچھی باتیں اپنانے اور بری باتیں چھوڑنے کی باتیں کرتا ہے (امام جعفر صادقؑ از وسائل الشیعہ جلد ۱۱)

خدا صرف ان لوگوں سے قلبی دوستی کرنے کو منع کرتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی کی۔ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا۔ تمہارے نکالنے میں مدد کی۔ جو ایسوں سے دوستی کریں گے وہ ظالم ہیں (قرآن)

عام لوگوں کی محبت ایسے اڑ جاتی ہے جیسے بادل غائب ہو جاتے ہیں۔ بہت جلد ٹوٹنے والی محبت شریر اور کمینوں کی محبت ہے (حضرت علیؑ از غرر)

جاہلوں احمقوں کی محبت گرگٹ کی طرح رنگ بدلتی ہے اور جلد ختم ہو جاتی ہے۔ احمق کی محبت جلتے درخت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو کھا جاتا ہے۔ کافر سے محبت نہ کرو (صرف اچھے تعلقات رکھو)

اور جاہل کے ساتھ رہنے سے بچو اور خدا کے دشمنوں سے محبت نہ کرو۔ خدا کے دوستوں

کے سوا کسی سے سچی خالص محبت نہ رکھو کیونکہ جو شخص جس قوم سے دلی محبت کرے گا اسی کے ساتھ محشور ہوگا (فان من احب قوما حشر معھم) (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

کمزور غریب مجبور مظلوم بنا دیئے گئے لوگوں سے محبت کرو جو مسلمان بھی ہوں (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۸)

احمدؐ! میری محبت فقیروں کے لیے ہے۔ اس لیے تم بھی فقیروں سے محبت کرو ان کے ساتھ ساتھ رہو، اس طرح میں بھی تمہارے قریب ہو جاؤں گا۔ مالداروں کو دور رکھو کیونکہ فقیر میرے دوست ہیں (حدیث معراج از رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

اے علی تمہارے دوست زمین پر مسکین اور کمزور بنا دے گئے ہیں۔ ان لوگوں کو تمہاری محبت عطا کی گئی ہے۔ تم ان کے بھائی چارے سے خوش ہو اور وہ تمہاری امامت پر راضی ہیں (رسول اکرمؐ از بحار جلد ۶۸)

کچھ چیزوں کی محبت اندھا بہرا کر دیتی ہے (رسول اکرمؐ از بحار جلد ۷۷)

محبت کرنا مشکلوں میں ڈال دیتا ہے (امام علی رضاؑ از بحار جلد ۷۸)

حضرت یوسف نے فرمایا: میری خالہ نے مجھے محبت کی اور مجھ سے چور مشہور کر دیا (تاکہ مجھے اپنے پاس مجھے رکھ سکے) کیونکہ باپ نے مجھ سے محبت کی تو بھائیوں نے مجھ سے حسد کیا۔ کیونکہ مصر کے بادشاہ کی بیوی نے مجھ سے محبت کی تو مجھے جیل میں ڈلوا دیا (امام علی رضاؑ از تفسیر نور الثقلین جلد ۲)

(کہ عشق آساں بود اول ولی افتاد مشکلھا)

محبت کی نشانی اور ثبوت

یہ ہے کہ دوست برائیوں سے روکے۔ مودت وہ ہے کہ جس کا اظہار زبان سے ہو اور

محبت وہ ہے کہ جس کا اظہار آنکھوں تک سے ہو (حضرت علیؑ از غرر)

محبت کی دلیل اور ثبوت یہ ہے کہ محبوب کو تمام چیزوں پر ترجیح دے۔

(امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۰)

محبت کی حفاظت شریف ترین عادت ہے۔ جو محبت کرنے میں پہل کرتا ہے وہ افضل نیکی کرنے والا ہے۔ محبت کا حسن اور کمال تنگی اور مشکلات میں ظاہر ہوتا ہے۔

(حضرت علیؑ از غرر الحکم)

(دوست آں باشد کہ گرد دست دوست
در پریشاں حالی در ماندگی)

خدا سے محبت

اے رسول کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ دادا بیٹے بھائی بند تمہاری بیویاں اور کنبے والے، اور جو مال تم نے کما رکھا ہے اور وہ تجارت جس کے خراب ہو جانے کا تم کو ڈر لگا رہتا ہے اور وہ مکانات جو تم کو اچھے لگتے ہیں تمہیں خدا رسولؐ سے اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں، تو تم ذرا ٹھہرو، یہاں تک کہ خدا کا حکم (عذاب) جاری ہو جائے۔ خدا ایسے نافرمانوں کی ہدایت نہیں کرتا (القرآن سورہ توبہ ۲۴)

(معلوم ہوا سب سے زیادہ محبت خدا رسول اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے سے کی جانی ضروری ہے جو حقیقی ایمان ہے) خدا فرماتا ہے

جو واقعاً ایماندار ہیں، وہ خدا سے شدید ترین محبت رکھتے ہیں (القرآن سورہ بقرہ ۱۶۵)

(معلوم ہوا کہ ایمان کی حقیقت اور دلیل خدا رسولؐ سے شدید محبت ہے)

کوئی خدا کے ساتھ اپنے ایمان کو خالص نہیں کر سکتا جب تک وہ خدا کو اپنی جان، مال

باپ، عزیزوں رشتہ داروں، مال (اولاد) سے زیادہ محبت نہ کرتا ہو۔ (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۰)

مالک مجھے تیری محبت کی اس قدر بھوک ہے کہ میں کبھی سیر نہیں ہوتا۔ اس قدر پیاس ہے کہ کبھی سیراب نہیں ہوتا (ہمیشہ تیری محبت کی بھوک پیاس کو محسوس کرتا رہتا ہوں اور زیادہ سے زیادہ محبت کرنا چاہتا ہوں) ہائے مجھے تجھے دیکھنے کا کس قدر شوق ہے۔ تو مجھے دیکھ رہا ہے لیکن میں تجھے نہیں دیکھ پاتا (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۹ص ۳۲۷ قبا)

مالک تو ہی وہ ہے جس نے غیروں کی محبت اپنے دوستوں کے دلوں سے نکال دی ہے۔ اس لیے وہ تیرے سوا کسی سے محبت نہیں کرتے۔ جس نے تجھے کھو دیا اس نے کیا پایا؟ جس نے تجھے پالیا اس نے کیا کھویا؟

جو تیرے بدلے کسی اور (کی محبت) پر راضی ہو گیا وہ ناکام و نامراد رہا (امام حسینؑ از بحار جلد ۹۸)

اے داود میں انکا ذکر کرتا ہوں جو میرا ذکر کرتے ہیں، میری جنت میری اطاعت کرنے والوں کے لیے ہے۔ میری محبت میرا شوق (عشق) رکھنے والوں کے لیے ہے۔ میں اپنی محبت کرنے والوں کے لیے مخصوص ہوں (ان سے خاص الخاص تعلق اور محبت رکھتا ہوں) میری زیارت کرنا میری ملاقات کا شوق رکھنے والوں کے لیے ہے۔ اور میں اپنی اطاعت کرنے والوں کے لیے مخصوص ہوں (یعنی ان سے خاص محبت اور تعلق رکھتا ہوں) اس لیے خدا سے پورے دل سے (ڈٹ کر) محبت کرو (رسولؐ خدا از کنز العمال)

جو شخص خدا کی محبت کو اپنی ذاتی محبتوں پر ترجیح دیتا ہے خدا اس کو لوگوں کی تکلیفوں سے بچا لیتا ہے (رسولؐ خدا از کنز العمال)

دل خدا کا حرم (کعبہ، گھر) ہے۔ اس لیے تم اس خدا کے حرم میں کسی غیر خدا کو نہ ٹھہراؤ۔

(امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۰)

(یعنی دل سے سچی گہری حقیقی محبت صرف خدا اور خدا والوں سے کرو)

مالک میرا دل اپنے کاموں میں لگا دے۔ اپنی محبت میرے دل میں اتنی بڑھا دے کہ میں تیری ملاقات اس حالت میں کروں کہ میری گردن سے (تیری محبت کی وجہ سے) خون دھاریں مار کر نکل رہا ہو (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۹۷) (خدا سے شدید محبت کے یہی معنی ہیں)

مالک میرا دل اپنی محبت، اپنے خوف اور اپنی تصدیق اور اپنے ایمان سے بھر دے اور میرا دل اپنے خوف اور اپنی محبت بھر دے (امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۹۸)

مالک میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور ان کی محبت مانگتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتے ہیں اور اچھے عمل کرتے ہیں۔ دعا کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنی محبت تک پہنچا دے۔ مالک اپنی محبت کو میری ذات، اولاد گھر والوں اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے (رسولؐ خدا از کنز العمال)

خدا کی اور خدا والوں کی محبت خدا کے خوف سے بھی زیادہ افضل ہے (امام جعفر صادقؑ بحار جلد ۷۸)

خدا کن کن لوگوں سے خود محبت فرماتا ہے؟

(۱) بے شک خدا اچھے کام کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (القرآن بقرہ ۱۹۵)

(۲) بے شک خدا توبہ کرنے والوں یعنی برے کاموں سے پلٹ کر، ان کو چھوڑ کر، اپنی اصلاح کرنے والوں سے اور پاک صاف لوگوں سے محبت کرتا ہے (القرآن بقرہ:۲۲۲)

(۳) بے شک خدا متقین (یعنی برائیوں سے بچنے والوں) سے محبت کرتا ہے (القرآن

آل عمران ۷۶)

(۴) اور اللہ صبر و برداشت کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (القرآن آل عمران ۱۴۶)

(۵) بے شک خدا ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو خدا پر بھروسہ کرتے ہیں (القرآن آل عمران ۱۵۹)

(۶) بے شک خدا انصاف کرنے والوں (یعنی) ہر شخص کا پورا حق ادا کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (القرآن المائدہ ۴۲)

(۷) خدا ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو خدا کی راہ میں صفیں بنا کر جنگ کرتے ہیں جیسے کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں (القرآن الصف ۴)

(۸) خدا ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ خوش خوش رہتے ہیں اور آپس میں لڑائی جھگڑے نہیں کرتے۔ اور ایسے تنہائی پسند لوگوں کو بھی پسند کرتا ہے جو غور و فکر کرتے رہتے ہیں اور صبر برداشت سے کام لیتے ہیں اور رات کو جاگ کر نماز (تہجد) پڑھتے ہیں (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۷)

(۹) خدا ہر غمگین دل اور خدا کا شکر ادا کرتے رہنے والے بندے سے خود محبت کرتا ہے (امام زین العابدینؑ از کافی جلد ۲)

(نوٹ: سب سے افضل غم محمدؐ و آل محمدؐ کی تکلیفوں پر غمگین ہوتا ہے اور پھر اپنے گناہوں پر اور پھر ساتھیوں کی زیادتیوں پر غمگین ہونا ہے۔)

(۱۰) خدا ہر حیا کرنے والے غیرت دار اور برداشت کرنے والے سے محبت کرتا ہے (امام محمد باقرؑ)

(۱۱) خدا تین قسم کے لوگوں سے محبت کرتا ہے (۱) جو رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھے (۲) جو دائیں ہاتھ سے چھپا کر خیرات کرے اور بائیں ہاتھ کو اس کی خبر نہ ہو۔ (۳) جو جہاد کرنے

جائے اور جب اس کے اتھی بھاگ جائیں تو وہ ڈنارہے (رسولؐ خدا از کنز العمال)

وہ لوگ جن کو خدا پسند نہیں کرتا

(۱) خدا لوگوں پر ظلم اور زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا (قرآن البقرہ ۱۹۰)

(۲) خدا ہر ناشکرے گنا ہگار کو پسند نہیں کرتا (القرآن البقرہ: ۲۷۶)

(۳) خدا ظالموں سے محبت نہیں کرتا (جو دوسروں کے حقوق مارتے ہیں)

(القرآن آلِ عمران ۵۷)

(۴) خدا اکٹر کر چلنے والوں اور اپنی تعریفیں خود کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا (القرآن النساء ۳۶)

(۵) بے شک خدا ایسے شخص کو دوست نہیں رکھتا جو دغاباز دھوکے باز گنا ہگار ہو (القرآن سورہ انساء ۱۰۷)

(۶) خدا فساد اور خرابیاں پیدا کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا (القرآن المائدہ ۶۴)

(۷) خدا فضول خرچ کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا (القرآن انعام ۱۴۱)

(۸) خدا خیانت کرنے والے دھوکے بازوں سے محبت نہیں کرتا (القرآن انفال ۵۸)

(۹) خدا بے ایمان ناشکرے کو دوست نہیں رکھتا (القرآن سورہ حج ۳۸)

(۱۰) خدا تکبر کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا (القرآن نحل ۲۳)

(۱۱) خدا اترانے والوں اور فخر کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا (القرآن قصص ۷۶)

(۱۲) خدا حق کے منکروں کافروں سے محبت نہیں کرتا (القرآن سورہ روم ۴۵)

(۱۳) خدا علی الاعلان کسی کی برائی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا سوا اس کے جس پر ظلم کیا گیا ہو (یعنی مظلوم ظالم کی برائی کر سکتا ہے؟ (القرآن نساء ۱۴۸)

نوٹ: اب جو لوگ ان بری صفات کے برعکس اچھی صفات رکھتے ہیں۔ ان سے لازماً خدا محبت فرماتا ہے)

خدا کا سب سے زیادہ پسندیدہ محبوب بندہ؟

(۱) جان لو کہ خدا کا سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو دنیا کے معاملات میں کسی مومن فقیر کی مدد کرے بلکہ مومنین کی ہر طرح مدد کرے اور ان کو فائدے پہنچائے اور جو باتیں ان کو پسند نہ ہوں، ان کو ان سے دور کرے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

(۲) خدا کو سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو خدا کے بندوں کو سب سے زیادہ فائدے پہنچائے۔ اللہ کے حق کا سب سے زیادہ خیال رکھے (یعنی خدا کا شکر اطاعت اور نماز روزے حج زکوۃ کی پابندی کرے) اور مومنین کی نگاہ میں نیک اعمال کو پسندیدہ بنائے (یعنی ان کو نیک عمل کی ترغیب دے) (جناب رسول خداؐ از بحار جلد ۷۷)

(۳) مجھے میرے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں جو میرے جلال (عظمت بڑائی) کی وجہ سے آپس میں محبت کرتے ہیں۔ جن کے دل مسجدوں میں لگے رہتے ہیں (یعنی مسجدوں میں نماز پڑھنے کے شوقین ہیں) اور جو سحری کے وقت توبہ استغفار کرتے ہیں۔

جب میں زمین والوں کو (ان کے گناہوں کی وجہ سے) سزا دینا چاہتا ہوں تو انہیں لوگوں کی وجہ سے ان کو سزا دینے سے بچا لیتا ہوں۔ (حدیث قدسی مروی از جناب رسول خداؐ از بحار جلد ۸۳)

(۴) خدا کا سب سے زیادہ پسندیدہ محبوب وہ ہے جو سچ بولتا ہے نماز اور دیگر فرائض کو اچھی طرح ادا کرتا ہے اور امانتوں کو ادا کرتا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۸۳)

(۵) حضرت موسیٰ نے خدا سے پوچھا تجھے اپنے بندوں میں سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ خدا نے فرمایا وہ شخص (جو مجھ سے محبت کرے) اور پھر میں اس سے محبت کرنے لگوں پھر وہ میرے ساتھ صلح کے ساتھ رہے (یعنی پھر مجھ سے نہ جھگڑے یعنی میری نافرمانی نہ کرے) (بحار جلد ۸۳)

(۶) تم میں خدا کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ وہ ہے جو خدا کا سب سے زیادہ ذکر کرتا ہے (سب سے زیادہ خدا کو یاد رکھتا ہے) اور سب سے زیادہ خدا کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ گناہوں سے بچتا ہے (رسول اکرمؐ از بحار جلد ۷۷)

(۷) خدا کا سب سے زیادہ پسندیدہ وہ بندہ ہے جو خدا کی عیاں (یعنی لوگوں کو) کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔ اور اپنے گھر والوں کو خوش رکھے۔ یاد رہے کہ خدا کی ساری مخلوق خدا کی عیال ہے (رسولؐ خدا از کافی جلد ۲)

ساری مخلوق میری عیال ہے اس لیے مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو میری مخلوق پر مہربانیاں کرے اور ان کی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے کوششیں کرے (حدیث قدسی مروی از جناب امام جعفر صادقؑ)

(۸) مومنین میں خدا کو سب سے زیادہ پسند وہ ہے جو خود کو خدا کی اطاعت کے لیے وقف کر دے۔ امت محمدیہ کو فائدے پہنچائے، اپنی خرابیوں پر غور کرے، عقلمند ہو اور عقل سے کام لے اور اچھے اچھے کام کرتا رہے (جناب رسولؐ خدا از تنبیہ الخواطر)

جو کام خدا کو پسند ہیں

خدا کو تین کام پسند ہیں

(۱) کم بولنا

(۲) کم سونا

(۳) کم کھانا

اور خدا کو تین کام ناپسند ہیں

(۱) زیادہ بولنا

(۲) زیادہ سونا

(۳) زیادہ کھانا (جناب رسولؐ خدا از تنبیہ الخواطر)

تین کام خدا کو پسند ہیں

(۱) حق کے ساتھ کھڑا ہونا (یعنی حق بات پر جم جانا اور حق کے لیے لڑنا)

(۲) خدا کی مخلوق کے ساتھ انکساری سے پیش آنا

(۳) خدا کے بندوں کو فائدے پہنچانا (رسول اکرمؐ از تنبیہ الخواطر)

وہ کام جو خدا کو بے حد پسند ہیں

(۱) خدا کو سب سے زیادہ پسند مسلمانوں کو خوش کرتے رہنا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ان کو پیٹ بھر کر کھلانا۔ ان کے غموں تکلیفوں کو دور کرنا اور ان کے قرضے ادا کرنا (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۷۴)

خدا کی سب سے پسندیدہ عبادت مومن کو خوش کرنا ہے (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۷۴)

(۳) بندہ جن کاموں سے میرے قریب آنا چاہتا ہے ان میں مجھے سب سے زیادہ پسند (میرے مقرر کیے ہوئے) فرائض کو ادا کرنا ہے

خدا نے فرائض کو اسی لیے مقرر کیا ہے کہ ہم کو ادا کر کے خدا کے پسندیدہ بن جائیں) (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۵)

(۴) خدا کا سب سے پسندیدہ عمل امام حسینؑ کی قبر کی زیارت کرنا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۱۰۱)

(۵) زمین پر اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل خدا سے دعا مانگنا ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۹۳)

(۵) حضرت شعیبؑ نے خدا سے کہا کہ میں نہ تو تیری جہنم کے خوف سے روتا ہوں، نہ جنت کے شوق میں روتا ہوں۔ میرے دل میں تیری محبت پوری طرح جم چکی ہے اس لیے میں اس وقت تک سکون نہ پاؤں گا جب تک تجھے نہ دیکھ لوں گا۔ اللہ نے فرمایا اگر یہ بات ہے تو پھر میں تیری خدمت کے لیے اپنے کلیم موسیٰؑ کو مقرر کروں گا (معلوم ہوا خدا کو سب سے زیادہ پسند اپنی محبت اور اپنے دیدار کا شوق ہے۔

ہم ہیں پیاسے شربت دیدار کے) (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۱۲)

حدیث قدسی

جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ میرا محبوب ہے۔ جو میرے ساتھ بیٹھنا چاہتا ہے میں اس کے ساتھ بیٹھتا ہوں۔ جو میرے ذکر میں محبت کرتا ہے میں اس کا ساتھی ہوں۔ جو میرے ساتھ رہنا چاہتا ہے میں اس کا ساتھی ہوں۔ جو مجھے اختیار کرنا چاہتا ہے میں اس کا ہوں، جو میری اطاعت کرتا ہے میں اس کو اس کا پورا بدلہ دیتا ہوں۔ جو مجھ سے سچی محبت کرتا ہے میں اس کو قبول کر لیتا ہوں۔ پھر میں اس سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ کوئی میری مخلوق میں اس سے آگے کوئی نہیں بڑھ پاتا۔ جو واقعاً مجھے ڈھونڈتا اور حاصل کرنا چاہتا ہے وہ مجھے پا لیتا ہے۔ جو میرے علاوہ کسی اور کو ڈھونڈتا ہے وہ مجھے نہیں پاتا۔

لوگو! تکبر کرنا چھوڑ دو اور میری دی ہوئی عزت یعنی میری صحبت اور انس کی طرف آؤ۔

مجھ سے محبت کرو تو میں تم سے محبت کروں گا اور تمہاری محبت کی طرف خود بڑھوں گا۔ (حدیث قدسی مروی از جناب رسول خدا از بحار جلد ۷۰)

(نوٹ: امام جعفر صادقؑ سے کسی نے پوچھا کہ ہم خدا سے کس طرح محبت کریں؟ فرمایا خدا کی نعمتوں عطاؤں اور بخششوں کو یاد کرو گے تو خدا سے محبت کرنے لگو گے)

(۷) اے رسول کہہ دو۔ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ خود خدا تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا (القرآن سورہ آل عمران ۳۱)

(تم زمانے کی راہ سے آئے
ورنہ سیدھا تھا راستہ دل کا)

جب خدا کسی کو اپنا دوست بنانا چاہتا ہے

تو اس کو اپنی عملاً اطاعت کرنے کا الہام کرتا ہے (یعنی اپنی اطاعت کی طرف توجہ اور شوق عطا فرماتا ہے) اور قناعت کرنے کو اس پر لازمی قرار دیتا ہے۔ اس کو دین کی گہری سمجھ عطا کرتا ہے اور یقین سے اس کی سمجھ کو مضبوط کر دیتا ہے۔ پھر وہ صرف ضروریات زندگی پر اکتفا کرتا ہے اور پاکدامنی کو اختیار کر لیتا ہے (عیاشی نمائش اور اپنی برتری جتانے کو بالکل چھوڑ دیتا ہے)

جب خدا کسی کو ناپسند کرتا ہے تو مال کی محبت اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔ پھر وہ اپنے کو اپنی بری خواہشات کے حوالے کر دیتا ہے۔ پھر وہ لوگوں سے دشمنیاں کرتا ہے، فتنہ و فساد کرتا ہے، لوگوں پر ظلم و ستم کرتا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۱۰۳)

جب تم میرے کسی بندے کو دیکھو کہ وہ میرا بہت ذکر کرتا ہے تو سمجھ لو کہ میری رضا میں وہ شامل ہے (یعنی میں اس سے راضی ہو گیا ہوں) اور میں اس کو دوست بھی رکھتا ہوں مگر جس کو

دیکھو کہ میرا ذکر نہیں کرتا تو سمجھ لو کہ میں نے اس سے اپنے ذکر (کی توفیق) چھپالی ہے اور میں اس سے دشمنی رکھتا ہوں (حدیث قدسی مروی از جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۹۳ و کنز العمال)

جب خدا کسی کو پسند کرتا ہے تو اس کو سکون قلب (دل کا سکون و اطمینان) اور برداشت کرنے کی طاقت دے کر سچا بنا دیتا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

جب خدا کسی کو دوست رکھتا ہے تو سچ بولنے کو اس کے دل میں ڈال دیتا ہے پھر ہمیشہ سچ بولنے پر اپنی ہدایت اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔ پھر اپنی اطاعت کی توفیق دے دیتا ہے۔ علم کی تڑپ پیدا کر دیتا ہے۔ مال سے نفرت دے کر اس کی دنیوی آرزو کو کم کر دیتا ہے۔ پھر اس کو قلب سلیم (یعنی ایسا دل جو شک و شبہات اور برائیوں سے محفوظ ہو) عطا کرتا ہے۔ پھر اچھے اخلاق (کی توفیق) عطا کرتا ہے جن پر وہ جما رہتا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

جب خدا کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اس کا امتحان لیتا ہے۔ جس کو بہت زیادہ پسند کرتا ہے اس کو سخت امتحانات اور مشکلات میں ڈالتا ہے یعنی نہ اس کے لیے مال باقی رہنے دیتا ہے نہ اولاد۔ (رسولؐ خدا از بحار جلد ۸۱)

(جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے)

جب خدا کسی کو عزت عطا کرتا ہے تو اس کو اپنی محبت میں مشغول کر دیتا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

(یعنی پھر وہ ایسے ایسے کام کرتا ہے جو خدا کو بہت پسند ہیں)

اگر تم خدا کے پاس اپنا مقام جاننا چاہتے ہو

تو یہ دیکھو کہ تمہارے نزدیک خدا کا کیا مقام ہے؟ کیونکہ خدا اپنے بندے کو وہی مقام اور منزلت عطا کرتا ہے جو بندہ خدا کو اپنی طرف سے دیتا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۱)

جو شخص یہ جاننا چاہتا ہے کہ خدا کے پاس اس کا کیا مقام اور عزت ہے؟ اس کو یہ دیکھنا چاہئے کہ گناہ کرتے وقت اس کے نزدیک خدا کا کیا مقام ہوتا ہے؟ (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۰)

(یعنی گناہ کرتے وقت اگر اس کو خدا کا خوف یا رعب ڈرا کر روک دیتا ہے تو گویا خدا کے پاس اس کا بڑا مقام ہے۔ اگر خدا کا خوف اس کو گناہ سے نہیں روکتا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس کے نزدیک خدا کی اہمیت بہت کم ہے۔ اس لیے اس کی اہمیت خدا کے پاس بہت کم ہے) (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۰)

جس نے دنیا کے مقابلے میں آخرت کو ترجیح دے کر اختیار کیا وہ ایسا ہے جیسے وہ خدا سے محبت کرتا ہے (یعنی اس کو واقعاً خدا سے محبت ہے) جس نے آخرت کے بجائے دنیا کو اختیار کر رکھا ہے۔ اس کی خدا کے نزدیک کوئی قدر و منزلت نہیں ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۰)

(کیونکہ وہ بلا کا احمق، عقل دشمن انتہائی تنگ نظر ہے)

خدا کی محبت کی نشانیاں اور علامتیں

اے رسول کہہ دو کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری (عملاً) پیروی کرو، خدا خود تم سے محبت کرے گا (القرآن سورہ آل عمران ۳۱)

(معلوم ہوا کہ رسولؐ خدا کی عملاً پیروی کرنا خدا کی محبت اور خدا کے محبوب ہونے کا واضح یقینی ثبوت ہے۔ جو جس قدر رسولؐ کی پیروی کرتا ہے اس قدر خدا اس سے محبت کرتا ہے

(تیری معراج کہ تو لوح و قلم تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا)

(۲) اے موسیٰ وہ شخص جھوٹا ہے جو میری محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور رات بھر سوتا رہتا ہے۔

کیا محبت کرنے والا اپنے محبوب سے اکیلے ملنے کو پسند نہیں کرتا؟ میرے دوستوں کو میں دیکھ رہا ہوں کہ جب رات ہوتی ہے تو ان کی آنکھیں جاگنے لگتی ہیں۔ میرا قرب ان کی آنکھ کے سامنے مجسم ہو جاتا ہے۔ وہ مجھے یوں پکارتے ہیں کہ جیسے مجھے دیکھ رہے ہیں اور مجھ سے یوں باتیں کرتے ہیں کہ جیسے میں ان کے سامنے ہوں (حضرت موسیٰ پر وحی مروی از امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۰)

(۳) جب خدا کی محبت دل میں بیٹھ جاتی ہے تو وہ خدا کی یاد کے علاوہ ہر یاد سے اس کو الگ کر دیتی ہے۔ پھر وہ خدا سے سچے دل سے محبت کرتا ہے نتیجتاً سب سے زیادہ سچ بولتا ہے سب سے زیادہ عہد اور وعدوں کا پابند ہوتا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۰)

(۴) جو کسی سے محبت کرتا ہے اس تک پہنچنے کی ہر طرح کوشش کرتا ہے۔ اس کی باتوں کو احکامات کو عملاً قبول کرتا ہے۔ اس کے کاموں پر راضی رہتا ہے (حدیث قدسی وحی نزد داؤد بروایت رسولؐ خدا از کنز)۔

(۵) خدا سے محبت کرنے والا دل خدا کی راہ میں آنے والی مشکلوں کو پسند کرتا ہے۔ جو دل خدا سے بے پرواہ ہوتا ہے وہ آرام کو پسند کرتا ہے۔ اے اولاد آدم کبھی مت سوچنا کہ نیکی کی بلندیوں تک بغیر محنت اور تکلیف کے پہنچ جاؤ گے کیونکہ حق بھاری اور کڑوا ہوتا ہے (حضرت علیؑ از تنبیہ الخواطر)

- انسان کے لیے صرف وہی کچھ ہے جس کے لیے وہ کوشش کرے (قرآن)

محبت کرنے والوں کے درجات

(۱) خدا کی محبت کا سب سے پہلا کم ترین درجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی خدا کی اطاعت کے کاموں کو بہت کم سمجھتا ہے اور اپنے گناہوں کو بہت زیادہ بڑا سمجھتا ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ

دونوں جہانوں میں خدا کے سوا اسکا کوئی نہیں۔

(مرا کوئی نہیں ہے تیرے سوا)

پھر اس کے بعد محبت کے ستر درجات ہیں (حضرت علیؑ از مستدرک الوسائل جلد ا)

خدا فرماتا ہے میرا بندہ جتنا فرائض کے ادا کرنے کے ذریعہ مجھ سے محبت کرتا ہے اتنا اور کسی ذریعے سے میری محبت حاصل نہیں کرسکتا۔

پھر جب وہ نوافل (فرض ادا کرنے کے بعد سنت اور مستحب کام) کر کے مجھ سے محبت کرتا ہے تو تو پھر میں خود بھی اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ پھر جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ حملہ کرتا ہے۔ اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ پھر جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دیتا ہوں۔ جب وہ مجھ سے مانگتا ہے تو اس کو عطا کرتا ہوں (یہ خدا سے انتہائی قرب کا بیان ہے) (حدیث قدسی مروی از جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۰)

دنیا اور خدا کی محبت کبھی ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتی (رسولؐ خدا از تنبیہ الخواطر)

خدا کی قسم وہ شخص خدا سے محبت نہیں کرتا جو دنیا سے محبت کرتا ہے اور ہمارے غیروں (دشمنوں) سے محبت کرتا ہے (کیونکہ خدا دنیا کو اور آل محمد کے دشمنوں کو پسند نہیں کرتا) (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

جو شخص خدا سے ملاقات کو پسند کرتا ہے وہ کھینچ کر دنیا سے باہر اور الگ ہو جاتا ہے (حضرت علیؑ از غرر) (کیونکہ دنیا چھوڑے بغیر خدا سے ملاقات نہیں ہوسکتی)

اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو دنیا کی محبت دل سے نکال دو (کیونکہ خدا کو بھی دنیا پسند نہیں ہے) (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

موسیٰ تم لوگوں کو میری نعمتیں یاد دلاؤ تو پھر وہ مجھے اچھائی کے سوا اور کسی چیز کے ساتھ یاد نہ کریں گے۔ (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۷۰)

خدا کی محبت

خدایا میرا چہرہ اپنے نور سے روشن کر دے اور مجھے اپنی محبت عطا فرما کر مجھے اپنا محبوب بنا لے (دعا از امام موسیٰ کاظمؑ از بحار جلد ۹۷)

میری معرفت مجھے تیری طرف رہنمائی کرتی ہے اور میری تجھ سے محبت میری شفیع (ساتھی) ہے (امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۹۸)

سلام ہو میرا خدا کی محبت میں کامل ترین افراد پر (زیارت جامعہ جو ہر امام معصومؑ کے لیے پڑھی جا سکتی ہے کیونکہ محمد و آل محمد خدا کے کامل ترین چاہنے والے ہیں اس لیے خدا کے محبوب ترین بندے ہیں۔ زیارت جامعہ حضرت امام علی نقیؑ نے لکھوائی ہے۔)

خدا کی خاطر محبت کرنا

مومنوں میں افضل وہ ہوتا ہے جو ملاقات کے وقت اپنے مومن اور بھائی سے زیادہ محبت کرتا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۴)

خدا کے لیے محبت کرنے والے لوگ قیامت کے دن نور کے ممبروں پر ہوں گے۔ پھر وہ اپنے نور کے ذریعہ پہچانے بھی جائیں گے۔ ان کے لیے کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں صرف خدا کو خوش کرنے کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۴)

خدا نے حضرت موسیٰ سے پوچھا کیا تم نے کوئی کام میرے لیے بھی کیا ہے؟

موسیٰ نے عرض کی میں نے نمازیں پڑھیں، روزے رکھے، صدقے دیے اور تیراذکر کیا۔

خدا نے فرمایا: نماز تمہارے لیے دلیل ہے (سید حارث کھانے کی) روزہ تمہارے لیے (جہنم کی) ڈھال ہے صدقہ تمہارے لیے قیامت کے دن سایہ (رحمت) ہے خدا کا ذکر تمہارے لیے نور ہے۔

بتاؤ میرے لیے کیا کیا؟ موسیٰ نے عرض کی مالک تو ہی بتا تیرے لیے کیا کروں؟

خدا نے فرمایا: کیا تم نے کسی سے صرف میری وجہ سے (صرف مجھے خوش کرنے کے لیے) محبت کی؟ اور صرف میری وجہ سے کسی سے دشمنی کی؟

اس طرح موسیٰ کو معلوم ہوا کہ سب سے افضل عمل خدا کے لیے کسی سے محبت کرنا اور خدا کے لیے کسی سے دشمنی کرنا ہے (حضرت رسولؐ خدا از بحار جلد ۶۹)

(نوٹ: سب سے افضل عمل خدا کے لیے محبت کرنا ہے اور سب سے افضل محبت محمدؐ وآل محمدؐ کی محبت ہے۔ کیونکہ خدا سب سے زیادہ ان سے محبت کرتا ہے۔ اسی لیے خدا نے محمدؐ وآل محمدؐ سے محبت کا حکم دیا ہے۔ ان کے بعد ان لوگوں سے محبت کرنا افضل ہے جو محمدؐ وآل محمدؐ سے محبت کرتے ہیں اور عملاً ان کی پیروی کرتے ہیں اور ان کے اخلاق وعادات کو اپناتے ہیں)

اگر تم یہ جاننا چاہتے ہو کہ تم میں کوئی اچھی بات ہے تو اپنے دل کو دیکھو اگر تمہارا دل خدا کی اطاعت کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور خدا کی اطاعت نہ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا تو جان لو کہ تمہارے اندر اچھائی ہے۔ اگر اس کے برعکس معاملہ ہو تو سمجھ لو کہ تمہارے اندر کوئی اچھائی نہیں ہے۔ پھر سمجھ لو کہ خدا تمہارا دشمن ہے۔ کیونکہ ہر انسان اس کے ساتھ ہوتا ہے جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہے (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۶۹)

جو لوگ خدا کے نافرمانوں سے محبت کرتے ہیں وہ انہیں کے ساتھ جہنم میں ہوں گے

جو شخص دین کی وجہ سے کسی سے نہ محبت کرتا ہے اور نہ نفرت کرتا ہے، اس کا کوئی دین نہیں ہوتا۔ (امام جعفر صادقؑ از بحار ۶۹)

جو شخص کسی بھی طرح خدا سے محبت کرتا ہے اور خدا کے لیے دشمنی کرتا ہے خدا کے لیے کسی کو دیتا ہے اور کسی کو نہیں دیتا وہ خدا کے چنے ہوئے خاص لوگوں میں سے ہے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۶۹ وسنن ابوداؤد)

(یعنی جو صرف خدا کو خوش کرنے کے لیے محبت یا نفرت کرے وہ خدا کا خاص بندہ مقرب ہے

جو شخص تمہارے ساتھ مل کر خدا کی امانتیں ادا کرنے اور دین کی بہتری کے لیے جہاد اور کوششیں کرے اور تم کو یقین کی نعمت عطا کرے، اس سے خدا کی راہ میں محبت کرو (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

کسی نے امام زین العابدینؑ سے کہا کہ میں آپ سے شدید محبت کرتا ہوں۔ امام نے سر جھکا لیا پھر فرمایا: میں بھی تیرے ساتھ اسی خدا کو خوش کرنے کے لیے محبت کرتا ہوں جس کی راہ میں تو مجھ سے محبت کرتا ہے (از بحار جلد ۷۸)

(نوٹ: معلوم ہوا کہ جو شخص صرف خدا کو خوش کرنے کے لیے ائمہ اہلبیتؑ سے واقعاً محبت کرتا ہے تو ائمہؑ بھی اس سے محبت کرتے ہیں کیونکہ خدا والوں میں خدا کی صفت ہوتی ہے۔ خدا کی صفت ہے کہ جو اس کا ذکر کرتا ہے خدا بھی اس کا ذکر کرتا ہے (قرآن)

جناب رسولؐ خدا کی محبت

تم میں کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی اولاد، والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

تم میں کوئی اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی جان سے زیادہ محبوب نہیں ہوں گا اور میرے اہلبیتؑ اس کو اپنے گھر والوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں

گے میری اولاد اسکو اپنی اولاد سے زیادہ عزیز نہ ہوگی (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

خدا سے محبت کرو اس لیے کہ وہ تم کو نعمتیں عطا کرتا ہے۔ خدا کی محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو (خدا مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہے)

اور میری محبت کی وجہ سے میرے اہلبیت (آئمہ اطہارؑ) سے محبت کرو (کیونکہ میں سب سے زیادہ ان سے محبت کرتا ہوں) (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷، از صواعق محرقہ ابن حجر مکی)

اہلبیتؑ رسولؐ سے محبت

جو شخص محمدؐ و آل محمدؐ رسولؐ سے محبت کرتا ہے اس کو خدا کی اتنی بڑی نعمت ملنے پر سب سے پہلے خدا کی تعریف اور شکر ادا کرنا چاہیے اور پھر اس کو سب سے پہلی نعمت پر خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ پوچھا گیا سب سے پہلی نعمت کیا ہے؟ فرمایا ولادت کا پاک ہونا (یعنی حلال زادہ ہونا) کیونکہ ہم سے محبت صرف وہ کرتا ہے جو پاک طریقے سے پیدا ہوا ہو (حلال زادہ ہوا، حرام زادہ نہ ہو) (رسولؐ خدا از مشکوۃ ص ۸۱)

جس کو خدا نے میرے اہلبیتؑ کی محبت عطا کر دی اس نے دنیا اور آخرت کی اچھائی (فائدے) کو حاصل کر لیا۔ اس کو اپنے جنتی ہونے پر شک نہیں کرنا چاہیے۔ میرے اہلبیتؑ کی محبت کی بیس خوبیاں ہیں۔ دس (۱۰) دنیا کی اور (۱۰) دس آخرت کی (رسول اکرمؐ از مشکوۃ ص ۸۱)

میری اور میرے اہلبیتؑ کی محبت سات (۷) مقامات پر فائدے دے گی جہاں مصیبتیں بے حد سخت ہوں گی

(۱) موت کے وقت

(۲) قبر کے اندر

(۳) قبر سے اٹھتے وقت

(۴) حساب کتاب کے وقت

(۵) نامہ اعمال کی کتاب کے ملنے کے وقت

(۶) اعمال کے تلنے کے وقت

(۷) صراط پر گزرنے کے وقت (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷ ص ۲۴۷)

جو مجھ سے سچی محبت کرتا ہے وہ مجھے تین (۳) مقامات پر دیکھے گا

(۱) جب روح گلے تک پہنچ جائے گی (مرتے وقت)

(۲) صراط پر سے گزرتے وقت

(۳) حوض کوثر کے قریب (حضرت علیؑ از بحار جلد ۵)

خدا کا فرمانا کہ جو ایمان لایا اس نے خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیا (قرآن) خدا کی رسی کو پکڑنے سے مراد ہم اہلبیت رسول کی محبت اور مودت حاصل کرنا ہے (امام محمد باقرؑ از تفسیر نور الثقلین)

تمام ائمہ حسینؑ کی اولاد سے ہوں گے۔۔۔ وہی خدا کی مضبوط رسی ہیں اور وہی خدا کی ذات تک پہنچنے کا وسیلہ اور ذریعہ ہیں (جناب رسولؐ خدا از تفسیر نور الثقلین)

جو شخص نجات کی کشتی پر سوار ہونے اور خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنا چاہتا ہے اس کو میرے بعد علیؑ کی ولایت (سرپرستی) کو اپنانا ہوگا اور ان کے دشمنوں سے دشمنی رکھنا ہوگی اور علی کی اولاد میں آنے والے اماموں کی امامت کو دل سے ماننا ہوگا (رسولؐ خدا از تفسیر نور الثقلین جلد ۱)

ہم ہی تقویٰ کا حکم اور کلمہ (نمونہ) ہیں۔ ہدایت کا راستہ، اعلیٰ ترین اور بہترین مثال ہیں۔ خدا کی سب سے بڑی حجت اور دلیل ہیں اور خدا کی مضبوط رسی ہیں (امام جعفر صادقؑ از تفسیر نور الثقلین جلد ۸)

جابر! میرے شیعوں کو میرا سلام پہنچا دو۔ ان کو بتا دو کہ ہمارے اور خدا کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں ہے۔ خدا کا قرب صرف خدا کی اطاعت کے ذریعہ حاصل کیا جا سکتا ہے جو خدا کی عملاً اطاعت کرتا ہے وہی ہم سے محبت کرتا ہے جو خدا کی نافرمانیاں کرتا ہے اسے ہماری محبت فائدہ نہیں پہنچائے گی (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۱۷)

(کیونکہ) جو ہم سے محبت کرتا ہے اس کو ہماری باتوں (طریقوں) کو اپنانا چاہیے یعنی ہمارے عمل کے مطابق عمل کرنا چاہیے (حضرت علیؑ از تفسیر نور الثقلین جلد ۵)

ہم خود خدا کی اطاعت کر کے خدا کا قرب حاصل کرتے ہیں۔ اس لیے جو خدا کی اطاعت کرتا ہے اس کو ہماری ولایت (محبت اور سرپرستی) فائدہ پہنچائے گی۔ گناہگاروں کو ہماری ولایت فائدہ نہ پہنچائے گی۔ اس لیے تم کسی کے دھوکے میں نہ آنا (وسائل الشیعہ از امام جعفر صادقؑ جلد ۱۱)

ایک شخص نے امام محمد باقرؑ سے کہا میں آپ اہلبیتؑ رسولؐ سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا پھر اپنے لیے فقر اور ناداری کی چادر تیار کر لو۔ کیونکہ فقر و ناداری ہمارے شیعوں کی طرف وادی میں آنے والے سیلاب سے بھی زیادہ تیزی سے آتی ہے۔ بلاؤں کی ابتداء بھی ہم سے ہوتی ہے اور پھر تم سے اور سہولت کی ابتداء بھی ہم سے ہوتی ہے اور پھر تم سے (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۴۶)

(اہلبیتؑ رسولؐ سے محبت کو ثابت کرنے کے لیے بلاؤں پر صبر کرنا ضرور ہے تا کہ ہم ان کے ساتھی بن سکیں۔)

جن لوگوں نے خدا رسول کی اطاعت کی تو ایسے لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن کو خدا نے اپنی نعمتیں دی ہیں (یعنی) انبیاء، صدیقین، شہدا اور صالحین۔ یہ سب لوگ کتنے اچھے ساتھی ہیں۔ (القرآن سورہ نساء ۶۹)

ایک شخص نے رسولؐ سے قیامت کے بارے میں پوچھا کہ کب آئے گی؟ رسولؐ خدا نے فرمایا تم نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟

اس نے کہا کوئی خاص تیار نہیں کی۔ صرف اتنا ہے کہ میں اللہ رسول سے محبت ضرور کرتا ہوں۔ رسول خدا نے فرمایا: پھر تو اسی کے ساتھ ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہوگا (بخاری شریف جلد ۴)

انس کہتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد مسلمانوں کو اتنی خوشی کبھی حاصل نہیں ہوئی جتنی یہ بات سن کر وہ خوش ہوئے (بحار جلد ۷۱)

حجاب اور پردہ

جہنم میں جانے والوں میں وہ عورتیں بھی ہیں جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوتی ہیں (یعنی اپنے اعضاء کی نمائش کرتی ہیں) دوسروں کو اپنی طرف مائل کرتی ہیں۔ ان کے سر اونٹوں کے کوہانوں کی طرح ہوتے ہیں۔ (بال بنا کر اونچا سجاتی ہیں) ایسی عورتیں نہ جنت میں جائیں گی نہ جنت کی خوشبو سونگھیں گی (رسولؐ خدا از صحیفہ امام رضاؑ)

پردے کی سختی تمہارے لیے بہتر ہے۔ عورتوں کا گھروں سے نکلنا اس سے زیادہ خطرناک نہیں ہے جتنا کسی ناقابل اعتبار آدمی کا گھر آنا جانا ہوتا ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۷)

(نوٹ: مطلب یہ ہے کہ عورتیں ایسے لباس نہ پہنیں جس میں ان کے اعضا ننگے دکھائی

دیں۔ اس سے مردوں میں ان کی طرف کشش پیدا ہوتی ہے وہ ڈورے ڈالتے ہیں، نتیجتاً بد کاری زنا کاری وجود میں آتی ہے۔ اس ساری خرابی کی ذمہ داری بے پردگی ہوتی ہے۔

نیز بے پردگی سے زیادہ خطرناک نا قابل اعتبار آدمی کا گھر کے اندر آنا جانا ہے کیونکہ کسی وقت بھی گھر میں وہ موقعہ پا کر عورتوں پر ہاتھ صاف کر سکتا ہے۔ اس لیے پردے نے بھی زیادہ نا قابل اعتبار لوگوں کو گھر کے اندر آنے سے روکا جائے۔)

حج

حج کے سلسلے میں ایک درہم خرچ کرنے کا ثواب ہزار درہم خرچ کرنے کے برابر ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۹۹)

حج عمرہ کرنے والے خدا کے پاس جانے والے وفد ہیں۔ خدا پر حق بن جاتا ہے کہ اپنے وفد کی عزت کرے اور ان کو معاف کرے اور اپنی رحمتوں میں ڈھک لے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۹۹)

حج کا فلسفہ یہ ہے کہ حاجی

(۱) وفد کی شکل میں خدا کی بارگاہ میں جاتا ہے

(۲) خدا سے زیادہ دعائیں مانگتا ہے (پوری توجہ اور سچے دل کے ساتھ)

(۳) اس لیے وہاں پہنچنے والا گناہوں سے پوری طرح باہر آ جاتا ہے۔ کیونکہ وہ سچے دل سے وہاں اپنے گناہوں کی معافیاں مانگتا ہے اور توبہ کر کے اپنی اصلاح کرتا ہے اور آئندہ اچھے اچھے اعمال بجالاتا ہے

(۴) حج میں وہ مال خرچ کرتا ہے، اپنے بدن کو تھکاتا ہے۔ لذتوں کو خدا کے لیے چھوڑ دیتا ہے (۵) پھر مشرق مغرب سے آنے والے حاجیوں کے لیے بہت سے اور فائدے ہیں۔ وہ

مال لاتے ہیں اور بیچتے ہیں

(۶) فقیروں کی مدد ہوتی ہے

(۷) اردگرد رہنے والوں کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں

(۸) صفا و مروہ جو سعی کرنے کا مقام ہے ان کے درمیان کا علاقے سے بڑھ کر خدا کو زمین کا کوئی ٹکڑا پسند نہیں ہے کیونکہ یہاں بڑے بڑے جابر متکبر آ کر ذلیل ہوئے ہیں (اونٹ کی طرح دوڑتے ہیں) (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۹۹)

(اور اس طرح تکبر ختم ہو جاتا ہے۔)

تم پر خدا کے گھر کا حج فرض کیا گیا ہے۔ اس پر برابر عمل کرنے سے تم سے

(۱) دنیا کی مصیبتیں دور ہوں گی

(۲) قیامت کی ہولناکیوں سے بچ جاؤ گے

(۳) حج دلوں کو سکون دیتا ہے (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۷۴

حج کرو گے تو تمہارے جسم صحیح سالم رہیں گے۔ رزق وسیع ہو گا۔ ایمان صالح اور ٹھیک ہو گا۔ مگر گھر والوں کے اخراجات پورے کرنے کے بعد حج کرو۔ (امام زین العابدین از بحار جلد ۹۹)

جو شخص (۲) دو حج کرے گا وہ مرتے دم تک خیر پر رہے گا۔ جو تین (۳) حج کرے گا وہ زندگی بھر فقر و فاقے میں مبتلا نہ ہو گا۔ (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۹۴)

حج کی تکمیل

جب تم حج کے لیے نکلو تو اس کو رسولؐ خدا کی زیارت کے ذریعہ مکمل کرو کیونکہ اس کا چھوڑنا ظلم ہے۔ پھر اپنے حج کو ان اماموںؑ کی قبر کی زیارت سے مکمل کرو جن کا حق خدا نے تم پر واجب

کیا ہے۔تم ان کے پاس جا کر خدا سے (دنیا و آخرت کا) رزق طلب کرو۔ (حضرت علیؑ از بحار جلد ۱۰۰)

اے علیؑ! میری امت میں (۱۰) دس قسم کے لوگ خدائے عظیم کے منکر ہیں۔ان میں وہ بھی ہیں کہ جو حج کرنے کی قدرت رکھتے ہیں مگر ادا نہیں کرتے اور مر جاتے ہیں (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

جو حج کرنے میں ٹال مٹول سے کام لیتا ہے اور پھر اس کو موت آجاتی ہے، خدا اسکو یہودی نصرانی بنا کر اٹھائے گا (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

(۷۰) ستر حج سے افضل ہے

اگر میں مسلمان بھوکوں کو کھلاؤں ، ان کے بچوں کو پالوں، ننگوں کو لباس دوں، ان کی عزت لٹنے سے بچاؤں، تو یہ بات مجھے اس بات سے کہیں زیادہ پسند ہے کہ میں حج پر حج کروں۔یہ بات امام نے (۱۰) دس مرتبہ فرمائی۔ (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۹۹)

آداب حج

جو شخص حج کے لیے جائے اس کے اندر تین (۳) باتیں ضرور ہونی چاہئیں ورنہ اس کا حج کا کوئی اعتبار نہیں

(۱) تقویٰ جو اس کو گناہوں سے روکے

(۲) حلم یعنی بردباری قوت برداشت، جس سے وہ اپنے غصے کو روکے

(۳) اچھی صحبت یعنی اپنے ساتھیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے (ان کی خدمت اور عزت کرے) (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۹۹)

جب تم احرام باندھ لو تو ہر قسم کے گناہ سے بچو۔خدا کو بہت یاد کرو۔باتیں کم کرو۔صرف

اچھی باتیں کرو۔ کیونکہ صحیح حج وہی ہوتا ہے کہ انسان اپنی زبان کو اچھی باتوں کے علاوہ ہر بات سے بچائے۔ یہی خدا نے فرمایا ہے (امام جعفر صادقؑ از تفسیر نور الثقلین جلد ۱)

حج دو (۲) طرح کا ہوتا ہے

(۱) لوگوں کے لیے حج کرنا۔ اس کا ثواب بھی لوگوں کے پاس ہوگا

(۲) خدا کے خوش کرنے یا خدا کے حکم کو پورا کرنے کے لیے حج کرنا۔ اس کا ثواب اللہ کے نزدیک جنت ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۹۹)

جو حالت احرام میں مر جائے گا خدا تلبیہ کہتے ہوئے اس کو اٹھائے گا اور جو دو حرموں (مراد مکہ مدینے) کے درمیان مر جائے گا اور اس کا نامہ اعمال نہیں کھولا جائے گا۔ (یعنی بلا حساب کتاب جنت جائے گا) (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷)

جب لوگ اپنے امام کو کھو دیں گے تو حج کے زمانے میں امام ان کے اندر ضرور موجود ہوگا۔ وہ ان کو دیکھے گا مگر لوگ امام کو نہیں دیکھیں گے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۵۲)

خدا کی حجت (دلیل مراد نبی یا امام)

خدا نے لوگوں کو اپنی کتاب، رسولؐ اور امام کے ذریعے اپنی معرفت (پہچان) عطا کر کے تمام لوگوں پر اپنی حجت پوری کر دی (یعنی حق کو ثابت کر دیا) (امام جعفر صادقؑ از توحید ص ۴۱۰)

امام رضاؑ سے پوچھا گیا کیا خدا کی معرفت لوگوں کی پیداوار ہے؟ امام نے فرمایا نہیں۔ اللہ نے اپنے بندوں کو خود اپنی معرفت عطا کر کے ان پر مہربانی فرمائی ہے۔ خدا نے ان کو یہ خوبی دے کر ان پر بڑا احسان کیا ہے (تحف العقول از بحار جلد ۵)

خدا اپنے بندوں کو ان کی طاقت کے مطابق تکلیف دیتا ہے (ان کی طاقت سے زیادہ

زحمت نہیں دیتا) (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۵) (یہ خدا کے عدل کی شان ہے)

خدا کی مکمل حجت (دلیل) یہ ہے کہ خدا قیامت کے دن سوال کرے گا کہ کیا تو عالم تھا؟ اگر وہ کہے گا کہ ہاں۔ تو خدا پوچھے گا پھر تو نے اپنے علم کے مطابق اچھا عمل کیوں نہیں کیا؟ (خدا کو جان لینے کے بعد خدا رسولؐ کی عملاً اطاعت کیوں نہ کی؟) اگر جواب میں وہ کہے گا میں تو جاہل تھا۔ تو خدا فرمائے گا تو نے علم حاصل کیوں نہیں کیا۔ تا کہ اس پر عمل کرتا؟ پھر خدا اس کو زبردست پکڑ سے پکڑے گا اور یہی خدا کی حجت بالغہ (مکمل حجت اور دلیل) ہے (نتیجہ نکلا کہ علم کو حاصل کر کے عمل کرنا چاہیے اور عالم کو اپنے علم کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے (امام جعفر صادقؑ از تفسیر صافی)

لوگو! خدا کی طرف سے خدا کی زمین پر ہمارے نبیؐ حضرت محمدؐ سے بڑھ کر کوئی مضبوط حجت (دلیل) نہیں اور خدا کی کتاب قرآن سے بڑھ کر کوئی بلیغ ترین مکمل حکمت نہیں (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

رسولؐ اور قرآن کے بعد

نئے حالات میں تم ہماری حدیثوں کے راویوں (علماء و مجتہدین) کی طرف رجوع کرو۔ کیونکہ وہ میری طرف سے تم پر (خدا کی) حجت (دلیل) ہیں اور میں ان پر خدا کی حجت ہوں۔ (امام مھدیؑ از بحار جلد ۲)

کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ جس پر خدا کی طرف سے حجت نہ ہو (یعنی خدا نے ہر شخص کو عقل اور دلائل دے کر سمجھا دیا ہے کہ وہ خدا کی اطاعت کرے) (حضرت امام صادقؑ، از تنبیہ الخواطر)

حدیث رسولؐ اور آئمہ اہلبیتؑ کی احادیث

ہماری حدیثیں دلوں (عقلوں) کو زندہ کرتی ہیں۔ ہماری ایک حدیث کو حاصل کرنا (سمجھنا یاد رکھنا) تیرے لیے دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے (امام محمد باقرؑ از بحار جلد۲)

آپس میں ملوجلو اور ہماری حدیثیں سناؤ۔ کیونکہ دلوں پر لوہے کی طرح زنگ چڑھ جاتا ہے۔ ہماری حدیثیں دلوں کے زنگ (خرابیوں) کو دور کرتی ہیں (رسولؐ خدا از کافی جلد۱)

حلال حرام کے بارے میں ہماری ایک حدیث جسے تو کسی سچے انسان سے حاصل کر کے یاد رکھے تو وہ تمام سونے چاندی سے بہتر ہے۔ بلکہ ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جس پر سورج چمکتا ہے (امام محمد باقرؑ از بحار جلد۲)

ہماری دو (۲) حدیثیں سمجھ کر جو اپنے آپ کو فائدے پہنچائے (یعنی اس پر عمل کرے) اور دوسروں کو تعلیم دے جس سے وہ فائدہ اٹھائیں تو یہ کام ساٹھ (۶۰) سال عبادت کرنے سے بہتر ہے (رسولؐ خدا از بحار جلد۲)

ہمارے نزدیک کسی کا مقام اور عزت اس پر منحصر ہے کہ وہ ہماری احادیث اور طریقوں کو کتنے اچھے طریقے سے بیان کرتا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد۲)

جو شخص میری امت تک ہماری ایک حدیث پہنچائے جس سے کوئی سنت قائم ہو، کوئی بدعت ختم ہو، کوئی خرابی دور ہو، اس کے لیے جنت ہے۔ حدیثوں کو بیان کرنے زینت (حسن وکمال) ان کا یاد رکھنا ہے اور ہماری دلیلوں کو یاد رکھنا علم کی زینت (کمال) ہے (رسولؐ خدا از بحار جلد۲ اور ۷۷)

خدا میرے خلفاء (جانشینوں) پر رحم کرے۔ رسولؐ خدا نے یہ بات تین (۳) دفعہ فرمائی۔ اصحاب نے پوچھا آپ کے خلفاء کون لوگ ہیں؟ فرمایا:

جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث اور سنت (طریقہ زندگی) کو بیان کریں گے اور دوسروں تک پہنچائیں گے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۲ و صحیح مسلم)

جو شخص ہماری حدیثیں بیان کرتا ہے، لوگوں میں پھیلاتا ہے اور اسطرح شیعوں کے دلوں (عقیدوں) کو پکا کرتا ہے، وہ ایک ہزار عابدوں سے افضل ہے (امام جعفر صادق از بحار جلد ۲)

میری امت کا جو شخص صرف خدا کو راضی کرنے کے لیے ہماری چالیس (۴۰) حدیثیں یاد کرے گا، خدا قیامت کے دن اس کو انبیاءؑ، شہدا صدیقین اور صالحین کے ساتھ محشور کرے گا اور وہ لوگ کتنے اچھے ساتھی ہیں! (رسولؐ خدا از بحار جلد ۲)

جو حلال حرام سے متعلق چالیس حدیثیں یاد کرے گا، خدا اس کو قیامت کے دن فقیہ عالم بنا کر محشور کرے گا اور اسکو کوئی سزا نہ دے گا (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۲)

جب تم کوئی ہماری حدیث سنو تو اس کو عقل کے معیار پر پرکھو۔ صرف بیان کرنے والے کے نقل کرنے کو نہ دیکھو کیونکہ علم کے نقل کرنے والے بہت ہیں، مگر اس پر غور و فکر کرنے والے کم ہیں (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ)

جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے گا (اپنی طرف سے جھوٹی حدیثیں گھڑے گا) اس کو اپنا ٹھکانہ جہنم بنالینا چاہیے۔ (رسولؐ خدا از بروایت حضرت علیؑ از نہج البلاغہ)

جس کے پاس میری حدیث پہنچے اور وہ اس کو جھٹلائے تو قیامت کے دن میں خود اس کا دشمن ہوں گا۔ اگر تم اس کے سچے ہونے یا جھوٹے ہونے کو نہ جانتے ہو تو کہ دو واللہ اعلم۔ اللہ بہتر جانتا ہے (کہ یہ حدیث واقعاً درست ہے کہ نہیں) (رسولؐ خدا از بحار جلد ۲)

جس نے میری حدیث کو جھٹلایا اس نے خدا، رسول، اور حدیث کے بیان کرنے والے تینوں کو جھٹلایا (رسولؐ خدا از بحار جلد ۲)

ہمارا کام یہ ہے کہ ہم تم کو اصول بتا دیں۔ تمہارا کام یہ ہے کہ ان سے فروعات کو نکالو (یعنی اجتہاد کرو) (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۲)

ہر حق کے لیے ایک حقیقت (دلیل) ہوتی ہے اور ہر اچھائی کے لیے نور ہوتا ہے۔ اس لیے جو حدیث خدا کی کتاب کے مطابق ہو اس کو لو اور اگر خدا کی کتاب کے مخالف ہو تو اس کو چھوڑ دو (رسولؐ خدا از کافی جلد ۱)

میری جو حدیث تم تک پہنچے اگر وہ حق کے مطابق نہ ہو تو میں نے وہ نہیں کہی۔ کیونکہ میں حق کے علاوہ کوئی بات کرتا ہی نہیں ہوں (رسولؐ خدا از بحار جلد ۲)

راوی نے امامؑ سے پوچھا کہ میں آپ کی حدیث سن کر جب بیان کرتا ہوں تو اس میں کچھ کمی زیادتی (الفاظ کی حد تک) کر دیتا ہوں (الفاظ ادل بدل دیتا ہوں) امام نے فرمایا اگر تم حدیث کے معنی صحیح ادا کرتے ہو پھر کوئی حرج نہیں (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۲)

اگر تم حلال کو حرام نہ بنا دو اور معنی بھی صحیح ادا کرو تو اس میں کوئی حرج نہیں (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

میری صرف وہی حدیثیں بیان کرو جن کو سننے والوں کی عقلیں برداشت کر سکیں۔ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم لوگوں کے ساتھ ان کی عقلوں کے مطابق بات کریں (رسولؐ خدا از کنز العمال)

ہماری (کچھ) حدیثیں سخت مشکل ہیں۔ جن کو صرف اللہ کے مقرب فرشتے یا رسول برداشت کر سکتے ہیں یا پھر وہ لوگ جن کے دلوں کو خدا نے ایمان کے لیے آزما لیا ہے۔ یعنی وہ دل جس میں سب خوبیاں جمع ہوں (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۲) (یعنی ایسی عقل جو مکمل

مضبوط اور پختہ ہو)

کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو تم کو جنت سے قریب اور جہنم سے دور کرتی ہو اور میں نے اس کے بارے میں تمہیں اس کے کرنے کا حکم دے کر، یا روک کر نہ بتا دیا ہو (رسولؐ خدا از بحار جلد ۲)

ہماری احادیث میں کچھ متشابہ (مشکل) احادیث بھی ہیں جس طرح قرآن میں کچھ متشابہ آیتیں ہیں۔ اس لیے متشابہ حدیثوں کو محکم (واضح) حدیثوں کی طرف پلٹاؤ۔ محکم (واضح) حدیثوں کو چھوڑ کر متشابہ حدیثوں کی پیروی نہ کرو، ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے (امام علی رضاؑ از بحار جلد ۲)

خدا کی مقرر کیے ہوئی حدود اور سزائیں

خدا کی مقرر کی ہوئی سزائیں (حدود) جاری یا نافذ کرنا، چالیس ۴۰ راتوں کی بارشوں سے بھی زیادہ، مفید ہے (رسولؐ خدا از کنز العمال)

اس کے فائدے ساٹھ سال کی عبادت سے زیادہ ہیں (مستدرک الوسائل جلد ۲ رسولؐ خدا)

حدود (یعنی خدا کی مقرر کی ہوئی سزاؤں) کو اس لیے نافذ کیا گیا ہے تا کہ خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کی اہمیت واضح اور ثابت ہو جائے (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ)

شریف لوگوں کی غلطیاں معاف کر دو مگر جو حدود کی سزاؤں کی زد میں آجائے اس کو معاف نہ کرو (رسولؐ خدا از مستدرک الوسائل)

اگر تم ایک دوسرے سے آگے بڑھنے پر اڑ گئے ہو تو خدا کی حدود (سزاؤں) کو جاری کر کے اور اچھے کاموں کی طرف لوگوں کو بلا بلا کر ایک دوسرے سے آگے بڑھو (مال اولاد

عہدوں جائیدادوں کا مقابلہ نہ کرو)(حضرت علیؑ از غرر الحکم)

جو شخص حدود خدا (خدا کی مقرر کی ہوئی سزاؤں) کو ختم کرنے کے لیے سفارش کرے، خدا قیامت کے دن اس کو سزا دے گا۔ اس لیے تم کبھی حد کی سزا کے بارے میں سفارش نہ کیا کرو (رسولؐ خدا از کنز العمال)

تم سے پہلے کی قومیں اس لیے تباہ ہوئیں کہ جب ان کا کوئی بڑا عزت والا آدمی چوری (جرم) کرتا تھا تو اس کو چھوڑ دیا جاتا تھا مگر کمزور چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا (رسولؐ خدا از کنز العمال)

جو شخص بڑا گناہ کرے اور اس پر حد (خدا کی مقرر کی ہوئی سزا) جاری ہو جائے تو وہ سزا اس کے گناہ کا کفارہ ہو جاتی ہے (اس گناہ کو وہ سزا ختم کر دیتی ہے جیسے پانی آگ کو ختم کر دیتا ہے)(رسولؐ خدا از کنز العمال)

جنگ کرنا

مسلمان کا اپنے بھائی سے جنگ کرنا کفر ہے اور مسلمان کو گالی دینا فسق و فجور ہے (رسولؐ خدا از کنز العمال)

خدا نے تم کو ایسی تجارت سکھائی ہے جو تم کو جہنم سے بچاتی ہے اور تمہارے دلوں کو ٹھنڈا کرتی ہے۔ وہ تجارت خدا رسول کو سچے دل سے ماننا اور خدا کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔ اس کا ثواب گناہوں کی معافی اور جنت الفردوس میں پاکیزہ (خوبصورت) محل ہے۔ پھر خدا کا راضی ہونا ہے جو سب سے بڑھ کر ہے۔ پھر جہاد کرنے کی وجہ سے خدا تم سے محبت کرتا ہے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ خدا ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو خدا کی راہ میں جنگ کرتے ہیں۔ اس لیے تم اپنی صفوں کو سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح منظم کر لو (متحد ہو کر جہاد کرو)

(حضرت علیؑ از شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید)

حق پر جم کر اپنا مددگار بنانے والے پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو کیونکہ جو حق پر غلبہ پانا چاہتا ہے وہ ہار جاتا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

کسی کو لڑنے کی دعوت (چیلنج) نہ دو لیکن اگر کوئی تم سے خود جنگ کرے تو اس کا جواب ضرور دو۔ کیونکہ جنگ کی طرف بلانے والا باغی ہوتا ہے اور باغی کو شکست ہوتی ہے (حضرت علیؑ از شرح نہج البلاغہ)۔

اللہ نے میدان جہاد سے بھاگ کر جانے کو حرام قرار دیا ہے کیونکہ اس میں خدا کے دین کی توہین ہے اور انبیاء کرامؑ اور آئمہ آل محمدؐ کی سب کی توہین ہے مگر وہ پسپائی جس میں پلٹنا مقصد (ہو) یا پیچھے ہٹ کر حملہ کرنا مقصود ہو وہ تمہیں برا نہ لگے (پھر تلواروں (جنگ) کا حق ادا کرو (حضرت علیؑ از شرح نہج البلاغہ)

(یعنی خدا کی راہ میں جم کر اور ڈٹ کر جنگ کرو)

اے ابوذرؓ! خدا تین قسم کے لوگوں کی وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔

(۱) جب کوئی شخص لق ودق میدان میں اذان دے کر نماز پڑھتا ہے تو خدا فرشتوں سے کہتا ہے کہ دیکھو میرا بندہ اکیلا نماز پڑھ رہا ہے جب کہ اس کو میرے سوا کوئی نہیں دیکھ رہا ہے پھر ستر ہزار فرشتے آتے ہیں اور اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔

(۲) دوسرے وہ شخص جو رات کو نماز کے لیے اکیلا کھڑا ہوتا ہے اور سجدے میں اس کو نیند آجاتی ہے۔ خدا فرشتوں سے کہتا ہے دیکھو اس کی روح میرے پاس ہے اور یہ اس کا جسم سجدہ میں پڑا ہے

(۳) تیسرے وہ شخص جو خدا کے لیے جنگ کر رہا ہوتا ہے جب کہ اس کے ساتھی بھاگ جاتے ہیں وہ اکیلا لڑ کر شہید ہو جاتا ہے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

جو شخص سمندروں پر سوار ہو کر صرف خدا سے اجر لینے کے لیے مسلمانوں کی حفاظت کے لیے جنگ کرے تو خدا سمندر کے ہر ہر قطرے بدلے اس کے لیے ایک نیکی لکھتا ہے (رسولؐ خدا از کنز العمال)

لڑنے والے چور ڈاکو کو قتل کر ڈالو۔ اس کا خون میری گردن پر ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۹)

ڈاکو کی سزا

جو شخص کسی کے گھر کو آگ لگائے جس سے گھر کا سامان جل جائے۔ اس سے گھر اور سامان کی قیمت وصول کی جائے اور پھر اس کو قتل کر دیا جائے (حضرت علیؑ از وسائل الشیعہ جلد ۱۸)

ڈاکو وہ ہے جو اسلحہ کی نمائش کرے اور راستے میں لوگوں کو ڈرائے۔ چاہے شہر کے اندر یا شہر کے باہر۔ اگر انہوں نے صرف ڈرایا دھمکایا ہے تو ان کو قید کیا جائے کیونکہ انہوں نے راستوں کو خطرناک بنایا تھا۔

مگر نہ کسی کو قتل کیا تھا نہ مال لوٹا تھا۔ اگر انہوں نے کسی کو قتل کیا ہے تو ان کو قتل کیا جائے۔ اگر راستوں کو خطرناک بنایا اور قتل بھی کیا اور مال بھی چھینا تو پہلے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں پھر ان کو سولی پر لٹکایا جائے (حضرت امام محمد تقیؑ از بحار الانوار جلد ۷۹)

حضرت علیؑ کے پاس ایک ڈاکو کو پکڑ کر لایا گیا آپ نے اس کو سولی پر لٹکایا۔ تین (۳) دن لاش سولی پر لٹکی رہی۔ چوتھے دن لاش اتروا کر نماز پڑھ کر دفن کیا۔ (مستدرک الوسائل جلد ۳)

حریت یا آزادی

پانچ خوبیاں ایسی ہیں کہ اگر کسی میں نہ ہوں تو وہ فائدے حاصل نہیں کرسکتا

(۱) وفاداری

(۲) تدبیر (یعنی سوچ سمجھ کر صحیح طریقے سے کام کرنا)

(۳) حیا (شرم) (۴) اچھے اخلاق اور اچھی عادتیں

(۵) پانچویں آزادی جو سب پر حاوی اور جامع ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۴)

(بندگی میں گھٹ کے رہ جاتی ہے اک جوئے کم آب
اور آزادی میں بحر بے کراں ہے زندگی)

(اقبال)

آدم کی اولاد میں نہ کوئی غلام پیدا ہوا ہے نہ کنیز۔ اس لیے تمام لوگ آزاد ہیں (کسی فرد یا قوم کو کسی کو غلام بنانے کا حق نہیں) (حضرت علیؑ از معراج السعادہ جلد ۱)

جو لوگ احساس شکر کی وجہ سے خدا کی اطاعت و عبادت کرتے ہیں وہ آزاد لوگوں کی عبادت ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

جو شخص اپنی بری خواہشوں کی بات ماننے سے انکار کردیتا ہے وہ (جہنم سے) آزاد ہو جاتا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم) (یہی اصل آزادی ہے)۔

جس نے دنیا سے بے پروائی اختیار کرلی (دنیا کے پیچھے نہ بھاگا) اس نے خود کو آزاد کرلیا اور اس نے خدا کو راضی کرلیا (حضرت علیؑ از غرر) (یعنی وہ دنیا کی غلامی سے آزاد ہوا)

دوسرے کے ساتھ نیکی بھلائی کر کے اسکو قابو میں لایا جاسکتا ہے (حضرت علیؑ از غرر)

تم لوگوں کی قیمت خدا کے نزدیک جنت ہے اس لیے خود کو جنت کے علاوہ کسی چیز کے

بدلے نہ بیچو۔(امام موسیٰ کاظمؑ از تحف العقول)

لالچ

لالچ انسان کو بڑے بڑے گناہوں میں پھنسا دیتی ہے اور اس کا انجام مذمت اور ذلت ہے۔لالچ آگ سے زیادہ گرم اور نقصان دہ ہے۔لالچ جواں مردی کو خراب، انسان کی عزت گھٹاتی ہے مگر رزق نہیں بڑھاتی۔لالچ بہت سے دوسرے عیب پیدا کر دیتی ہے(حضرت علیؑ ازغرر)

حریص آدمی کی مثال ریشم کے کیڑے کی سی ہے جس قدر وہ ریشم اپنے اوپر لپیٹتا جاتا ہے اسی قدر باہر نہیں نکل سکتا۔پھر اندر ہی اندر غم سے مرجاتا ہے(امام محمد باقرؑ۔از بحار جلد ۷۳)

حریص لالچ کا مارا اپنی طاقتیں وہاں خرچ کرتا ہے جہاں اس کو نقصان ہی نقصان ہوتا ہے بہت سے لالچی لالچ سے مارے گئے۔لالچی بے حیا اور ذلیل ہوتا ہے(حضرت علیؑ از غرر الحکم)

لالچ ذلت بھی ہے اور سخت محنت بھی۔لالچ سے بڑھ کر کوئی چیز انسان کو ذلیل نہیں کرتی (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

حریص وہ ہوتا ہے جو قناعت سے محروم ہوتا ہے(اسی لیے لالچ کرتا ہے)

اسطرح اس کا سکون ختم ہو جاتا ہے اور وہ خدا سے راضی رہنے سے بھی محروم رہتا ہے۔ اس طرح وہ یقین کی دولت کھو دیتا ہے(امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۳)

حریص کے پاس دنیا کے تمام خزانے بھی ہوں تو بھی وہ فقیر کی طرح ہوتا ہے۔حریص اور بداخلاق دونوں فقیر ہیں۔(امام حسنؑ از بحار جلد ۷۳)

لالچ کی وجہ سے انسان فقیر ہو جاتا ہے اور لالچ کا اظہار فقیری لاتا ہے۔لالچ فقیری کی

علامت ہے۔ ہر لالچی فقیر ہوتا ہے (حضرت علیؑ از غرر)

لالچ رزق نہیں بڑھاتی، بے مگر تمہاری عزت گرا دیتی ہے۔ حریص اپنے مقدر سے زیادہ نہیں پاتا۔ (حضرت علیؑ از غرر)

بزدلی، کنجوسی اور لالچ ایک ہی چیز ہیں۔ ان کی وجہ سے انسان خدا سے بدگمان ہو جاتا ہے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۹۳)

حرص کی بنیاد کنجوسی اور خدا پر شک اور بے یقینی ہے (حضرت علیؑ)

حرص کی شدت بداخلاقی اور دین میں کمزوری اور شرارت پیدا کرتی ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

موت کی یاد رکھنے کے ذریعہ سے حرص سے بچا جا سکتا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۶) (یعنی موت کا یاد رکھنا حرص کا اصل علاج ہے)

حرص جنت کے اعلیٰ درجات حاصل کرنے کے لیے کرنی چاہیے۔ مومن علم دین حاصل کرنے کا حریص ہوتا ہے۔ اس کی ساری طاقت اسی پر خرچ ہوتی ہے یا پھر تم اپنے فرائض کے ادا کرنے میں لالچی بنو۔ (حضرت علیؑ و امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۶)

(یعنی خدا کے مقرر کیے ہو فرائض کو بہتر طور پر ادا کرنے کے حریص بنو)۔

کاروبار، نوکری، حرمت، کام

جو شخص رسولؐ خدا سے کہتا کہ میرا کوئی کاروبار روزگار نہیں ہے، رسولؐ کی نگاہ سے گر جاتا۔ فرماتے کہ جس کے پاس کاروبار (کام) نہیں ہوتا وہ پھر اپنے دین ہی کو اپنا معاش بنا لیتا ہے

خدا کاروبار کرنے والے مومن کو دوست رکھتا ہے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۱۰۳، وکنز العمال)

تجارت کرو اس طرح لوگوں کے محتاج نہ رہو گے۔ خدا ایماندار کاروباری یا کام کرنے

والے مزدور کو دوست رکھتا ہے۔ (حضرت علیؑ از بحار جلد ۱۰)

تجارت سے ہاتھ مت روکو۔ ہر وقت خدا سے اسکا فضل مانگو (یعنی کاروبار کرو) اس طرح اپنے رب سے رزق طلب کرو (امام جعفر صادقؑ از مستدرک الوسائل جلد ۲)

(خدا سے رزق طلب کرو، کام کاروبار یا مزدوری کر کے)

حرام سے بچو

مومن کی عقلمندی کا ثبوت حرام سے بچنے میں ہے اور بلند اچھے کاموں کی طرف جلدی سے دوڑنے میں ہے (حضرت علیؑ از مستدرک الوسائل جلد ۲)

اگر تم بلند مرتبے حاصل کرنا چاہتے ہو تو ہر حرام کام سے بچو۔ یہی سب سے اچھا اخلاق ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

جو حرام کا ایک لقمہ کھائے گا اس کی چالیس راتوں کی نمازیں قبول نہ ہوں گی (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

خدا نے اس جسم کو جنت پر حرام کر دیا ہے جو حرام کھاتا ہے۔ حرام گوشت جنت میں داخل نہیں ہو سکتا (رسولؐ خدا از تنبیہ الخواطر)

حرام کھا کر عبادت کرنا ایسا ہے جیسے ریت پر محل بنانا، یا پانی پر میں عمارت کھڑی کرنا (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

حرام مال سے نہ حج قبول ہوتا ہے نہ عمرہ نہ صلہ رحمی، حتیٰ کہ نکاح بھی فاسد ہو سکتا ہے (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۹۹)

حرام کی چھوٹی سی رقم بھی اس کے مالک کو پلٹا دینا خدا کے نزدیک ستر (۷۰) حج کے برابر ہے جو قبول ہوں (رسولؐ خدا از بحار جلد ۱۰۳)

حرام کی معمولی سی رقم چھوڑ دینا ۱۰۰ (سو) حج سے زیادہ خدا کو پسند ہے جو حلال مال سے کئے گئے ہوں (رسولؐ خدا از تنبیہ الخواطر)

حرام کے ایک لقمہ سے بچنا خدا کو دو ہزار نفل رکعت سے زیادہ پسند ہے

جو کسی عورت کو قدرت رکھتے ہوئے حرام فعل کرنے سے چھوڑ دے، خدا اس پر جہنم حرام کر دیگا اور قیامت کے غم سے نجات دے گا (رسولؐ خدا از وسائل جلد ۱)

جو حرام کو چھوڑ دے گا خدا آخرت سے پہلے دنیا میں اس کو اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔ (رسولؐ خدا از کنز العمال)

حزب اللہ (اللہ کا لشکر)

جس نے خدا رسول اور ایمانداروں کو اپنا سر پرست (مددگار) بنایا۔ وہ خدا کی جماعت میں آ گیا۔ کوئی شک نہیں کہ خدا کا لشکر ہی کامیاب ہے (قرآن سورہ مائدہ ۵۶)

اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ کے کامیاب لشکر میں شمار کئے جاؤ تو:۔

ہر کام میں خدا سے ڈرو اور خدا کی اطاعت کرو۔ فرائض کو ادا کرو حرام سے بچو، کیونکہ اللہ متقی لوگوں کے ساتھ اللہ ہوتا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

جو یہ چاہتا ہے کہ نجات کی کشتی پر سوار ہو، مضبوط سہارا تھامے، خدا کی رسی مضبوطی سے پکڑے، اسکو چاہیے کہ میرے بعد علیؑ کو اپنا حاکم اور سر پرست بنائے۔ ان کے دشمن کو دشمن بنائے۔ اور علیؑ کی اولاد کو اپنا امام بنائے (مراد علیؑ کے بعد اہلبیت کے (۱۱) امام ہیں) کیونکہ یہ لوگ میرے (اصل) جانشین، خلیفہ اور وصی ہیں ان کا گروہ میرا گروہ ہے اور میرا گروہ خدا کا گروہ ہے۔ ان کے دشمنوں کا گروہ شیطان کا لشکر ہے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۲۳)

ہم اور ہمارے شیعہ خدا کی جماعت ہیں (امام جعفر صادقؑ از تفسیر نور الثقلین جلد ۱)

عقلمندی اور دوراندیشی

جو عقلمندی کو کام میں لا کر دور تک سوچتا سمجھتا غور وفکر کرتا ہے، وہ اپنی کمر کو مضبوط کرتا ہے۔ جو ایسا نہیں کرتا وہ برباد ہو جاتا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

جو کام تم کرنا چاہو پہلے اس کے انجام کو سوچو۔ اگر وہ کام ہدایت کے مطابق (اچھا) ہے تو کرو اور اگر وہ غلط کام گمراہی کا ہو تو اس سے دور رہو۔ (جناب رسول خداؐ از بحار جلد ۷۱)

جو کسی کام کے انجام پر غور کرتا ہے وہ مصیبتوں سے بچ جاتا ہے (حضرت آدمؑ، از بحار جلد ۷۸)

سب سے عقلمند وہ ہے جو کسی کام کے کرنے سے پہلے اس کے نتیجے پر بہت زیادہ سوچے اور غور کرے (حضرت علیؑ از غرر)

دوراندیشی اور عقلمندی یہ ہے کہ جو صحیح رائے دے سکتے ہیں ان سے مشورہ کیا کرو اور ان کی بات پر عمل کرو (امام محمد باقرؑ، از بحار جلد ۷۵)

تجربات کو یاد رکھنا دوراندیشی اور عقلمندی ہے۔ اصل دوراندیشی یہ ہے کہ عملاً ہر کام میں خدا کی اطاعت کرو اور نفس کی بری خواہشوں کو رد کر دو، شبہات کے وقت قدم آگے نہ بڑھاؤ (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

عقلمند وہ ہوتا ہے جو دنیا کی خواہشوں سے دھوکہ کھا کر آخرت کے کام نہیں چھوڑتا اور صرف اپنی رائے کو کافی نہیں سمجھتا۔ اپنی بری خواہشات کو روکتا ہے۔ اور ان پر قابو میں رکھتا ہے (حضرت علیؑ از غرر)

سب سے زیادہ عقلمند؟

وہ ہے جو غصہ کو پی لے، سب سے زیادہ موت کو یاد کرے اور موت کی بہت تیاری کرے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

(موت کی تیاری نیک کام، فرائض کو ادا کرنا، حقوق ادا کرنا، حرام کاموں سے بچنا ہے)

سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے جو دنیا سے سب سے کم راغب ہے (یعنی دنیا کا کم سے کم شوقین ہے) دنیا کو معمولی چیز سمجھتا ہے۔ اس کا اوڑھنا بچھونا آخرت کی فکر اور صبر کرنا ہے۔ جو اپنے وعدے پورے کرتا ہے اور آج کا کام کل پر نہیں ڈالتا۔ احتیاط سے کام لینا اعلیٰ درجے کی عقلمندی ہے۔ حالات اور مصیبتوں پر صبر کرنا بھی اعلیٰ درجے کی عقلمندی ہے (حضرت علیؑ از غرر)

(اس لیے کہ صبر کرنے والوں کے لیے خدا نے فرمایا ہے کہ ان کو بے حساب اجر دیا جائے گا)

رنج و غم

رنج و غم آدھا بڑھاپا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

جس کے غم زیادہ ہوتے ہیں اس کا بدن بیمار ہو جاتا ہے (حضرت عیسیٰؑ بحار جلد ۷۲)

رنج و غم سے خدا کی پناہ طلب کرو (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۳)

دنیا سے بے حد محبت رنج کا سبب ہے اور دنیا سے بے نیازی قلب و جسم کی راحت ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

جو لوگوں کی طرف (لالچ سے) دیکھتا ہے اس کا غم دائمی ہو جاتا ہے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۳)

میں نے حاسد سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں دیکھا جو مظلوم کی طرح ہمیشہ حیران پریشان غمگین رہتا ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۳)

بے صبری اور رنج و غم کے اظہار سے بچو۔ اس سے امیدیں کٹ جاتی ہیں۔ عمل کمزور ہو جاتا ہے۔ رنج کے سوا کچھ نہیں ملتا (حضرت علیؑ از بحار جلد ۸۲)

جو دنیا کا عاشق ہوتا ہے مجھے اس کے لیے تین خطرے دکھائی دیتے ہیں

(۱) ایسا فقر و فاقہ جس میں دولتمندی نہ ہو

(۲) ایسی مشغولیت جو کبھی اس سے الگ نہ ہو

(۳) ایسے غم جو کبھی ختم نہ ہوں (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۳)

رنج و غم کو دور کرنے والی چیزیں

پکا مضبوط صبر اور اللہ پر مضبوط یقین غموں کو دور کر دیتا ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۷)

(جسے یقین ہو کہ صبر کا اجر بے حساب خدا دے گا اس کا غم دور ہو جاتا ہے)

خدا کے قضا و قدر کے فیصلوں پر بھروسہ غم کو دور کر دیتا ہے (امام جعفر صادقؑ)

(یعنی یہ جان لینے کے بعد کہ خدا کا ہر فیصلہ ہمارے فائدے میں ہوتا ہے غموں کو دور کر دیتا ہے)

خدا کی مرضی پر راضی رہنا مومن کو غموں سے بچا لیتا ہے (امام موسیٰ کاظمؑ از بحار جلد ۷۱)

جو دنیا کے معاملات میں غمگین رہتا ہے وہ خدا سے جو اس کا پالنے والا مالک ہے ناراض رہتا ہے (توراۃ)

خدا نے تازگی اور خوشی کو اپنے اوپر یقین اور خدا کے فیصلوں پر راضی رہنے میں رکھا ہے۔ اور رنج و غم کو شک اور خدا کے فیصلوں پر ناراض ہونے میں رکھا ہے (از بحار جلد ۷۷)

تعجب ہے اس پر کہ جو موت پر یقین رکھتا ہے پھر کیونکر خوش رہتا ہے اور تعجب ہے اس پر کہ جو خدا کے قضا و قدر کے فیصلوں پر یقین رکھتا ہے پھر کیونکہ غمگین رہتا ہے (امام حسینؑ از بحار جلد ۷۳)

دنیا کے حاصل ہونے پر زیادہ خوش نہ ہو، اور کھونے پر غم نہ کرو۔ کیونکہ تمہیں زیادہ فکر موت کے بعد کی زندگی کی ہونی چاہیے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

جو دنیا کو واقعاً پہچان لیتا ہے وہ دنیا ملنے پر بہت خوش نہیں ہوتا اور محرومی پر بہت غم نہیں کھاتا (کیونکہ دنیا آنی جانی فانی معمولی چیز ہے) رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

دنیا حاصل کرنے میں پوری طاقتیں خرچ کرو، پھر بھی جو تم چاہتے ہو اس کو نہ پا سکو گے (امام حسن مجتبیٰؑ از بحار جلد ۷۸)

(ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے میرے ارمان، لیکن پھر بھی کم نکلے)

جو شخص کھوئی ہوئی چیزوں سے اپنی امیدیں کاٹ لے گا وہ اپنے دل کو سکون دے گا۔ جو خدا کی دی ہوئی چیزوں پر راضی رہے گا اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی (ہمیشہ خوش رہے گا) (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

رنج و غم کا روحانی علاج

جب کوئی غم ہو تو لاحول ولاقوۃ الا اللہ زیادہ پڑھو کیونکہ یہ پڑھنا خوشی حاصل کرنے کی چابی اور جنت کا خزانہ ہے۔ اس کے پڑھنے میں ۹۹ بیماریوں کی دوا ہے جس میں کم سے کم ہر رنج و غم کا دور ہونا ہے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۴)

جو زیادہ استغفار کرے گا (دل سے خدا سے اپنے گناہوں کی معافیاں مانگے گا) خدا اس کو ہر غم اور ہر تنگی سے نکال دے گا اور وہاں سے عطا کرے گا جہاں سے اسکا گمان تک نہ ہوگا (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

کپڑے دھو کر صاف کپڑے پہننا اور سر کا دھونا (نہانا) غم دور کرتا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۶)

ہر خوشی کے ساتھ غم ضرور ہوتا ہے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

(قید حیات و بند غم اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں؟)

غالب

ہر غم کا علاج ہے سوا جہنمی کے غم کے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۱)

قابل تعریف غم

حضرت داؤدؑ نے خدا سے پوچھا تو نے ہاتھ پاؤں بدن کو پانی سے پاک کرنے کا حکم دیا ہے مگر دل کو کس چیز سے پاک کروں؟ وحی ہوئی

"رنج و غم سے دل کو پاک کرو" (بحار جلد ۷۳)

جس کا غم اپنے دین کے بارے میں ہو (اپنے گناہوں پر ہو) خدا قیامت کے دن اس کی آنکھیں ٹھنڈی کرے گا اور اس کو سکون قلب عطا کرے گا (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

جو دل ٹوٹے ہوئے غمگین منکر ہوتے ہیں خدا اسی جگہ ہوتا ہے (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۳)

اگر موت حق ہے تو پھر خوشی کیسی؟ (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۳)

ہم (محمدؐ و آل محمدؐ) کے غم میں غمگین انسان کی ایک آہ تسبیح ہوتی ہے اور اس کا ہم پر غم کرنا خدا کی عبادت ہوتا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۵)

(کیونکہ خدا نے آل محمدؐ کی محبت ہم پر فرض کی ہے)

جو ہم (محمدؐ و آل محمدؐ) کی تکلیفوں کو سنتا ہے اور اس کے دل سے غم ابھرتا ہے وہ ہمارے ساتھ ہمارے درجات میں ہوگا (امام حسن عسکریؑ از بحار الانوار)

حساب

یاد رکھو کہ تم ایسے دنوں میں رہ رہے ہو جس میں عمل (کا اختیار) ہے مگر حساب دینا نہیں ہے اور بہت جلد تم ایسے دنوں میں چلے جاؤ گے جس میں حساب دینا ہوگا مگر عمل (کا کوئی امکان) نہ ہوگا (یعنی موت کے بعد کے دن) (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

میں تمہیں تقویٰ (یعنی) خدا کے مقرر کئے ہوئے فرائض کو ادا کرنے اور ہر حرام کام سے بچنے کی وصیت کرتا ہوں اور خدا کے حساب لینے سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

خدا نے ہر عمل کے لیے ثواب (اور عذاب) اور ہر چیز کے لیے حساب لینا مقرر فرمایا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

اے ایماندارو! خدا سے ڈرو اور ہر شخص غور کرے کہ کل کے واسطے اس نے پہلے سے کیا بھیجا ہے؟ (کیا کیا اچھے کام کئے ہیں وہ بھی) صرف خدا کی اطاعت کرنے کے لیے (القرآن سورۃ حشر ۱۸)

اپنے آپ سے فنا کی زندگی میں ہمیشہ باقی رہنے والی زندگی کے لیے کام کرنے کو کہو۔

وہاں کے لیے یہاں سے سامان جمع کرلو۔ وہاں کی یہاں اچھی طرح تیاری کرلو (اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ) اپنے کاموں کا خود حساب لو اور اپنی بری خواہشات کی مخالفت کرکے اپنے نفس پر قابو پاؤ۔ (حضرت علیؑ از غرر)

اپنا حساب محاسبہ خود کرو کیونکہ کل کوئی اور (مراد خدا) تمہارا حساب لینے والا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

عقلمند وہ ہوتا ہے جو خود اپنا حساب لیتا ہے (محاسبہ کرتا رہتا ہے) اور نتیجتاً موت کے بعد (والی ہمیشہ کی زندگی) کے لیے کام کرتا رہتا ہے۔ سب سے بڑا احمق وہ ہوتا ہے جو اپنی بری خواہشات کی اطاعت کرتا ہے (خدا کی اطاعت کے بجائے) اور اپنی جھوٹی تمناؤں سے لپٹا رہتا ہے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۰)

• قیامت کے پچاس (۵۰) مقامات ہیں (جہاں سوالات کیے جائیں گے) ہر جگہ ایک ہزار سال تک کھڑا رہنا پڑے گا (امام صادقؑ از امالی شیخ مفید)

وہاں پر عدل و انصاف ہوگا اور حق کے تقاضے پورے کیے جائیں گے ہر واجب (حق) کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اس لیے اپنے آپ کا خود حساب لو کیونکہ ایسا کرنے سے کل تمہارے حساب میں آسانی ہوگی۔ اس طرح تم بہت بڑی پیشی کے لیے تیاری کرلوگے کیونکہ خدا سے کوئی چیز چھپی نہیں ہے اور ہر ہر شخص کو خدا کے سامنے حساب دینے کے لیے ضرور پیش ہونا ہے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

اپنا حساب خود لو۔ اگر نیکی دیکھو تو خدا کا شکر کرکے اس کے بڑھنے کی دعا کرو اور اگر برائی دیکھو تو اس پر استغفار کرو (شرمندہ ہوکر خدا سے معافیاں مانگو) تاکہ قیامت کے دن ذلیل و خوار نہ ہو (امام صادقؑ از بحار جلد ۷۱)

اپنے آپ کا اتنا سخت حساب لو جس طرح کوئی کاروبار کا شریک اپنے ساتھی سے یا کوئی

آقا اپنے غلام سے حساب لیتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت۔ جو ایسا نہیں کرتا وہ ہم سے نہیں ہے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۰)

اپنے سے حساب لینے کا طریقہ یہ ہے کہ

اپنے آپ سے پوچھو تو نے وقت کو کہاں خرچ کیا؟ کیا تو نے خدا کو یاد کیا؟ کیا خدا کی تعریف کی اور شکر ادا کیا؟ کیا مومن کا حق ادا کیا؟ کسی مومن کی مصیبت دور کی؟ کیا اس کے گھر والوں کا خیال رکھا؟ کیا اس کے مرنے پر اس کی اولاد کی حفاظت کی؟ کسی کو غیبت سے روکا؟ کسی مسلمان کی مدد کی؟ (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷)

سب سے پہلے

ہم اہلبیتؑ کی محبت کے بارے میں سوال کیا جائے گا (کہ محبت کا حق ادا کیا یا نہیں؟) (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷)

پھر فرض نمازوں، زکوۃ، روزوں اور حج کے بارے میں سوال ہوگا۔ اگر ہماری ولایت (محبت واطاعت) میں موت آئی ہوگی تو نماز روزہ زکوۃ حج قبول ہوگا (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۸۳)

خدا فرماتا ہے ہم تم سے نعمت کے بارے میں ضرور سوال کریں گے۔ "اس نعمت سے مراد ہم اہلبیتؑ رسولؐ ہیں (کہ ہم سب سے بڑی نعمت ہیں)

کیونکہ سب سے بڑی نعمت ہدایت ہے۔ جس پر سے دنیا اور آخرت کی کامیابی کا دارومدار ہے اور ہدایت کی نعمت محمدؐ و آل محمدؐ سے ملی ہے۔ اس لیے محمدؐ و آل محمدؐ کی محبت اور سر پرستی (ولایت) خدا کی سب سے بڑی نعمت ہے جس کا سوال سب سے پہلے ہوگا۔

قیامت کے دن کوئی شخص قدم نہ بڑھا سکے گا جب تک چار (۴) باتوں کا جواب نہ دے

دے

(۱) اپنی عمر کو کن کن کاموں پر خرچ کیا؟

(۲) اپنی جوانی کو کہاں ختم کی؟

(۳) مال کہاں سے کمایا اور کہاں کہاں خرچ کیا؟

(۴) ہم محمدؐ وآل محمدؐ سے محبت کی؟ (اس کا حق ادا کیا؟) (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷)

رسول خدا سے پوچھا گیا کہ آپ لوگوں کی محبت کا کیا ثبوت ہے؟

رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اس شخص کی محبت (رسولؐ خدا از کنز العمال جلد ۷ ص ۱۶۰ روایت ۹۰۱۳)

قیامت کا حساب آسان بنانے والے کام

صلہ رحمی، مال کی کمی، لوگوں سے حساب لینے میں کمی قیامت کا حساب آسان کر دیتی ہے قناعت اور اچھا اخلاق بھی حساب کو آسان بنا دیتا ہے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷، ۷۷، ۷)

جو لوگ نیکیوں میں سب سے آگے بڑھ گئے وہ بلا حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے جو درمیانی درجے کے ہیں (کہ نیکیاں کیں مگر آگے نہ بڑھ سکے) ان کا حساب آسان ہوگا مگر جنہوں نے اپنے اور (دوسروں پر) ظلم کئے ان کو قیامت کے دن قید رکھا جائے گا (یعنی سخت گناہ گاروں کو) (رسولؐ خدا از کنز العمال)

حساب لیا جائے گا جو دنیا کو لپٹ چکے تھے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۱)

(یعنی دنیا کے سخت عاشق اور طلبگار تھے)

شدید سخت حساب

جو دوسروں سے ذرے ذرے کا حساب لیتا ہے اور تو خدا بھی اس سے ذرے ذرے کا حساب لے گا۔ اسی کو بری طرح حساب لینا کہتے ہیں (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷)

جن لوگوں کا آسان حساب ہوگا؟

جس کا حساب لیا جائے گا اس کو سزا ملے گی۔ کسی نے پوچھا یا رسولؐ اللہ! خدا فرماتا ہے" اس کا حساب آسان طریقے سے لیا جائے گا" (قرآن) رسولؐ خدا نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو اس کے گناہ دکھائے جائیں گے اور پھر معاف کر دیا جائے گا (اور بس معاملہ ختم) لیکن جس سے لے دے کی جائے گی اس کو سزا دی جائے گی (مولانا امام محمد باقرؑ از نوادر الحکم جلد ۵)

جس شخص میں تین (۳) خوبیاں ہوں گی خدا اس کا حساب آسان لے گا

(۱) جو تم کو محروم کرے اس کو دو

(۲) جو تم سے قطع رحم کرلے (تم پر رحم نہ کرے) اس پر رحم کرو

(۳) جو تم پر ظلم کرے اس کو معاف کر دو (رسولؐ خدا از نوادر الحکم جلد ۵)

جو لوگ بلا حساب کتاب جنت میں جائیں گے

سب سے پہلے صبر کرنے والے بلا حساب جنت میں جائیں گے۔ فرشتے ان سے پوچھیں گے تم نے کس کس بات پر صبر کیا تھا؟ وہ کہیں گے ہم نے خدا کی اطاعت پر اور اس کی نا فرمانی سے بچنے پر اپنے صبر کیا تھا (امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۱۸۲ از نوادر الحکم)

کچھ لوگ جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے فرشتے پوچھیں گے کون ہو؟ کہیں گے ہم فقیر لوگ ہیں۔ فرشتے کہیں گے حساب دینے سے پہلے ہی تم یہاں کیسے آگئے؟ وہ کہیں گے۔

تم نے ہمیں دیا ہی کیا تھا جس کا حساب مانگ رہے ہو؟ خدا فرمائے گا یہ ٹھیک کہتے ہیں انہیں جنت کے اندر جانے دو۔ (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۲)

قیامت میں سوال ہوگا کہ خدا کے لیے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ ایک گروہ کھڑا ہو جائے گا۔ ان سے کہا جائے گا تم حساب کے بغیر جنت چلے جاؤ (امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۶۹، ۷۴)

خدا فرمائے گا جن لوگوں نے میری خاطر جنگ کی اور مارے گئے یا میری وجہ سے تکلیفیں برداشت کیں، میرے لیے جہاد کیا، تم سب بلا حساب کتاب جنت چلے جاؤ۔ (حدیث قدسی مروی از رسولؐ خدا از کنز العمال)

جو لوگ بلاؤں میں مبتلا رہے ان کے لیے نہ ترازو لگایا جائے گا نہ ان کے نامۂ اعمال کھولے جائیں گے۔ خدا فرماتا ہے صبر کرنے والوں کو بلا حساب کتاب بھرپور اجر دیا جائے گا (القرآن) (امام جعفر صادقؑ از نوادر الحکم جلد ۴)

قیامت کے دن کچھ لوگ قبروں سے نکل کر اڑتے ہوئے جنت پہنچ جائیں گے۔ نہ حساب دیں گے نہ جہنم کے اوپر صراط کو دیکھیں گے۔ فرشتے پوچھیں گے وہ کون سے کام تھے جن کی وجہ سے تم کو یہ عزت ملی؟ وہ کہیں گے ہم میں دو باتیں تھیں

(۱) جب ہم اکیلے ہوتے تھے تو بھی خدا کی نافرمانی سے ڈرتے تھے

(۲) جو کچھ خدا نے ہم کو دیا تھا اس پر ہم راضی خوش رہتے تھے

فرشتے کہیں گے پھر یہ تمہارا حق بنتا ہے (رسولؐ خدا از تنبیہ الخواطر)

وہ لوگ جو بلا حساب جہنم جائیں گے

(۱) مشرک

(۲) ظالم امام (ظالم حکمران)

(۳) جھوٹا تاجر

(۴) بوڑھا زانی (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۵)

چھ (۶) قسم کے لوگ بلا حساب جہنم جائیں گے

(۱) دولت منداور حکمران اپنے ظلم کی وجہ سے

(۲) عرب تعصب کی وجہ سے

(۳) زمیندار اپنے تکبر کی وجہ سے

(۴) مال دار کنجوسی (زکوۃ وخمس نہ دینے کی وجہ سے) (رسولؐ خدا از کنز العمال)

حضرت علی سے پوچھا گیا کہ خدا ایک ساتھ فوراً سب کا حساب کیسے لے لے گا؟ فرمایا جس طرح خدا سب کو ایک ساتھ روزی دے دیتا ہے (نہج البلاغہ)

حسد

حسد روح کی قید، شیطان کا بڑا جال، بدترین بیماری اور عذاب ہے۔ یہ غموں کا بوجھ، تمام ذلتوں کا سرچشمہ، مار ڈالنے والی بیماری، مصیبتوں کو لانے والی چیز ہے جس کا پھل دنیا و آخرت کی بدبختی ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

حاسد دوسروں کی مصیبتوں پر خوش، دوسروں کی خوشی پر غمگین ہوتا ہے۔ لوگوں کی نعمتوں کے ختم ہوئے بغیر اس کا دل ٹھنڈا نہیں ہوتا۔ وہ نام کا دوست اندر سے دشمن ہوتا ہے۔ میں نے حاسد سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں دیکھا جو مظلوم جیسا ہوتا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

حاسد جس سے حسد کرتا ہے اس کو نقصان پہنچانے سے پہلے خود کو تباہ کرتا ہے۔ جس طرح ابلیس نے حسد کیا اور خدا کی لعنت پائی۔ جب کہ اس کے جلنے کی وجہ سے آدم کو خدا نے منتخب فرمایا (امام جعفر صادقؑ از)

حاسد سے کبھی بھلائی یا فائدے کی توقع نہ رکھنا (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

حاسد خدا کی عطاؤں اور نعمتوں پر ناراض رہتا ہے۔ جو خدا نے لوگوں میں تقسیم کی ہیں (حدیث قدسی از رسولؐ خدا از بحار جلد ۱)

جو لوگوں کو خدا کی عطاؤں سے حسد نہیں کرتا وہ خدا کے عرش کے سائے میں رہتا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۳)

حسد ایمان کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۷۳)

شیطان اپنے چیلوں سے کہتا ہے کہ آدم کی اولاد میں حسد ڈالدو اور ان سے خدا کی نافرمانی کرواؤ۔ کیونکہ یہ دونوں باتیں شرک کے برابر ہیں (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۵)

حسد سے بچو کہ یہ کفر کی اصل بنیاد ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

رشک کن پر کرنا چاہیے

دو قسم کے لوگوں پر رشک کرنا چاہیے

(۱) جسے خدا نے مال عطا کیا ہے اور وہ دن رات خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے

(۲) جسے خدا نے قرآن (کا علم) عطا کیا ہے اور وہ دن رات اس پر عمل کرتا رہتا ہے اور قرآن پڑھتا سمجھتا رہتا ہے (رسولؐ خدا از خصال صدوق)

(نوٹ: حسد یہ ہے کہ آدمی یہ چاہے کہ اس کے بھائی کی نعمتیں تباہ ہو جائیں اور غبطہ (رشک) یہ ہے کہ جب دوسرے کے پاس نعمتیں دیکھے تو خدا سے یہ کہے کہ مجھے بھی ایسی نعمتیں

مل جائیں۔ یہ رشک کرنا برا نہیں ہوتا) (بحار الانوار جلد ۳ ۷ بیان علامہ مجلسیؒ)

مومن غبطہ (رشک) کرتا ہے حسد نہیں کرتا۔ منافق حسد کرتا ہے غبطہ نہیں کرتا (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۳ ۷)

قیامت کے دن سب سے زیادہ غم

اس کو ہوگا جس نے حرام سے مال کما کر چھوڑا اور اس کے وارثوں نے وہ مال خدا کی اطاعت پر خرچ کیا تھا۔ اس طرح ورثاء جنت میں جائیں گے اور کمانے والا جہنم میں (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ)

قیامت میں سب سے زیادہ افسوس اس کو ہوگا جو عدل کرنے کی خود تاکید اور تعریف کرتا تھا لیکن خود دوسروں پر ظلم کرتا تھا (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۱۷)

قیامت میں سب سے زیادہ شرمندہ وہ ہوگا جو اپنی آخرت کو دوسروں کو دنیا کے فائدے دینے کے لیے بیچتا تھا (رسولؐ خدا از کنز العمال)

(یعنی دوسروں کو فائدے پہنچانے کے لیے گناہ کرتا تھا)

نیک عمل (حسنہ)

نیکی دل کا نور، چہرے کا حسن، عمل کی قوت ہے اور گناہ دل کی سیاہی، عمل کی سستی، چہرے کا عیب ہے (رسولؐ خدا از کنز العمال)

جو شخص گناہ کرے اور پھر گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے تو لازمی طور پر خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے (قرآن۔ نمل ۱۱)

(یعنی گناہ چھوڑ کر نیک کام کرنا شروع کر دے)

یقیناً نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں (القرآن)

گناہوں کے بعد نیکی کرنا طلب کے لحاظ سے شدید مشکل مگر گناہوں کو دور کرنے میں بے حد تیز ہوتی ہے (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۱۷)

جو چھپ کر برائی کرتا ہے اسکو چھپ کر نیکی کرنا چاہیے (امام صادقؑ از بحار جلد ۱۷)

(تاکہ برائی ختم ہو جائے)

اگر کوئی ذرہ برابر نیکی کرتا ہے تو خدا اس کو کئی گنا کر دیتا ہے (قرآن سورہ نساء ۴۰)

رسوائی اس شخص کے لیے ہے کہ جس کی اکائیاں (گناہ) اس کی دہائیوں (نیکیوں) پر غالب آجائیں (کیونکہ خدا برائی کو ایک شمار کرتا ہے اور ایک نیکی کو دس ۱۰ نیکیاں شمار کرتا ہے) (امام زین العابدینؑ از تحف العقول)

جب مومن نیک عمل کرتا ہے تو خدا ایک عمل کو سات ۷۰۰ سو گنا کر دیتا ہے۔ خدا نے خود فرمایا ہے کہ خدا جس چیز کو چاہتا ہے کئی کئی گنا کر دیتا ہے (قرآن)

(بشرطیکہ نیکی صرف خدا کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے کی گئی ہو کیونکہ خدا فرماتا ہے خدا کی رضامندی بے حد بڑی چیز ہے)

افضل ترین نیکی

افضل ترین نیکی اچھے اخلاق، انکساری، دوسروں کی عزت کرنا، مصیبتوں پر صبر کرنا اور خدا کے قضا (مراد خدا کے تمام فیصلوں) پر راضی رہنا ہے

اور ایسی کنجوسی جس کی لوگ پیروی کریں (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

مومن کی پہچان یہ ہے کہ اس کو نیک کام اچھا لگے اور برا کام برا لگے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۱۷)

مومن وہ ہوتا ہے جو اچھا کام کر کے خوش ہو (اور خدا شکر کرے) اور برا کام ہو جائے تو خدا سے معافیاں مانگے (امام رضاؑ از بحار جلد ۱۷)

ایسا ہی مومن بہترین انسان ہے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۱۷)

(مومن کیونکہ خدا کو دل سے مانتا ہے اس لیے جب وہ خدا کی اطاعت کرتا ہے تو سمجھتا ہے کہ میں نے خدا کو خوش کیا ہے۔ اس لیے نیک کام کر کے مومن خوش ہوتا ہے۔ اور خدا کا دل سے شکر ادا کرتا ہے لیکن جب گناہ کرتا ہے تو سمجھتا ہے کہ اس نے خدا کو ناراض کیا اور اپنا نقصان کیا۔

اس لیے جس طرح خدا نے تجھ پر احسان کیا ہے (تیرے ساتھ اچھا سلوک کیا ہے)
تو اوروں کے ساتھ اچھا سلوک کر (القرآن قصص ۷۷)

دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک کرو، ان پر احسان کرو کیونکہ خدا احسان کرنے والوں سے خود محبت کرتا ہے (قرآن ۱۹۵)

خدا لوگوں کے ساتھ عدل کرنے اور احسان کرنے کا حکم دیتا ہے (قرآن آل عمران ۱۳۴)

(نوٹ: عدل یہ ہے کہ جس کا جتنا حق بنتا ہے اس کو پورا حق ادا کیا جائے۔ احسان یہ ہے کہ اس کے حق سے بھی اس کو زیادہ دیا جائے مثلاً مزدور کی مزدوری ۱۰۰ روپیہ بنتی ہو تو اس کو ۱۲۰ ادے جائیں۔ یہ احسان ہے اور خدا احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے) (سب سے زیادہ احسان کرنے کا حقدار وہ ہے جس پر خدا نے احسان کیا ہو اور قوت (مال) دے کر اس کے ہاتھ کھولے ہوں (حضرت علیؑ از غرر)

جس کے احسان زیادہ ہوتے ہیں اس کے بھائی اس سے محبت کرتے ہیں اسلیے
احسان کر کے دائمی محبت خرید لو (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

احسان انسان کو غلام بنا لیتا ہے۔ احسان کے ذریعہ دلوں پر حکومت کی جا سکتی ہے۔ جس

کے پاس تم اپنی حاجت لے کر جاؤ گے اسکے تم قیدی بن جاؤ گے۔ جس سے بے نیازی اختیار کرو گے اس کے برابر کے بن جاؤ گے۔ جس پر مہربانی کرو گے اس کے امیر بن جاؤ گے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۷)

برائی کرنے والے کے ساتھ اچھائی کرنا بہت بڑی فضیلت ہے (یعنی بہت بڑا نیک عمل ہے) (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

کسی کی مغفرت (معافی) جائز نہیں (ضروری نہیں) سوا اس شخص کے جو برائی کا مقابلہ احسان سے کرتا ہے (حضرت علیؑ از غرر)

احسان کرنے والے کی (خدا کی طرف سے) مدد کی جاتی ہے اور برے کام کرنے والے کی بے عزتی کی جاتی ہے (حضرت علیؑ از غرر)

احسان کیا چیز ہے؟

جب مومن اپنے اچھے عمل کو اچھی طرح انجام دے تو خدا اسکے ایک نیک عمل کو سات ۷۰۰ سو گنا کر دیتا ہے۔ یعنی جب نماز پڑھو تو رکوع سجدہ کو اچھی طرح (سمجھ سمجھ کر) ادا کرو۔ جب روزہ رکھو تو ہر حرام اور مکروہ سے بچو۔ جو اچھا عمل کرو اس کو ہر قسم کی برائی سے پاک صاف رکھو (مثلاً ریاکاری۔ احسان جتانے سے پاک رکھو) (امام صادقؑ از نوادر الاحکم جلد ۱)

احسان یہ ہے کہ تم خدا کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا تم خدا کو دیکھ رہے ہو (اور اگر یہ نہ ہوسکے) تو اتنا سمجھ کر اچھے کام کرو کہ خدا یقیناً تم کو دیکھ رہا ہے (جناب رسولؐ خدا از تفسیر مجمع البیان)

جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لیے دنیا میں بھی بھلائی ہی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو

ان کے لیے بہت ہی اچھا ہے (القرآن النحل ۳۰)

مشرک بھی اگر مشرک مرا اور دنیا میں نیکی کرتا رہا یعنی لوگوں کے کام آتا رہا، تو اس کی اولاد کو فائدہ ہوگا۔ اس کی اولاد نہ تو رسوا ہوگی نہ محتاج ہوگی (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

کسی کے احسان کا انکار محرومی کا سبب بنتا ہے (حضرت علیؑ از غرر)

احسان کی تکمیل (مکمل ہونا) یہ ہے کہ اس کو جتلانا چھوڑ دو (حضرت علیؑ از غرر)

حافظہ کی نعمت سے بڑھ کر بھول جانے کی نعمت ہے کیونکہ اگر انسان نہ بھولتا تو ہر مصیبت اسے یاد رہتی (اور وہ تڑپتا ہی رہتا) (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۳)

بچپن میں یاد کرنا ایسا ہے جیسے پتھر پر لکیر۔ بڑا ہو کر یاد کرنا ایسا ہے جیسے پانی پر لکھنا (رسولؐ خدا از کنز العمال)

تین چیزیں حافظہ کو زیادہ کرتی ہیں اور بیماری کو دور کرتی ہیں

(۱) دودھ پینا

(۲) مسواک کرنا

(۳) قرآن پڑھنا (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۶)

کینہ (یعنی دل سے نفرت کرنا)

کینہ بد ترین عیب، بد ترین عادت، اچھائیوں کو روکنے والا، غصہ کو بھڑکانے والا، حاسدوں کی عادت، بڑی بیماری، گھٹیا اخلاق، وبائی مرض، تباہ کن کمینی عادت ہے۔ یہ ایسی بھڑکی آگ ہے جسے بس موت ہی بجھا سکتی ہے یا پھر مقصد میں کامیابی (حضرت علیؑ از غرر)

کینہ فتنوں خرابیوں کا سبب ہوتا ہے۔ جو اس کو دل سے نکال دے اس کا دل اور عقل سکون پاتی ہے۔ کنجوسی، غصہ، اور حسد کی زیادتی سے بچو، آخرت کی فکر کرنا اور گھٹیا کاموں سے بچنا، فضیلتوں کو حاصل کرنا ہے۔ اس لیے حلم و برداشت کو لازمی طور پر اختیار کرو (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

اپنے مومن بھائی کی بری باتوں کو برداشت کرو اور اس پر زیادہ غصہ ظاہر نہ کرو کیونکہ اس سے کینہ پیدا ہوتا ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۷)

مسکرا کر ملنے سے کینے دور ہو جاتے ہیں (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

کسی کو ذلیل حقیر نہ سمجھو

کسی کو حقیر نہ سمجھو۔ کسی پر اعتراض نہ کرو کیونکہ معلوم نہیں کون خدا کا دوست ہے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۵)

جو کسی فقیر مسکین کو ذلیل کرے گا خدا ہمیشہ اس سے ناراض رہے گا جب تک وہ اس عمل سے باز نہ آئے گا (امام جعفر صادقؑ، از بحار جلد ۷۲)

جو کسی مومن کے غریب ہونے کی وجہ سے حقیر اور ذلیل معمولی سمجھے گا، خدا قیامت میں اس کو برسر عام ذلیل کرے گا (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۵)

جس نے میرے ولی (دوست) کی توہین کی اس نے میرے ساتھ جنگ کی۔ میں اپنے دوستوں (اولیاء) کی مدد کے لیے سب سے جلد پہنچتا ہوں (حدیث قدسی مروی از رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۵)

حق اور سچی حقیقت

حق پر جو عمل کرتا ہے یہ عمل اس کے لیے نجات کا ذریعہ ہے اور جو حق (سچی حقیقت) بات بولتا

ہے تو یہ بولنا اس کے لیے حجت (دلیل) ہے (حضرت علیؑ)

حق زمین سے بھی زیادہ وسیع ہے۔ حق بات کہنے والا مجاہد ہے۔ حق اپنے سوار کو آرام و سکون کے ساتھ گھنے سائے تک پہنچا دیتا ہے (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ)

شر کے ذریعہ غلبہ پانے والا شکست خوردہ ہوتا ہے اور حق پر جنگ کرنے والا فاتح ہوتا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

چاہے حق پر جنگ کرنے والا بظاہر شکست کھا جائے لیکن بالآخر فتح حق کی ہوگی۔

جو حق بات پر صبر کرتا ہے خدا اس کو ایسا اجر دیتا ہے جو اس کے لیے بہت فائدہ مند ہوتا ہے۔ حق پر صبر کرو اگرچہ حق کڑوا ہوتا ہے (یعنی حق مانو اور اس پر جمے رہو) (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۷۰)

حق بات کہو چاہے تمہارے خلاف ہی کیوں نہ ہو کیونکہ اس میں تمہاری نجات ہے۔ باطل کو چھوڑ دو کہ اس میں تمہاری ہلاکت ہے (امام موسیٰ کاظمؑ بحار جلد ۷۸)

سب سے زیادہ متقی وہ ہے جو اپنے نفع نقصان دونوں میں حق (سچ) کہے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۰) (جھوٹ اور غلط بات نہ کہے)

تین شخص خدا کے بالکل قریب ہوں گے ان میں ایک وہ جو اپنے نفع یا نقصان کی صورت میں حق بات کہے (امام صادقؑ از بحار جلد ۷۵)

اللہ کے نزدیک سب سے افضل وہ ہے جس کو حق پر عمل کرنا سب سے زیادہ پسند ہو، چاہے اس میں اس کو نقصان ہی کیوں نہ ہو۔ باطل اسے قطعاً قبول نہ ہو، چاہے اس سے اسکو فائدہ ہی کیوں نہ ہو۔ (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ)

یہ بھی ایمان کی حقیقت ہے کہ حق کو باطل پر ترجیح دو چاہے اس میں تمہارا نقصان ہو (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۰)

غصے اور عیش میں حق بات کرنا بہترین خیرات ہے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۱)

ظفر آدمی اسکو نہ جانئے گا ہو وہ کیسا ہی صاحب فہم و ذکا

جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی، جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا)

(بہادر شاہ ظفر)

امیری غریبی میں خدا سے ڈرتے رہنے اور عیش اور طیش (غصے) کی حالت میں حق بات کہنے کی وصیت کرتا ہوں (امام حسینؑ از بحار جلد ۷۷)

بہترین جہاد ظالم جابر حاکم کے سامنے حق بات بولنا ہے (رسولؐ خدا از کنز العمال)

جس طرح چھوت چھات کی سخت بیماری سے نفرت کرتے ہو اسی طرح باطل سے نفرت کرو (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ)

جب خدا کسی کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کا سینہ (دل) اسلام اور ہر حق بات کے لیے کھول دیتا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار ۷۸)

خدا کا دین لوگوں کے ذریعہ نہیں پہچانا جاتا بلکہ حق کی دلیل یا نشانی کے ذریعہ پہچانا جاتا ہے۔ پہلے حق کو جانو پہچانو تو پھر اہل حق کو از خود پہچان لو گے (حضرت علیؑ از امالی شیخ مفید)

جب لوگ اختلاف کریں گے تو سمیہ کا بیٹا (عمارؓ) حق پر ہوگا (رسولؐ خدا از کنز العمال)

حق کو غور سے سننے سے زیادہ کوئی دلیل فائدہ پہنچانے والی نہیں (حق پر غور کرو اور پوری توجہ سے سنو یہ سب سے زبردست فائدہ ہے) (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

اللہ کے حقوق

خدا کا حق یہ ہے کہ اس کی اطاعت کرو کیونکہ اس نے اپنے فضل و کرم سے اپنی اطاعت پر کئی کئی گنا اجر مقرر فرمایا ہے۔ خدا نے اپنے بندوں پر اپنا یہ حق واجب قرار دیا ہے کہ وہ جس

قدر ہو سکے لوگوں کو نصیحت کریں (بھلائی چاہیں) اور حق کو قائم رکھنے کے لیے ایک دوسرے کی مدد کریں (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ)

بندوں کے حقوق

مسلمانوں کا حق یہ ہے کہ تمہاری زبان اور ہاتھ سے مسلمان (ہر قسم کے نقصان سے) بچے رہیں۔ ان کو تکلیف دینا جائز نہیں سوا اس کے کہ جہاں واجب ہو جائے (حضرت علیؑ از شرح نہج البلاغہ)

(جیسے علاج معالجے یا ضروری سزا دینے کے لیے)

خدا نے بندوں کے حقوق کو اپنے حقوق پر مقدم قرار دیا ہے سب سے بڑا حق لوگوں پر حکمراں کا ہے اور حکمران پر لوگوں کا ہے۔

(حکمران سے مراد وہ امام جسے خدا نے امام مقرر کیا ہو) (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ)

جو دین کی اہمیت کو سمجھتا ہے وہ اپنے بھائیوں کے حقوق کی اہمیت کو بھی سمجھتا ہے۔ جو دین خدا کو ہلکا سمجھتا ہے وہ بھائیوں کا حق ادا کرنے کو اہمیت نہیں دیتا (امام حسن عسکریؑ از بحار جلد ۷۵)

(کیونکہ وہ خدا کے مقرر کئے ہوئے حقوق کو اہمیت ہی نہیں دیتا)

وہ تمہارا بھائی نہیں جس کا حق تم ضائع کرو

مومن کا حق یہ ہے کہ اس کا احترام کرو، دل سے محبت کرو۔ مال دے کر اس کے ساتھ ہمدردی کرو، اس کی غیبت سننا اور کرنا حرام سمجھو۔ بیماری میں اس کی عیادت کرو، مرجائے تو جنازہ کے ساتھ چلو۔ مرنے کے بعد اس کے لیے اچھے الفاظ کہو (رسولؐ خدا از بحار ۷۴)

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ (۶) حقوق ہیں

(۱) جب ملو سلام کرو

(۲) جب بلائے تو جواب دو

(۳) جب تم سے مدد یا بھلائی یا مشورہ چاہے تو دو

(۴) جب اسے چھینک آئے تو الحمد اللہ کہو

(۵) جب بیمار ہو جائے تو عیادت کرو

(۶) مر جائے تو جنازہ کے ساتھ چلو (رسولؐ خدا از کنز العمال)

مومن کا حق یہ ہے کہ اگر وہ بھوکا ہو تو کھلاؤ، ننگا ہو تو پہناؤ۔ اس کے دکھ دور کرو۔ اس کے قرضے ادا کرو، مر جائے تو اس کے گھر والوں کی مدد کرو (امام محمد باقرؑ، از کافی جلد ۲)

مومن کا کم سے کم حق یہ ہے کہ اپنی ضرورتوں پر اس کو ترجیح دو (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۴)

مومن کا آسان ترین حق یہ ہے کہ جو کچھ تم اپنی ذات کے لیے پسند کرتے ہو وہی اس کے لیے بھی پسند کرو اور جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی اس کے لیے بھی پسند نہ کرو (امام جعفر صادقؑ از کافی جلد ۲)

تم اس کا حق پہچانو (ادا کرو) جو تمہارے حقوق ادا کرے، چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو، پست ہو کہ بلند ہو۔ (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

احتکار (ذخیرہ اندوزی)

لوگوں کے لیے جو چیزیں ضروری ہیں ان کو جمع کر کے رکھنا (تاکہ مہنگا ہونے پر بیچیں گے اور نفع بے حد کمائیں گے) یہ فاسق و فاجر، شریر اور ذلیل خیانتدار لوگوں کا طریقہ ہے۔ خدا نے

غلہ اناج پیدا کر کے یہ احسان بھی کیا ہے کہ کیڑے مقرر کر دیئے ہیں۔ ورنہ امیر اور بادشاہ لوگ غلے کو بھی اپنے خزانوں میں جمع کر لیتے۔ یہ چیز عوام کے لیے نقصان دہ ہے۔ بدنامی کا کام ہے۔ اس کی رسولؐ خدا نے ممانعت کی ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۱۰۳ اور غرر الحکم)

ہر قسم کی ذخیرہ اندوزی (کسی بھی چیز کی ہو) لوگوں کے لیے نقصان دہ ہے۔ اس طرح قیمتیں بڑھا کر کمانے میں کوئی خیر و برکت نہیں ہے۔ بازار میں ذخیرہ اندوز ایسا ہے جیسے خدا کی کتاب میں ملحد (کافر) (مستدرک الوسائل)

حکمت دانش اور عقلمندی

خدا جسے چاہتا ہے حکمت (عقلمندی) عطا فرماتا ہے اور جس کو حکمت دی گئی اس کو یقیناً بہت بڑی دولت ملی (قرآن البقرہ ۲۶۹)

حکمت دل میں اگتی ہے اور زبان پر پھل لاتی ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

حکمت خدا کے غیب کے خزانوں سے ظاہر ہوتی ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

حکمت کا ایک کلمہ جس کو مومن سنتا ہے ایک سال کی عبادت سے افضل ہے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

حکمت رکھنے والا بے حد شریف، صابر، جلد معاف کرنے والا، وسیع اخلاق کا مالک ہوتا ہے (حضرت علیؑ از غرر)

حکیم سب سے زیادہ ناکام اس وقت ہوتا ہے جب وہ جاہل بے وقوف سے مخاطب ہو (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

حکمت یا عقلمندی کی ہر بات مومن کی کھوئی ہوئی دولت ہے۔ اگر مشرک سے بھی ملے تو لے لو کیونکہ تم اس کے زیادہ مستحق ہو (حضرت علیؑ از بحار جلد ۸)

قیمتی موتی گندے کوڑے سے اٹھا لینے سے نفرت نہ کرو (امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۲) (یعنی کافر سے حکمت سیکھنے میں سے نفرت نہ کرو)

وہ شخص عقلمند نہیں جو اپنی حاجت کمینوں کے پاس لے جائے اور وہ بھی عقلمند نہیں جو ان لوگوں کے ساتھ بنا کر نہ رکھے جن کے ساتھ بنا کر رکھنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو (حضرت علیؑ از تحف العقول)

حکمت کے معنی

(۱) خدا رسول اور امام کی معرفت یا پہچان

(۲) حکمت خدا کی اطاعت کنز اور (خدا کے مقرر کیے ہوئے) امام کو پہچاننا ہے

(۳) اور جن گناہوں پر خدا نے جہنم کی سزا مقرر کی ہے ان سے بچنا ہے

(۴) حکمت دین کو سمجھنے کا نام ہے۔ اس لیے جو دین کی گہری سمجھ رکھتا ہے وہ حکیم ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۱)

حکمت کی جامع بات یہ ہے کہ جس کی مجھے ضرورت نہیں ہے اس کے بارے میں سوال نہیں کرتا اور جو نعمت میرے پاس ہے اس کو ضائع نہیں کرتا (حضرت لقمانؑ از بحار جلد ۱۳)

سب سے پہلی حکمت (حرام) لذتوں کو چھوڑ دینا ہے اور سب سے آخری حکمت (کا درجہ) فنا ہو جانے والی (دنیوی) چیزوں کو نا پسند کرنا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

حکمت یہ ہے کہ اپنے سے بلند مرتبہ لوگوں سے جھگڑے نہ کرو۔ اپنے کم کو ذلیل نہ سمجھو تمہاری زبان تمہارے دل کی مخالفت نہ کرے اور تمہارا قول تمہارے عمل کی مخالفت نہ کرے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

حکمت کی جامع بات یہ ہے کہ جو چیز اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لیے پسند

کرو اور جو اپنے لیے پسند نہیں کرتے وہ دوسروں کے لیے بھی پسند نہ کرو (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۷)

حکمت یہ ہے کہ

(۱) جس کا مقصد زندگی آخرت بنانا ہو خدا اس کو دنیا کے دھندوں سے بچا کر رکھتا ہے

(۲) جو اپنے باطن کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرتا ہے خدا اس کے ظاہر کو ٹھیک کر دیتا ہے

(۳) جو اپنے اور خدا کے درمیان معاملات ٹھیک کر لیتا ہے خدا اس کے اور لوگوں کے درمیان تعلقات کو ٹھیک کر دیتا ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۷)

اعلیٰ درجے کی حکمت

دین کی حفاظت، دھوکوں سے بچنا، حق کی پیروی کرنا اور خدا سے ڈرنا ہے۔ خدا سے ڈرنا اعلیٰ ترین درجے کی حکمت ہے (حضرت علیؑ از غرر)

نرم مزاجی یقیناً اعلیٰ درجے کی حکمت ہے (رسولؐ خدا از کنز العمال)

اے احمدؐ! میرا بندہ اپنے پیٹ کو بھوکا اور اپنی زبان کو (گناہوں سے) محفوظ رکھتا ہے تو میں خود اس کو حکمت سکھاتا ہوں (حدیث قدسی از بحار جلد ۷۷)

اپنی بری خواہشوں پر غالب آجاؤ تو تمہاری حکمت مکمل ہو جائے گی (حضرت علیؑ)

گناہوں سے بچے بغیر حکمت حاصل نہیں ہوتی

حضرت لقمانؑ سے پوچھا گیا کہ آپ سے حکمت کیسے اور کیوں ظاہر ہوتی ہے؟ فرمایا

(۱) سچ ہمیشہ بولتا ہوں

(۲) امانتیں ادا کرتا ہوں

(۳) جو بات برے کام کی ہوتی ہے اس کو چھوڑ دیتا ہوں (اس کو نہیں سنتا)

(۴) آنکھوں کو حرام کے دیکھنے سے بند رکھتا ہوں

(۵) زبان کو حرام بات بولنے سے روکے رکھتا ہوں

(۶) حلال پاک چیزیں کھاتا ہوں۔ جو ان باتوں پر عمل کرے گا وہ مجھ جیسا ہو جائے گا (حضرت لقمانؑ از تنبیہ الخواطر)

جس طرح کھیتی صرف نرم زمین پر اگتی ہے اسی طرح حکمت نرم دلوں میں پھلتی پھولتی ہے۔ جبار ظالم اور متکبر کے دل میں جگہ نہیں پاتی کیونکہ خدا نے انکساری کو عقل حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا ہے (امام موسیٰ کاظمؑ از بحار جلد ۷۸)

غصہ میں بھری اور خواہشات میں جکڑی عقل حکمت حاصل نہیں کر سکتی۔ نہ وعظ و نصیحت سے فائدہ حاصل کر سکتی ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

حکمت کی باتوں میں زیادہ غور و فکر کرنا عقل کو بڑھاتا ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار)

(یعنی گہری عقلمندی کی باتوں پر غور و فکر کرنے سے عقل بڑھتی ہے)

اللہ کی جھوٹی قسم نہ کھاؤ

جو شخص خدا کی جھوٹی قسم کھاتا ہے خدا نہ تو اس پر رحم کرتا ہے اور نہ اس کی رعایت کرتا ہے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷) (کیونکہ جھوٹی قسم خدا کی کھانا خدا کی توہین کرنے کے برابر ہے اور خدا کو اہمیت نہ دینے کا نتیجہ ہے

میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ تم خدا کی نہ جھوٹی قسم کھاؤ نہ سچی (حضرت علیؑ از بحار جلد ۱۰۴)

جو جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ خدا سے مقابلہ (جنگ) کرتا ہے

جو خدا کی قسم کھا کر بات کہے، اسکو لازماً اپنی قسم سچی کر دکھانی چاہیے ورنہ اسکا خدا سے کوئی تعلق باقی نہ رہے گا (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۱۰۴)

جھوٹی قسم کھانا فقر و فاقے کو ہمیشہ کے لیے ساتھ لاتا ہے (امام صادقؑ)

جو شخص اپنے اوپر ہونے والے ظلم کو قسم کھا کر دور کرے اس پر نہ تو قسم کو پورا کرنا ضروری ہے اور نہ اس کا کفارہ دینا ضروری ہے۔ اگر جان مال کا خطرہ ہے اور اگر تم قسم کھا کر اس کو بچا سکتے ہو تو بچاؤ۔ اگر دیکھو کہ قسم تم کو نہ بچا سکے گی تو قسم نہ کھاؤ (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۵)

غصے میں یا مجبوراً یا قطع رحم کے لیے قسم کھائے تو وہ قسم ہی نہیں ہوتی (امام صادقؑ از بحار جلد ۱۶)

اگر ظالم سے قسم لو تو اس سے کہلواؤ کہ خدا کی قوت اور طاقت سے بری ہوں اور اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں۔ اگر یہ کہہ کر ظالم قسم کھائے گا تو بہت جلد سزا پائے گا (حضرت علیؑ از شرح نہج البلاغہ)

حلال روزی

تم پر لازم ہے کہ صرف حلال روزی کماؤ۔ گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ ہر حال میں خدا کو یاد کرو (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

مجھ سے پہلے انبیاءؑ کو بھی خدا کا یہ حکم تھا کہ وہ صرف پاک پاکیزہ حلال چیزیں کھائیں اور اچھے اچھے کام کریں (جناب رسولؐ خدا از تفسیر در منشور جلد ۵)

مجھے دنیا کے برابر دینار (یعنی ۱۰۰ فیصد) منافع لینا منظور نہیں ہے۔ تلوار کا وار برداشت کرنا رزق حلال کے کمانے سے زیادہ آسان ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۴)

تمام مومنین بھائی بھائی ہیں۔ کسی مومن کے لیے دوسرے مومن کا مال اس کی رضامندی کے بغیر استعمال کرنا جائز نہیں ہے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۶)

مسلمان کا مال اور عزت اس کے خون (جان کی طرح ہے) یعنی مسلمان کو مالی نقصان پہنچانا اس کو قتل کرنا ہے) (رسولؐ خدا از کنز العمال)

حلم (برداشت کرنا)

برداشت کرنا بے وقوفوں کے منہ کو بند کرنے کا آلہ (ذریعہ) ہے (حضرت علیؑ از غرر)

حلم نور ہے جس کا جوہر عقل ہے

ناصر اور مددگار کی حیثیت سے حلم ہی کافی ہے (امام صادقؑ از بحار ۷۱)

جو شخص تم پر نادانی کے ساتھ غصہ کرے تم اس کو حلم کے ساتھ برداشت کرو طاقتور ترین انسان برداشت کرنے والا ہوتا ہے (حضرت علیؑ از غرر)

جس نے حلم اختیار کیا وہ سردار ہوا۔ حلیم کو پہلا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ جاہل کے خلاف اس کے مددگار بن جاتے ہیں (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۱)

جو شخص تمہارے خلاف حلم اختیار کرتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے اور

غصے کے وقت برداشت سے کام لینا خدائے جبار کے غصے سے بچا لیتا ہے (حضرت علی از غرر)

علم سے اس وقت تک پھل نہیں ملتا جب تک اس کے ساتھ حلم نہ ہو۔ حلیم کی پہچان غصے کے وقت ہوتی ہے (حضرت لقمانؑ از بحار جلد ۷۴)

ہر حال میں خدا کی تعریف

جب رسولؐ خدا کو خوشی حاصل ہوتی تو فرماتے الحمد للہ علی ھذہ النعمۃ خدا کی تعریف اور شکر اس نعمت پر ہے اگر غم ہوتا تو فرماتے الحمد للہ علی کل حال ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۱)

حماقت

سب سے بڑا احمق وہ ہے جو دنیا کے دھوکے میں آجائے جب کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ دنیا رنگ بدل رہی ہے اور ختم ہوتی جا رہی ہے (حضرت علیؑ از بحار ۷۷)

سب سے بڑی حماقت فسق و فجور کرنا، دھوکے دینا، بدکاروں کے ساتھ بھائی چارہ کرنا ہے (حضرت علیؑ از غرر)

احمق سے خاموشی اختیار کرنا اس کو جواب دینے سے بہتر ہے (حضرت علیؑ از غرر)

دنیا پر خوش ہونا، تکبر کرنا، اور حکمران کو کمزور سمجھنا فرصت کے وقت سستی اور بری خواہشوں پر عمل بڑی بڑی حماقتیں ہے۔ (حضرت علیؑ از غرر)

خدا کے محبوب ترین پیارے بندے

خدا فرماتا ہے تمام مخلوق میرا کنبہ (خاندان) ہے۔ اس لیے میرا سب سے زیادہ پسندیدہ بندہ وہ ہے جو میری مخلوق پر زیادہ مہربانی کرے۔ اس کی حاجتوں کو پورا کرنے کی کوشش کرے (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۴)

مبارک کے معنی نفاع یعنی بہت فائدے پہنچانے والا۔

جو شخص صرف خدا کو خوش کرنے کے لیے اپنے مومن بھائی کو حاجت پوری کرتا ہے تو خدا اس کے لیے ایک حج کا ثواب لکھتا ہے جو قبول ہو، ایک عمرے اور دو ماہ کے روزوں کا ثواب لکھتا ہے اور دو مہینے مسجد الحرام میں اعتکاف کرنے کا ثواب لکھتا ہے۔ جو کسی کی حاجت پوری کرنے کے لیے چلے مگر حاجت پوری نہ ہو اس کے لیے بھی ایک عمرے کا ثواب لکھتا ہے جو قبول ہو۔ (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۴ ص ۳۲۷ سے ص ۳۳۴)

کسی مومن کی حاجت پورا کرنے کے لیے چلنا خدا کی راہ میں مجاہدوں کے چلنے کے برابر ثواب رکھتا ہے (رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۶)

بنی اسرائیل کے عابد جب عبادت کی انتہا کی پہنچتے تھے تو لوگوں کی حاجتیں پوری کرنے چل پڑتے تھے (بحار جلد ۷۴)

جو مومن کی حاجت پوری کرتا ہے اس نے گویا تمام زمانے (عمر) خدا کی عبادت کی ہے

(رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۴)

جو مومن کی ایک حاجت پوری کرتا ہے خدا قیامت کے دن اس کی ایک لاکھ حاجتیں پوری کرے گا جن میں پہلی جنت کا عطا کرنا ہوگا۔ (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۴)

کسی مومن کی حاجت پوری کرنا ایک حج ایک حج ایک حج سے افضل ہے۔ یہاں تک امام نے دس ۱۰ مرتبہ حج حج حج فرمایا (امام صادقؑ از بحار جلد ۹۹)

مومن کی حاجت پوری کرنا ایک ہزار مقبول حج اور ایک ہزار غلام آزاد کرنے اور ایک ہزار غلام جہاد پر روانہ کرنے سے افضل ہے۔ (الحدیث)

جس قدر نیت صرف خدا کو راضی کرنے کی ہوگی (اسی قدر ثواب کئی کئی گنا بڑھتا چلا جائے گا

جو مومن کی مدد پر قدرت رکھتا ہو پھر بھی اس کو دکھوں میں اکیلا چھوڑ دے تو خدا اس کو دنیا اور آخرت دونوں میں چھوڑ دے گا۔ اگر قدرت کے باوجود مومن کی حاجت پوری نہ کرے گا تو قیامت کے دن اس کے ہاتھ اس کی گردن سے بندھے ہوں گے (امام صادقؑ از بحار جلد ۷۴)

جو مومن اپنی عزت اور مرتبے کو دوسرے مومن پر خرچ کرنے گا خدا قیامت کے دن اس کے اور چہرے پر جہنم کی آگ حرام کر دے گا۔ اور اس کو

قیامت کے دن کے فقر و فاقے سے آزاد کر دے گا اگر وہ کنجوسی کرے گا تو دنیا آخرت دونوں میں فقر و فاقے کا شکار ہوگا ذلت رسوائی پائے گا۔ جہنم کی آگ اس کو جلد جھلسا دے گی۔ بعد میں چاہے معاف کر دیا جائے (امام صادقؑ از تنبیہ الخواطر)

مومن اگر اپنی حاجت کے لیے کسی مومن کے پاس جائے اور دوسرا مومن اس سے ملاقات بھی نہ کرے تو وہ مرتے دم تک خدا کی لعنت میں گرفتار رہے گا (امام صادقؑ از بحار جلد ۷۵)

جو اپنے مومن بھائی کو سردی یا گرمی کا لباس پہنائے گا۔

خدا پر اس کا حق بن جاتا ہے کہ اسے جنت کے کپڑے پہنائے اور اس پر موت کی تکلیف آسان کرے۔ اس کی قبر وسیع کرے اور جب وہ قبر سے باہر آئے تو فرشتے اس کو خوشخبری دیں گے اور ملاقات کریں (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۴)

صرف دیندار، بہادر، رحم دل، اور خاندانی لوگوں سے اپنی حاجت طلب کرو (امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۷۸)

خدا مجھے اپنی بدترین مخلوق سے بے نیاز کر دے

بدترین لوگ وہ ہیں جو کچھ دیں تو احسان جتائیں اور نہ دیں تو عیب لگائیں (حضرت رسولؐ خدا از تنبیہ الخواطر)

تمہارا بھائی حقیقت میں تمہارا دین ہے۔ اس لیے دین کے معاملے میں احتیاط کرو (اس کا پورا پورا حق ادا کرو) (حضرت علی از بحار جلد ۲)

زندگی صرف دین کے ساتھ ہے اور موت بے یقینی کی وجہ سے انکار حق کا نام ہے (یعنی خدا رسول کا دل سے انکار کرنا اصل موت) علم کے ذریعے (اصلی) زندگی حاصل ہوتی ہے۔ علم حاصل کرو وہ تم کو زندگی دے گا (الحدیث)

جانوروں کے حقوق

ایک مومنہ نے دیکھا کہ کتا پیاسا ہے۔ مومنہ نے موزہ اپنی چادر سے باندھ کر کنویں سے پانی نکالا اور کتے کو پلایا جس کی وجہ سے خدا نے مومنہ کو بخش دیا (رسولؐ خدا از کنز العمال)

ایک عورت پر جہنم کی آگ اس لیے واجب ہو گئی کہ اس نے بلی کو باندھے رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بھوکی مر گئی۔ اس لیے عورت پر جہنم واجب ہو گئی (رسولؐ خدا از کنز العمال)

جو شخص کسی چڑیا کو بلا وجہ مار ڈالے تو خدا اس کا اس سے سوال کرے گا۔ (رسولؐ خدا از کنز العمال)

ہر دین کا ایک اخلاق ہوتا ہے دین اسلام کا اخلاق حیا ہے

حیا میں مکمل دین ہے۔ حیا کی کثرت ایمان کی دلیل ہے۔ حیا اور سخاوت کی مانند کوئی ایمان نہیں (حضرت علیؑ از غرر)

جو لوگوں کے سامنے برا کام کرنے سے نہیں ڈرتا وہ خدا سے بھی نہیں ڈرتا (امام حسن عسکریؑ از بحار جلد ۱۷)

جب تم کو شرم نہیں آتی تو جو چاہو کرو (انبیاء کرام کا قول مروی از رسول خداؐ از کنز العمال)

خدا سے ڈرو اس لیے کہ وہ تم پر پوری پوری قدرت رکھتا ہے اور اس سے حیا کرو کیونکہ وہ تم سے بہت قریب ہے (امام زین العابدینؑ)

افضل ترین حیا (شرم) وہ ہے جو تم خدا سے کرو۔ خدا سے حیا کرنا بہت سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

(یعنی یہ سوچنا کہ خدا نے کس قدر مجھ پر مہربانیاں کی ہیں اور میں اسکو ناراض کر دوں)

سب سے افضل زہد یہ ہے کہ تم اکیلے میں بھی اس بات کو ظاہر نہ کرو (وہ کام نہ کرو) کہ جس کے اظہار سے تم شرم کرتے ہو (حضرت علیؑ از غرر)

لوگوں سے اپنی حاجتیں طلب کرنا اپنی عزت کو کھو دینا اور اپنی حیا برباد کر دینا ہے (امام جعفر صادقؑ از مشکوۃ)

تین (۳) باتوں میں حیا نہیں کرنی چاہیے

(۱) مہمان کی خدمت کرنے میں

(۲) اپنے باپ کی تعظیم کے لیے اٹھ کھڑے ہونے میں

(۳) اپنے استاد کے لیے تعظیم کے لیے کھڑے ہوئے (حضرت علیؑ از غرر)

اسی مصنف کے قلم سے

۱۔ قرآن مبین: قرآن مجید کا آسان ترین واضح اردو ترجمہ

۲۔ خلاصۃ التفاسیر: مختلف مکاتبِ فکر کی تفاسیر کا خلاصہ با تفسیر اہل بیت (۳۰ جلد)

۳۔ اصول کافی کا منتخب آسان ترین ترجمہ (اردو، انگریزی)

۴۔ روحِ قرآن: قرآن مجید کے موضوعات کا خلاصہ

۵۔ روح اور موت کی حقیقت

۶۔ کلام شاہ بھٹائی: اردو ترجمہ کا انتخاب اور ترتیب

۷۔ قرآن مجید کا لفظی انگریزی ترجمہ

۸۔ شیعہ عقائد و اعمال کا تعارف سنی کتابوں سے (اتحاد بین المسلمین کی ایک عملی کوشش)

۹۔ قرآن مجید کے (۳۰) اہم ترین سورتوں کی تفسیر

۱۰۔ قرآن مجید کے سو (۱۰۰) موضوعات کی تفسیر موضوعی

۱۱۔ اثبات و معرفتِ خدا (جدید علوم کی روشنی میں)

۱۲۔ ائمہ اہلبیتؑ کی معرفت اہلسنت کی کتابوں سے

۱۳۔ حضرت امام مہدیؑ کی معرفت اور ہماری ذمہ داریاں

۱۴۔ انتخاب صواعق محرقہ (ولایت علی ابن ابی طالب)

۱۵۔ اصول دین (تفسیر موضوعی)

Published by:

Acadamy of Quranic Studies & Islamic Research
285-B, Block-13 F.B. Area, Karachi. Ph: 6364519

Al-Najaf Printer & Publisher
F-56, Khayaban-e Mir Taqi Mir, Rizvia Society, Karachi. Ph: 6701290